یہ کتاب MadaariMedia.com سے ڈاؤنلوڈ کی گئی
حق اللہ محمد مدار
دم مدار
بیڑا پار
تاریخ مدارالاولیاء
سفینۃ النجات
میری اہل بیت نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے جو اس پر سوار ہوا وہ نجات پا گیا
مصنف و مؤلف} سید محمد فیروز اختر ارغوتی مداری
سجادہ نشین آستانہ عالیہ مداریہ مکن پور شریف کانپور نگر
09919603022
08090453133
ناشر: محمد رشید عرف لالہ مداری و نواب شاہ مداری عرف دادا حاجی
وڈالا شہر ناسک مہاراشٹر

حق اللہ محمد مدار

تاریخ مدارالاولیاء

ان المدار مصباح الھدیٰ وسفینۃ النجات

بے شک مدار ہدایت کے چراغ اور نجات کی کشتی ہیں

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : تاریخ مدارالاولیاء

مئولف : پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ ومولانا الحاج سید محمد فیروز اختر جعفری مداری سجادہ نشین آستانہ عالیہ مداریہ مکن پور شریف

مرتب: مولانا عبدالرشید قادری مداری دیناجپوری (بنگال)

سن اشاعت : ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۰۱۲ء

کتابت: المدار آفسیٹ کانپور

قیمت:

ناشر : محمد رشید عرف لالہ مداری ونواب شاہ مداری عرف دادا حاجی وڈالا شہر ناسک مہاراشٹر

طباعت: المدار آفسیٹ کانپور

تعداد: ۱۰۰۰

کتاب ملنے کے پتے:

دارالعلوم زندہ شاہ مدار پنچایت گھر بینک آف بڑودہ کے سامنے مدار روڈ مکن پور شریف

مدار بک ڈپو مکن پور شریف

مدار بک سیلر

دارالعلوم غوثیہ فیضان مدار وڈالا شہر ناسک مہاراشٹر

آرڈر کیلئے موبائل: 9919603022

یہ کتاب MadaariMedia.com سے ڈاؤنلوڈ کی گئی ہے

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۱۱۵	مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خاں علیہ الرحمہ کو بھی سلسلہ عالیہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی		
	مفتی شریف الحق امجدی کو بھی سلسلہ عالیہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی		
۱۱۶	عارف باللہ حضرت سید محمد رمضان علی بہرائچی علیہ الرحمہ سلسلہ مداریہ کے مرید وخلیفہ		
	حضرت شیخ ابو العلاء احراری بھی سلسلہ مداریہ میں صاحب خلافت واجازت تھے		
۱۱۷	حضرت شیخ احمد بادیہ المعروف بہ میراں شاہ قدس سرہ سرکار قطب المدار کے اخص الخواص مرید وخلیفہ تھے		
	حضرت سید جمال الدین جان من جنتی بھی حضرت مادر پاک کے خلیفہ تھے		
۱۱۹	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا شجرۂ مداریہ		
۱۲۰	حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا شجرۂ مداریہ		
۱۲۱	احمد رضا خاں فاضل بریلوی کا شجرۂ مداریہ		
۱۲۳	سرکار مدار پاک کے چند مشاہیر خلفاء		
۱۲۸	فضائل اہلبیت اطہار		
۱۲۹	حضرت سرکار مدار پاک کا حقیقی وصحیح نسب نامہ		
۱۵۱	ارشادات قطب المدار (ملفوظات قطب المدار)		
۱۶۲	دعائے شیخ		
۱۶۳	وصال شریف حضرت قطب المدار		

MadaariMedia

عرض

تصنیف وتالیف کا کام بہت ہی اہم ہے لیکن درحقیقت بڑی مشکل وکٹھن چیز ہے سب سے زیادہ آسان تقریر ہے اور اس سے زیادہ تدریس مشکل امر ہے تدریس سے زیادہ مشکل تصنیف وتالیف کا کام ہے اور ان سارے امور کو انسان ہی کرتا ہے اور انسان مرکب ہے خطاونسیان سے لہٰذا کسی قاری وناظر کو اس کتاب میں کوئی کمی یا کوئی غلطی ہو تو ہمیں ضرور اطلاع دیں تا کہ دوسرے ایڈیشن میں اصلاح کر کے اس کو شامل کرینگے انشاء اللہ

شکریہ

رابطہ فون نمبر: 09919603022

تمام قارئیں سے گذارش ہے کہ مصنف کیلئے بالخصوص دعا فرمائیں

MadaariMedia

حالات مصنف

عصر حاضر میں باطل جماعتوں اور بدعقیدہ وگمراہ فرقوں نے مادی اقتدار و آسائش اور مالی منفعتوں کے ذریعہ نئی نئی تحریک بنا کر شہر شہر اور قریہ قریہ پہ گشت کر کے بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی مسلسل ناکام کوشش جاری رکھی ہیں اور اولیاء کرام بزرگان دین کے مزارات کی زیارت سے دور کرنے پر شب و روز جگے ہوئے ہیں ایسے حالات میں ضروری ہے کہ ان اللہ والوں کا ذکر انکی سوانح حیات انکا تقویٰ انکی ریاضت وعبادت اور انکے کرامات وافرہ وافعال نادرہ پر کوئی رسالہ یا جامع کتاب شائع ہو جو اپنی پوری زندگی میں مرص وہوس، جاہ وسروت، نفسانی غلبہ اور دنیاداری کو ترک کر کے خدمت دین متین اور اشاعت وتبلیغ دین میں مشغول رہے اور مقام فناء سے منتقل ہو کر منصب بقاء میں بھی اشاعت اسلام کرتے رہے جس صنم خانہ میں لوگ شب وروز معبودان باطلہ ومردودہ کو مٹا کر باطل پرستاروں کو حقیقی معبود کی آشنائی کرائے اور ہزاروں ہزار کفار وفجار مشرف بہ اسلام وایمان کی دولت سے مالامال ہوئے ایسے پاکباز ونیک طینت بزرگان دین اولیاء کاملین کی سیرت مقدسہ ہمارے لئے ایک نمونہ ہے۔

لہٰذا پیر طریقت رہبر شریعت شمشیر سلسلہ مداریت حضرت مولانا الحاج سید محمد فیروز اختر جعفری مداری سجادہ نشین خانقاہ عالیہ مداریہ نے حضرت سیدنا بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت طیبہ پر قلم اُٹھا کر اپنی دیوانگی کا بھرپور ثبوت پیش کر کے مدار العالمین کی اولاد ہونے کا حق ادا کیا۔

MadaariMedia

آپ کی پیدائش

آپ کی پیدائش مطابق ۷؍ ۱۹۷۰ء ارجنوری ضلع کانپور نگر یو، پی کی مشہور و معروف جگہ مکن پور شریف میں ہوئی۔

نام و نسب

سید محمد فیروز اختر

ابن سید غضنفر علی ابن سید محمد بلند اختر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرئہ مرشدیہ

حضرت سید فیروز اختر جعفری مداری قدس سرہٗ
حضرت سید حبیب علی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید سردار علی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید عبد الباقی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید مراد حق رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید غلام حق رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید مراد رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید عبد الحکیم رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید بدالغفور رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ

شجرئہ جدیہ

حضرت سید فیروز اختر جعفری مداری
حضرت سید شاہ غضنفر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت بلند اختر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت محمد رضا رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مدار بخش رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید دانش محمد رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید شاہ بھیکا رحمۃ اللہ علیہ
حضرت عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید میاں جی رحمۃ اللہ علیہ

MadaariMedia

حضرت شاہ بابا لاڈر بادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت فضل اللہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید ابو الفائض رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید ابوارغون رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ

حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ

حضرت حبیب عجمی رضی اللہ عنہ

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ

حضرت مولیٰ علی مشکلکشا رضی اللہ عنہ

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت شاہ راجے رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید فضل اللہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید ابو الفائض رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ لاڈور باری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید ابوارغون رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید ابراہیم حق رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید محمود الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ بدیع الدین مدار رضی اللہ عنہ

حضرت سید علی جلبی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید بہاء الدین رضی اللہ عنہ

حضرت سید ظہیر الدین رضی اللہ عنہ

حضرت سید احمد رضی اللہ عنہ

حضرت سید محمد رضی اللہ عنہ

حضرت سید اسماعیل رضی اللہ عنہ

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ

حضرت باقر رضی اللہ عنہ

حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ

حضرت حسین رضی اللہ عنہ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

MadaariMedia

تحصیل علم

ابتدائی تعلیم موصوف نے مدرسہ جامعہ عربیہ مدارالعلوم مکن پور شریف میں
حضرت مولانا سید بہار احمد مکن پوری علیہ الرحمہ سے حاصل کی اسکے بعد
فرمان تاجدار کائنات محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان طلب العلم فریضۃ
علیٰ کل مسلم و مسلمۃ پر عمل کرتے ہوئے اعلیٰ تعلیم سے مزین ہونے کیلئے
استاذ الاساتذہ حضرت علامہ و مولانا سید غلام سبطین صاحب جعفری مداری
علیہ الرحمہ سے شرف تلمذ حاصل کیا اور انکے پاس حدیث و تفسیر فقہ و اصول
اور مختلف علوم رفنون سے سیرابی حاصل کیا اور اپنے والد محترم صوفئی باصفا
سید غضنفر علی جعفری مداری ابن سید بلند اختر جعفری مداری علیھما الرحمہ کے
روحانی فیض سے ہندوستان کے مختلف جگہوں میں شناخت قائم کی اور
قطب الاقطاب غوث الاغواث قطب مدار حضرت سید بدیع الدین احمد زندہ
شاہ مدار کے باطنی فیض سے ہزاروں نوجوانوں کو جو عقائد و علوم سے ناواقف
تھے مولانا موصوف نے راہ راست پہ لاکھڑا کیا اور اولاد قطب مدار میں
ایک خاص مقام حاصل کیا اور صرف اپنے علاقے ہی میں نہیں بلکہ اطراف
ہند میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے اور مولانا موصوف نے صرف علم
ہی نہیں حاصل کیا؟ بلکہ دوسروں کو حاصل کرانے کیلئے اور ہزاروں آنے
نسلوں کیلئے ایک مرکزی ادارہ قائم کیا جسکو دارالعلوم زندہ شاہ مدار کے نام
سے موسوم کیا جا رہا ہے مولانا موصوف اشاعت دین و مذحب اور خصوصاً
سلسلہ عالیہ مداریہ کو فروغ دینے کیلئے کافی محنت و مشقت اُٹھا رہے ہیں۔
مختلف صوبے سے آکر بچے اپنی علمی پیاس کو بجھا رہے ہیں تعلیمی شعبہ جات

مختلف میں مثلاً شعبۂ درس نظامی، حفظ قرأت، دنیاوی تعلیم مثلاً کمپیوٹر، اسکولی تعلیم، ہندی، انگریزی، حساب وغیرھم اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی خدمت مقبول انام بنائے۔ آمین!

بیعت وخلافت

موصوف چونکہ بچپن میں اولیاء کرام اور بزرگان دین سے بڑی الفت محبت رکھتے تھے چونکہ موصوف بھی ایک ولی کامل قطب الاقطاب پیر زندہ شاہ مدار کے گھر ہی میں ایک چشم وچراغ ہیں اسلئے بزرگان دین اولیاء کاملین سے بے حد محبت رکھتے ہیں اسی انسیت میں شرف بیعت سے لبریز و سرشار ہونے کیلئے آپ کو کسی پیر کامل کی تلاش تھی تو اپنے خانوادہ کے شیخ المشائخ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ ومولانا سید ظفر حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت وخرقۂ خلافت حاصل کی لہٰذا پیر ومرشد نے اتنی رہنمائی فرمائی کہ آج خود ایک بہت بڑے رہبر ورہنما ہیں۔

اولاد

مولانا موصوف کی اولاد تین لڑکے دو لڑکیاں ماشاء اللہ بچے اچھے اخلاق وکردار کے پیکر ہیں۔ سید محمد حسین اختر جعفری مداری مولوی سید محمد تخصیص علی جعفری مداری سید محمد واعظ علی جعفری مداری

کچھ عام حالات

علمائے کرام کا حق گو اور بے باک ہونا ضروری ہے ان پر لازم ہے کہ باطل

سے نہ ڈریں اور بلا خوف وخطر حق کو بیاں کریں جس کے اندر یہ جوہر ہو وہی وارث انبیاء ہونے کا مستحق بنیں آج بہت سے لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ معمولی فائدہ کیلئے جیسی محفل ویسی باتیں کرتے ہیں اور حقیقت کو چھپا دیتے ہیں فاسق ہو یا فاجر ہر ایک کی تعریف کرنے لگتے ہیں لیکن موصوف کی خصوصیت یہ ہے کہ ہزاروں بدعقیدوں یا بد مذہبوں کے درمیان انکا کھلم کھلا رد کرتے ہیں اشاعت دین حق کیلئے ہمہ وقت سرگرداں نظر آتے ہیں اور حضرت زندہ شاہ مدار کے مشن کے فروغ کیلئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔

ازدواجی زندگی

حضرت رحمت دو عالم تاجدار عرب وعجم محبوب کبریا حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے علامہ موصوف نے اپنا ازدواجی رشتہ بمطابق ۱۹۸۶ء میں مرحوم سید محمد شاہ عالم عرف لاڈلے میاں کی دختر نیک اختر سیدہ نور عظیم کے ہمراہ قائم فرمایا جو نیک سیرت حسن اخلاق کے پیکر اور تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں اور کیوں نہ ہو کیونکہ جسکے گود مبارکہ میں پرورش پائی ہیں وہ بھی اپنے وقت کے شیخ المشائخ حضرت علامہ ومولانا الحاج سید محمد عالم حسین جعفری مداری علیہ الرحمہ ہیں جنکی نیک دعاؤں کا ثمرہ یہ ہوا کہ مولانا موصوف کو ایک نیک سیرت پاکیزہ خاتون ملی مولانا موصوف پہ آج بھی اپنے خسر محترم علامہ سید محمد عالم حسین جعفری مداری علیہ الرحمہ کا فیض جاری وساری ہے۔

از قلم

خادم التدریس استاذ دارالعلوم زندہ شاہ مدار

(مولانا) عبدالرشید قادری دیناجپوری

(مغربی بنگال)

اللہ ولی الذین امنوا یخرجھم من الظلمت الی النور

ہر ایک نے پایا ہے فیضان بدیع الدین — ہے کون نہیں جس پر احسان بدیع الدین

فھذہ الشجرۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء

یہ وہ پاک شجرہ ہے جسکی جڑیں زمین اور شاخیں آسمان میں ہیں

شجرئہ پدری

حضرت سید بدیع الدین ابن سید علی ابن سید بہاء الدین ابن سید ظہیر الدین ابن سید اسمٰعیل ثانی ابن سید محمد ابن سید اسمٰعیل ابن سید امام جعفر صادق ابن سید امام محمد باقر ابن امام حسین ابن امام العالمین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ (مشکوٰۃ قطب المدار قلمی ص ۱۳۵ تصنیف ۱۱۵۳ھ

شجرئہ مادری

حضرت سید بدیع الدین احمد ابن حضرت سیدہ فاطمہ ثانی عرف بی بی ہاجرہ خاتون بنت حضرت سید عبداللہ ابن حضرت زاہد ابن حضرت سید محمد ابن حضرت سید عابد ابن حضرت سید ابو صالح ابن حضرت ابوالقاسم نفس ذکیہ ابن حضرت سید عبداللہ ابن حضرت سید حسن مثنیٰ ابن حضرت سیدنا امام حسن ابن حضرت سیدنا مولیٰ علی جانشین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (شجرات طیبات معمولات ص ۱۳/۱۲)

ولادت صاحب عالم ۲۴۲ھ

مئورخین کا اسپر اتفاق ہے کہ حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار زندہ اہ مداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منتوں اور مرادوں کے بعد اپنے والدین قاضی قدوۃ الدین المعروف بہ حضرت سید علی جلی اور حضرت سیدہ ہاجرہ فاطمہ ثانیہ رحمۃ اللہ علیہم کے دامن حیات سے یکم رشوال المکرم ۲۴۲ھ بروز دوشنبہ عید الفطر صبح صادق کے وقت اپنے آبا واجداد کے وطن شہر حلب میں جو ملک شام میں واقع ہے پیدا ہو کر دنیا کو حصول سرفرازی وسر بلندی کا موقع عطا فرمایا آپ پیدا ہوتے ہی اپنا سر نیاز خالق بے نیاز کے

سجدے کیلئے زمین پر رکھ دیا پھر اپنا سر اُٹھا کر زبان مبارک سے ارشاد فرما!
اشهدان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهدان محمدا عبده ورسوله
یعنی: گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں یعنی آپ نے پیدا ہوتے ہی اللہ پاک کی وحدانیت اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار فرمایا۔
صلی اللہ علی النبی الامی وآلہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلاماً علیک یا رسول اللہ

اسم شریف

والدین نے حضور سرکار سرکاراں سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام پاک (احمد) رکھا۔ آپ کا نام بدیع الدین ہے

آپ کے القاب

فرد الافراد۔ قطب الارشاد۔ قطب الاقطاب قطب المدار۔ آقا مدار۔ داتا مدار۔ حی المدار۔ زندہ شاہ مدار۔ مدار العالمین۔ حیات الولی۔ قطب عالم مدار عالم۔ مدار اعظم۔ مدار دو جہاں۔۔ شاہ مدار۔ مدار پاک۔
مدار اکبر۔ قطب الکبریٰ۔ مدار کونین۔ سعید ازل۔ زندان الصوف۔ زندہ ولی زندہ پیر۔ مدار صاحب۔ دادا مدار۔ مدار بابا۔ وغیرہ وغیرہ آپ کے ہیں۔ اور لوگ ان القاب سے آپ کو یاد کرتے ہیں۔

آپ کی کنیت: ابوتراب ہے

آپ کے ۹۹ ہیں

یاقطب الذی لاقطب بدیع الذین الاھو

بدیع	کریم	نور	عین	زین	قوام
روح	سیف	اسم	رحیم	مجید	حسام
سالک	ولی	حاصل	رفیع	ارتفاع	خیر
نداء	شاغل	عالم	عامل	حمید	عماد
مالک	محی	سلام	مسلم	سعید	فاتح
مفتح	مرقوم	مرشد	صالح	توفیق	ذبدة
تشریف	غیاث	واحد	ظاہر	مظہر	طاہر

مطہر
نذیر
منیر
عادل
متعال
اشارۃ
حکیم
خادم
نجم
سراج
برھان
شمس
نافع
صادق
صدیق
مصدق
ھاد
مبتد
مقام
ضیاء
سلطان
تقوم
فضل
مدار
صدر
فاتح
حافظ
شاخل
امام
ناصر
قدوۃ
نصرۃ
نظام
دواء
شفاء
بقاء
کمال
جمال
جلال
حجۃ
شہاب
شاھد
ثابت
احیاء
سعد
بہاء
رکن
معین
لطیف
رفیق
شفیق
کبیر
مجمع
فتح
صفت
قدیر
مھیمن

پیدا ہوتے ہی کرامتوں کا ظہور

چنانچہ مسلمانوں پیدا ہوتے ہی سرکار مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے کرامتوں کا ظہور ہونے لگا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ آپ جس مکان میں پیدا ہوئے وہ آپ کے چہرہ منور کی تابانی سے جگمگا اُٹھا اور صرف مکان ہی کیا بلکہ تمام شہر حلب روشن ہو گیا پیدائش عام عالم انسانی اور مقربان بارگاہ ربانی اور مخصوصان بارگاہ الوہیت اور محبوبان صمدیت کے یکساں نہیں ہوئے اور بے شک ولادت عامہ وخاصہ میں زمین وآسمان کا فرق ہوتا ہے اور اسی فرق مراتب عامہ وخاصہ آپ کا ولادت کے وقت ظہور ہوا۔

دوسری کرامت آپ سے یہ ظہور میں آئی کہ آپ کے گھر میں ایک بوڑھی بکری تھی جو اپنے بڑھاپے کی وجہ سے دودھ نہیں دیتی تھی۔ وہ بکری بھی آپ کی آمد سے دودھ دینے لگی۔ اور تیسری کرامت یہ کہ حضرت سید ادریس حلبی رحمۃ اللہ علیہ جو ایک صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے۔ روایت فرماتے ہیں کہ بعد تولد ہونے کہ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جملہ ائمہ اطہار واصحاب کبار رضی اللہ عنہم کی ارواح مقدسہ نے والد بزرگوار حضرت سید علی حلبی کے خانہ مبارک کو مشرف فرمایا۔ اور چوتھی کرامت یہ کہ آپ کی پیدائش کے وقت ایک غیبی آواز سنی گئی۔ ھذا ولی اللہ۔ یعنی آگاہ ہو کہ یہ اللہ کے ولی ہیں ان کا احترام نہایت ضروری ہے۔ (انیس الابرار)

ان واقعات کے ظہور سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو مادر زاد یعنی پیدائشی ولی بنا کر اُمت مسلمہ کی رہنمائی کے واسطے دنیا میں بھیجا۔ خالق حقیقی نے اپنا ولی اور نیک بخت ازلی ولی پیدا کیا تھا۔ اور آپ کو درجات ومراتب اختصاص عطا فرماتے تھے۔ اس لئے مذکورہ بالا قسم کے حالات اور عادات وواقعات وکرامت کا ظاہر ہونا امور تعجبات سے نہیں عوام وخواص کی پیدائش میں اسی قسم کا فرق ہوتا ہے۔

سوال کیا سرکار مدار ازلی ولی ہوئے

الجواب ہاں سرکار سید بدیع الدین ازلی ولی ہوئے

قطب المدار کی ولادت سے قبل کی بشارت

۲۳ے ھ میں حضرت قدوۃ الدین علی حلبی کا نکاح فاطمہ ثانیہ عرف بی بی ہاجرہ تبریزی سے کیا چار برس اولاد نہ ہوئی تو بارگاہ خداوندی میں دعا کی اور چنار میں آکر رہنے لگے یہاں آپ نے اپنی پریشانی پر ولایت کا نور لامع اور درخشاں دیکھا اور پروردگار عالم کے حکم سے ایک شب عالم رؤیا میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بابرکت سے سرفراز ہوئے۔ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے علی اعتماد کامل رکھو اور فیوض رہنمائی کے امیدوار رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک فرزند سعید ازلی ولی عطا فرمائے گا۔ جو دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کرے گا سارا جہان اس سے مستفیض ہوگا۔ اور تمام لوگ اپنی اپنی منزل مقصود کو پہونچیں گے اس سے کثرت سے تصرفات وکرامات ظہور پزیر ہوں گے اور وہ عوام الناس کو راہ حق دکھادے گا اے علی اس بچہ کی تعلیم وتربیت اور پرورش میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرنا۔ اس ہدایت کے بعد آپ کی آنکھ کھل گئی اس بشارت سے جو خوشی حاصل ہوئی اس سے اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اس بشارت کے بعد آپ کی زندگی میں ایک عظیم تبدیلی رونما ہوئی اور آپ رحمت الٰہی کا بیقراری سے انتظار کرنے لگے۔

حضرت مدار العالمین کی پرورش و تعلیم

حضور سرکار سرکاراں سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا بچپن قدرتاً بہ نسبت دیگر بچوں کے شاندار تھا۔ جس طرح اور بچے گلیوں میں کھیلتے پھرتے تھے آپ نہیں کھیلتے تھے۔ بزرگوں اور نیک لوگوں کے پاس اُٹھنا بیٹھنا اور انکی باتوں کو غور سے سننا آپ کو زیادہ پسند تھا۔

آپ کو حذیفہ شامی نے تعلیم دی

تاریخ میں لکھا ہے کہ جب آپ پانچ برس کے ہوئے تو آپ کے والد ماجد حضرت قدوۃ الدین سید علی حلبی نے آپ کے تربیت و تعلیم کے واسطے استاد کی تلاش میں رہے غرض کہ مولانا حذیفہ شامی اس زمانہ میں علامہ روزگار تھے۔ آپ کی تعلیم کے واسطے مقرر فرمایا۔ آپ نے روز مکتب نشینی کے حرف الف کے پڑھنے میں اس کے معنی خود اظہار فرمادئے آپ کے مکتب میں آنے کے وقت آواز ھٰذا ولی اللہ کی آتی تھی اور اسی طرح اکثر کرامتیں ظہور میں آئی ہیں۔

علامہ حذیفہ شامی فرماتے ہیں کہ میں نے اکثر عالم رؤیا میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ یہ لڑکا ولی ہوگا۔ الغرض آپ تھوڑے ہی زمانہ میں فارغ التحصیل ہو گئے جبکہ آپ کی عمر

شریف چودہ برس کی ہوئی آپ نے مختلف علوم میں تجربہ حاصل کیا اور مرتبہ کمال کو پہونچے اور اس زمانہ کے مشاہیر میں داخل ہو کر مشہور و معروف عصر ہوئے۔

اور علامہ حذیفہ شامی نے بہت قلیل مدت میں آپ کو جملہ علوم قرآن پاک، تفسیر اصول تفسیر، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، فقہ، اصول منطق، فلسفہ و دیگر علوم مروجہ میں شہرۂ آفاق اور علامہ دہر بنا دیا۔ ان علوم کے علاوہ بعض نوادر علوم طب اور حکمت سے تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً علم ہیمیا، سیمیا، ریمیا، کیمیا وغیرہ سے بھی کہ جس کے حذیفہ شامی عالم تھے آگاہ کر دیا۔ استاد کے بعد ان علوم میں آپ کا مد مقابل نہ تھا۔ ابھی آپ کی عمر شریف چودہ برس کی تھی کہ آپ والد بزرگوار سے سلسلہ جعفریہ میں بیت و خلافت سے سرفراز ہوئے ان تمام علوم ظاہری میں بھی بہت بڑے عالم و فاضل و متبحر و باکمال ہو گئے اور آپ اپنے دور کے محدث ہو گئے۔ مگر ان علوم سے حقیقی تشنگی پوری نہیں ہوئی اور محبت و عرفان کا جو دور اور جذبہ آپکے اندر موجود تھا اسکی کسک اور تڑپ باقی تھی۔ اس دُھن میں آپ بے چین اور بے قرار رہتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کو نیند آگئی۔ دیکھا کہ کونین کے مختار سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور زیارت سے سرفراز فرمایا اور بے قراری بڑھ گئی ایک دن آپ نے اپنے والدین سے تمام دل کی کیفیت بیان کی اور واسطے ادائے فریضہ حج بیت اللہ شریف کے سفر کرنے کی اجازت مانگی۔ والدین کا اپنے نور نظر فرزند کا اپنے سے جدا کرنا اور دور دراز و راہ دشوار گذار میں تنہا سفر کرنے کی اجازت دینا آسان کام نہ تھا مگر وہ متوکل علی اللہ تھے مجبور ہو کر خدا پر بھروسہ کر کے اپنے پیارے دل کے ٹکڑے کو سفر بیت اللہ کی اجازت مرحمت فرمائی۔ تذکرۃ المدار صف ۲۳

سرکار مدار پاک کی روحانی تعلیم

اسی شب عالم بے خودی میں بیٹھے تھے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جمال اطہر کی زیارت سے مشرف فرمایا اور بغرض تعلیم روحانی حضرت شیر خدا حیدر کرار مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روح پر فتوح نے آپکو تمام علوی و سفلی سے مکمل طور پر سرفراز فرمایا اور بغرض تربیت روح حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی روح مبارک نے آپ کو صحائف آسمانی وکتب سماوی کی تعلیم دی اور اس کے بعد حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کو علم لدنیہ کی تعلیم سے سرفرازی بخشی جب آپ تمام تعلیمات سے پر ہو گئے تو فرمایا انا مفتاح العوابص، انا مفتاح العلوم یعنی میں اسرار کا جاننے والا ہوں، میں تمام علوم کی کنجی ہوں۔

الغرض: آپ علوم باطنی سے اور علوم ظاہری سے مستفید و مستفیض ہوئے اور نسبت محمدی سے آپ کا قلب روشن ہو گیا بعد تکمیل علم حصول فیوض نسبت نورانی آپ سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدیع الدین ہندوستان جائیے اور وہاں جا کر مخلوق کی ہدایت کیلئے کوشش کیجئے۔

حج کا ارادہ

اور آپ کا ایک غار میں قیام کرنا

آپ نے زیارت حرمین شریفین کا ارادہ فرمایا چنانچہ آپ اپنے والدین سے اجازت طلب کر کے روانہ ہوئے اثنائے راہ میں آپ کو ایک غار نظر آیا اسمیں معبود حقیقی کی عبادت کے واسطے آپ نے نزول فرمایا اور مدت دراز تک اس غار میں مشغول یاد الٰہی رہے اور عبادت کا لطف اور خداوند قدوس کی یاد کا مزا اُٹھایا کئی غار میں ایک دن آواز غیبی سنائی دی آپ نے اپنے سفر کا رُخ دارالسلام کی جانب موڑ دیا۔ دارالسلام پہونچ کر بیت المقدس کی زیارت کی حضرت سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی الملقب بہ طیفور شامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار کو اپنے بچپن کا خواب یاد آ گیا حضرت بایزید بسطامی عرف طیفور شامی نے نہایت خلوص و محبت کے ساتھ آپ کی پیشانی اور آنکھوں کو بوسہ دیا اور فرمایا! میں نے تقریباً ۱۸ برس پہلے یہاں نور کا ایک ستون دیکھا تھا تمہیں دیکھ کر یہ محسوس ہوا کہ وہ نور کا ستون تم ہی ہو۔ پھر فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شام سے ایک شخص بدیع الدین احمد آنے والا ہے جو نعمت تمکو تمہارے پیرو مرشد سے حاصل ہوئی وہ بدیع الدین احمد کی امانت ہے بس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے مبارک کے مطابق وہ نعمت میں تم کو بخشتا ہوں پھر آپ کو صحن بیت المقدس میں شب جمعہ ۱۰ شوال المکرم ۲۵۹ھ کو سلسلہ طیفوریہ میں داخل کیا اور نسبت صدیقیہ سے سرفراز فرمایا اور شاہ زندان الصوف کا خطاب عنایت فرمایا۔ (جدید مدار اعظم)

مدینہ منورہ میں حاضری اور علوم باطنی کی تکمیل

ہدایت غیبی

شاہ زندان الصوف بدیع الدین احمد نے اپنے پیرومرشد حضرت بایزید بسطامی عرف طیفور شامی سے اجازت حاصل کی اور حج بیت اللہ کے لئے مکہ معظّمہ میں حاضر ہوئے بعد فراغت حج ہدایت غیبی ہوئی کہ اُٹھو تمہارے آرزوں کے پورا ہونے کا وقت آ گیا۔ آپ مدینہ منورہ حاضر ہوئے سرکار رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی مزار مقدس کی زیارت سے مشرف ہوئے آپ پر ایک والیانہ کیفیت طاری ہو گئی آپ نے نذرانہ درود و سلام پیش کیا۔

وطن کو واپسی اور حکم کی تعمیل

اسکے بعد آپ اپنے وطن عزیز واپس پہونچے ایسا لگتا تھا کہ آپ بہت جلدی میں ہیں جب آپ شہر میں داخل ہوئے اور اپنے والدین کی زیارت سے مشرف ہوئے خدا کا شکر ادا کیا مفارقت کا غم دور ہوا بے قراریاں مٹ گئیں آپ کے والدین نے جب حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سنا تو یہ کہتے ہوئے رخصت کیا اے میرے بیٹے میری آنکھوں کی ٹھنڈک کاش خداوند قدوس اپنی رحمت کو تمہاری برکت سے تمام عالم میں پھیلا دے۔ آپ نے اپنے والدین سے اجازت حاصل کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کیلئے رخصت سفر باندھا ۲۱۹ھ

ہود قوم کا مشرف با اسلام ہونا اور بچہ کا زندہ ہونا

قطب المدار بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار پیر اس روحانی فیض وتصرفات اور بشارت کا اتنا اثر ہوا کہ عزم سفر پا پیادہ ہوئے اور تاشقند کی جانب نکل گئے جہاں سے آپ کو لوٹنا پڑا جب آپ ثمرقند ہوتے ہوئے آرہے تھے کہ راستے میں ایک قریہ سے گذر ہوا جس میں ہود آباد تھے وہ مسلم کبار پر لعنت کرنے لگے۔ آپ نے علمی گفتگو سے انہیں قائل کیا ان میں سے بیشتر لوگ مشرف با اسلام ہوئے۔ اور کچھ لوگ آپکے سفر میں شریک ہوگئے جب آپ ایک صحرا سے گذر رہے تھے تو ایک قافلہ کو خیمہ میں دیکھا اور لوگوں کو اداس پایا آپ نے غمگین ہونے کی وجہ دریافت کی پتہ چلا کہ سردار قافلہ خسروں کا اکلوتا شیر خوار بچہ مرگیا ہے آپ نے بچہ کو طلب فرمایا اور اسکے لئے دعا فرمائی جو مقبول بارگاہ ہوئی اور بچہ زندہ ہوگیا یہ دیکھ کر خسروں قافلہ کے لوگ خلوص دل سے منسلک بہ سلسلہ ہوئے جو راہ میں طوس تک ساتھ رہے اس میں سے بھی کچھ لوگ آپ کے ساتھ ہولئے۔ (جدید مدار اعظم)

آپ کے فضائل و کمالات

سرکار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے فضائل اور آپ کے کمالات کے بارے میں صاحب سفینۃ الاولیاء فرماتے ہیں کہ آپ کا وہ مرتبہ ہے جو بیان نہیں کیا جاسکتا ان کے فضائل کیا بیان ہوں جو سراپائے فضائل اور روح فضائل تھے۔ بلکہ فضائل کا وجود سرکار سرکاراں حضرت قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے منصۂ شہود پر نظر آرہا ہے۔ نسبتاً

وحسباً حسنی وحسینی صورت میں سیرت میں شبیہہ پیغمبر رفتار وگفتار میں کردار رسول مدار کی ہرادا فضیلت مدار کا ہر عمل فضیلت اخلاقی محمدی ان کی فطرت شمائل محمدی ان کی سیرت ہم ان کے محاسن کیا گنوا سکیں ہم ان کی فضیلتیں کہاں تک گن سکیں ہم ان کے نام لیوا ہم ان کے غلام اور وہ ہمارے آباؤ اجداد کے امام ہماری بساط کیا جو ان کے مناقب لکھ سکیں یہ فضائل کے سرچشمہ یہ محاسن کے گنجینہ یہ شمائل کے خزینہ یہ افاضل کے سرحلقہ اور اکابر کے آئمہ حسنات بانٹنے والے یہ درجات بلند کرنے والے یہ مولیٰ ہم غلام یہ امام اور ہم عوام یہ مدارالاتقیا ہیں یہ مدارالاولیاء ہیں یہ مدارالعالمین ہیں یہ آسمان ولایت یہ آفتاب امامت یہ گویا ہر کان امامت یہ تنویر صدقت یہ قدسی صفت یہ عرشی منزلت یہ جبریل مرتبت یہ فرشتہ سیرت یہ معدن علم وحیا یہ مخزن صدق وصفا یہ سراپائے تسلیم ورضا یہ دریائے جود وعطا یہ سفینہ نجا یا خزینہ سخا یہ محبوب خدا نور دیدۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کی امامت مشہور ان کی ولایت مشہور ان کی کرامت متواتر ان کی خرقیہ عادت متکاثر ان کی سخاوت زبان وانس وجان ان کی قابلیت خداداد ان کی علمیت اظہر من الشمس ان کی نسبت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی قرابت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی طینت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کی تعریف قرآن میں ان کی مناقب حدیث میں ان کے فضائل کتاب میں

الحدیث

آپ کے خیرالناس ہونے کی بشارت مخبرصادق صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں سنی گئی کہ آپ نے ارشادفرمایا خیرالناس فی اخر خیرالزمان خفیف الحاذالذی لااهل له ولاولدی سیرواسبق له فردون۔ یعنی آخر زمانہ میں وہ لوگ سب سے بہتر ہیں جوخفیف الحاذ ہیں ان کی نہ بیوی ہے نہ بچے اور یہ بیوی بچے والوں پر سبقت لے گئے۔اس حدیث شریف پر مفکرین کا خیال ہے کہ یہ زمانہ تین سوھجری نبوی تک محدود ہے۔واضح ہوکہ اس حدیث کوحضرت داتا گنج بخش لاہوری نے بھی اپنی کتاب کشف المحجوب میں نقل کیا ہے۔چنانچہ مسلمانوں انور مجسم سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا۔ خیرالقرون قرنی ثم الذین یلونهم وثم الذین یلونهم ۔ یعنی آپ نے ارشادفرمایاکہ سب سے بہترمیرازمانہ اس کے بعدصحابہ کازمانہ اس کے بعد تابعی کازمانہ اور پھراس کے بعد تبع تابعی کازمانہ ناظرین کرام آپ خوداس بات کافیصلہ کردیجئے کہ ایک زمانہ سوسال کاہوتاہےتویہ تین زمانے تین سو کے ہوئے جس کے آخرزمانہ میں یعنی ۲۴۲ھ ہجری میں سرکارسرکاراں حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدارزندہ شاہ مداررضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیداہوکر یہ بات ثابت کردی کہ آپ اس خبر کے زمانہ میں پیداہوئے جس کی خوشخبری اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب مسلمانوں کودی تھی اب آپ خودسمجھ لیجئے کہ واقعی سرکارمدارالعالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تبع تابعی ہیں۔

واضح ہو کہ سرکا قطب المدار مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے فضائل ہم کیا بیان کریں ان کے گھر والوں کی شان میں تو قرآن مقدس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

قل لااسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربی۔ یعنی اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے کہ اے میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرما دیجئے زمانہ والوں سے کہ ہم نے تم کو ایمان دیا اسلام دیا عزت دی شہرت دی دنیا کی تمام نعمتیں دیں اسکے بدلے میں کچھ نہیں مگر یہ کہ تم ہمارے قرابت داروں سے میرے اہل بیت سے میرے گھر والوں سے محبت اور مودت اختیار کرو۔ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب آیت پاک کو سماعت کیا تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارہ میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ کے قرابت دار کون ہیں جن کی مودت ہم پر واجب کر دی گئی ہے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ علی۔ فاطمہ حسن۔ حسین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

ناظرین کرام یہ ہے مدار العالمین کے گھر والوں کی شان اہل بیت اطہار کی شان میں دوسری آیت میں اللہ رب العزت اس طرح ارشاد فرماتا ہے۔ انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت و یطهرکم تطهیرا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس آیت کریمہ میں ارشاد فرماتا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ نبی کے گھر والوں کو ہر ناپاکی سے خوب خوب پاک کر دے۔ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضور سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا شانۂ نبوت سے

باہر تشریف لائے اور اپنی بیٹی فاطمہ زہرا، علی مرتضیٰ اور حسنین کریمین کو ردائے پاک میں داخل فرما کر ان کی طہارت کے لئے دعا فرمائی۔

حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (الحدیث) مثل اهل بیتی کسفینة نوح من رکب علیها فنجیٰ ومن تخلفیٰ عنها فغرق

یعنی میرے اہل بیت کی مثال ایسی ہے جیسے کہ نوح کی کشتی جو اس پر سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جس نے اُسے چھوڑا وہ ڈوب گیا مطلب یہ ہے کہ جو آلِ رسول کے دامن سے وابستہ رہا وہ جنتی ہے اور جس نے ان کا دامن چھوڑ دیا وہ جہنمی ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ آلِ رسول کی محبت ہی رسول پاک کی محبت ہے۔ چنانچہ مسلمانو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ایک کتاب اللہ یعنی قرآن اور دوسرے میرے اہل بیت اگر تم ان سے وابستہ رہو گے تو کبھی نہ بھٹکو گے اور اگر انہیں چھوڑ دیا تو گمراہی سے بچ نہیں سکتے۔ قارئین کرام یہ سرکار مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور ان کے گھر والوں کی شان ہے جس کو کل صبح قیامت تک نہیں مٹایا جا سکتا ہے۔ بقول کسی شاعر کے ہے (قول محمد قول خدا فرمان نہ بدلا جائے۔ بدلے گا لاکھ زمانہ قرآن نہ بدلا جائے گا) الحدیث: چنانچہ مسلمانوں حضور سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرب قیامت سارے حسب ونسب ختم ہو جائیں گے الا حسبی ونسبی۔ سوائے میرے حسب ونسب کے

احمد بن مسروق کو خلافت واجازت سلسلہ وفات ۲۹۹

خراسان سے گذرنے کے دوران احمد بن مسروق ملے جو چند روز صحبت میں رہ کر متاثر ہوئے اور آپکی دعوت خاص کا اہتمام کیا اور اسی موقع پر مرید ہوئے۔ قطب المدار نے ان کو خلافت واجازت سلسلہ سے مشرف وممتاز فرمایا۔ احمد بن مسروق کی بیوی نے سرکار مدار سے اولاد کی درخواست کی اور بتایا کہ بارہ ۱۲ برسال کا عرصہ ہوا شادی کو لیکن اب تک اولاد سے مایوس ہوں آپ نے دعا فرمائی اور وہاں سے رخصت ہوئے اور ایک مدت تک رشد وہدایت کرتے ہوئے بغداد پہونچے۔

احمد بن مسروق کی قطبیت کا اعلان

بغداد میں عبد القادر بغدادی نے آپکی دعوت خاص اہتمام کیا جس میں حضرت جنید بغدادی، احمد بن مسروق خراسانی اوران کے رفیق بوعلی رود باری جو سلسلہ ثمرہ شاہ کسری سے ہیں شریک ہوئے اس موقع پر احمد بن مسروق نے خوشخبری دی کہ باری تعالیٰ نے آپ کی دعا کی برکت سے ایک پسر عنایت فرمایا ہے اس کا نام بھی آپ ہی تجویز فرمائیں۔ آپ نے نام عباس رکھا جس سے آپ کی کنیت قاسم ہوئی اور بقائے نسل چلی یہیں پر آپ نے احمد بن مسروق کی قطبیت کا اعلان کیا اور رخصت چاہی لیکن عبد القادر نے بیعت ہونے کا ارادہ ظاہر کیا چنانچہ اس پر مسرت موقع پر عبد القادر اور بوعلی رود باری کو بیعت کیا۔ احمد بن مسروق نے عبد القادر کو ہمراہ ہندوستان جانے کا مشورہ دیا جس پر عمل کرتے ہوئے عبد القادر ضمیری آپ کے ہمراہ ہولئے (جدید مدار اعظم)

نقشہ غوث واقطاب

ہر موضع خورد وکلاں میں تینتیس۳۳ حضرات مقبولات بارگاہ الٰہی بہ تفصیل ذیل مقرر ہوئے ہیں قطب المکون سادہ، نقیب سادہ، بدل سادہ، وتد سادہ، نجیب سادہ، بدل سادہ دیگر، جلود جلالی، موکل جلالی، قطب الکون سادہ، مثل حاکم دیوانی ہوتے ہیں اور دو ۲ر جسم رکھتے ہیں ایک ظاہری اور ایک باطنی، جسم ظاہری سے اپنے حاکم بالا دست قطب سادہ کی نیابت کرتے ہیں۔ اور جسم باطنی سے امتیں حضرات پر حکمرانی کرتے ہیں، اور صبح شام اپنے ماتحتوں پر دورہ کرتے ہیں اور غوث الصور سادہ یہ مثل حاکم فوجداری کے ہوتے ہیں، مگر قطب المکون سادہ کے مطیع ہوتے ہیں۔ نقیب سادہ حکم باطنی دیوانی کے باآواز بلند پکارتے ہیں بدل سادہ حکم باطنی دیوانی کے لاتے ہیں اور لے جاتے ہیں۔ وتد سادہ درمیان موضع کے ایک جگہ قائم رہتے ہیں اور ان سب امور کی نگہبانی کرتے ہیں۔

(موکل جمالی) اعمال حسنات بندگان خدا میں قدرت پہنچاتے ہیں (جلود جمالی) معاملات دیوانی کی نگہبانی کرتے ہیں (قطب یمینی و یساری) ہر موضع کے داہنے اور بائیں سمت پر مقرر ہوتے ہیں (جنات ھوائی) یہ انسانوں کے ہر کام میں مدد دیتے ہیں (نجیب سادہ) حکم باطنی فوجداری کو باآواز بلند پکار دیتے ہیں (جلود جلالی) معاملات فوجداری کی پاسبانی کرتے ہیں۔ موکل جلالی۔ اعمال سیاست بندگان الٰہی کو ضعیف کرتے ہیں اور خلق اللہ کو معصیت سے منع کرتے ہیں۔ اگر اس موضع کے لوگ باز نہیں آتے تو معصیت کو قوت دیتے ہیں اور معصیت کی کثرت ہو جاتی ہے اور وہ ملک تباہ و برباد ہو جاتا ہے

احوال ابدال

قارئین حضرات یاد رہے کہ اول درجہ کے ابدال چار ہوتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پرانور پر حاضر رہتے ہیں۔ اور درجہ دوم کے ابدال آٹھ ہوتے ہیں جو مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے مزار مقدس پر حاضر رہتے ہیں اور درجہ سوم کے ۱۴/ چودہ ابدال ہوتے ہیں جو درجہ دوم کے ابدال کے ماتحت ہوتے ہیں اور درجہ چہارم کے تیس ۳۰/ ابدال ہوتے ہیں جو درجہ سوم کے ماتحت ہوتے ہیں اور درجہ پنجم کے ۲/ ابدال جو تیس ابدالوں کی ماتحتی میں رہتے ہیں اور درجہ ششم کے چار ابدال ہیں درجہ پنجم کے ابدال کے ماتحت رہتے ہیں اور درجہ ہفتم کے ۳۶۰/ ابدال ہوتے ہیں جو چار ابدال درجہ ششم کے ماتحت رہتے ہیں۔ اور درجہ ہشتم کے ۱۰۴۵/ ابدال ہوتے ہیں جو درجہ ہفتم کے ماتحت رہتے ہیں۔ یہ ۱۰۴۵/ حضرات رجال الغیب کے ماتحت اور خالق جل وعلا نے ابدال چھ قسم کے موضوع فرمائے۔ اور ان کے اقسام کی تفصیل یہ ہے۔ (۱) قسم نوری (۲) قسم معنوی (۳) قسم مثالی (۴) قسم روحی (۵) قسم معالی (۶) قسم جسمی یعنی طریقت دانی جن سے سلسلہ ابدالیہ جاری ہے۔ اور یہ ابدال شش جہت پر مامور ہوتے ہیں۔

مختصر تعریف حضرات اہل خدمات باطنی

قطب سادہ وغیرہ کو عہدۂ دیوانی سپرد ہے غوث سادہ وغیرہ کو فوجداری کا صیغہ

سپرد ہے یاد رکھنا چاہئے کہ جس قدر تعداد حکام باطنی کی لکھی گئی ہے اسی قدر
تعداد ہر آن قائم رہتی ہے ان میں سے ایک نفر کم نہیں ہونے پاتا جو حضرت
انتقال کر جاتے ہیں ان کی جگہ ان کا ماتحت اور اسی طرح اس ماتحت کی جگہ
اور آخر عامہ مومنین سے کسی کو ترقی دیدی جاتی ہے غرض یہ تعداد پوری قائم
رہتی ہے جو شخص رحلت کرتا ہے اپنے جانشین کو روحانی مدد برابر دیتا رہتا ہے
قطب اصغر: کے ماتحت ۱۴۹ اغواث بدری ہوتے ہیں (قطب اکبر)
۵۴۸ / قطب اصغروں پر سرداری کرتا ہے اور غوث اکبر ۱۸۴ اغوث الاصغروں
پر معمور ہوتا ہے قطب اکبر الکبائر کے ماتحت ۱۴۴ اغوث اکبر ہوتے ہیں قطب
اعظم ۱۴۰ ارقطب اکبر الکبائر پر مقرر ہوتا ہے، غوث اعظم ۳۲۴ رغوث اکبر
الکبائز پر معمور رہتا ہے، قطب الاکبر الاعظم بائیس ۲۲ قطب اعظم پر سرداری کرتا
ہے غوث اکبر الاعظم بائیس ۲۲ حضرات غوث اعظم پر حکمرانی کرتا ہے۔ قطب عالم
کا یہ منصب ہے کہ وہ تمام دنیا کے اکبر الاعظموں پر دورہ کرتا ہے غوث عالم
تمام دنیا کے غوث اکبر الاعظموں پر دورہ کرتا ہے اور ایک حضرت قطب
الاقطاب ایک قطب عالم پر معمور ہوتے ہیں اور ایک حضرت غوث الاغواث
ایک غوث عالم کے حاکم بالادست ہوتے ہیں اور ہر حاکم زیردست اپنے حاکم
بالادست سے رجوع کرتے ہیں ان سب پر قطب مدار حاکم ہوتا ہے اسی کو فرد الا
فراد بھی کہتے ہیں اس کی شان کا بیان کرنا ہر شخص کا کام نہیں ہے اسکے وجود پر
اشیاء دورہ کرتی ہیں اور یہی ان کے وجود کے باعث ہوتے ہیں حضرت شاہ
مدار صاحب کو یہ مرتبہ حاصل تھا۔ (گلستان مدار ص ۶۸)

افراد و فرد الافراد و مقام قطب المدار

فاما المفردون فمنهم من هوالیٰ قلب علی کرم الله وجهه وعلیٰ علیٰ قلب محمد علیه السلام۔ یعنی مفردون وہ ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قلب پر ہیں اور علیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر ہیں جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔ ماراني على الحقيقة النبی خلقني الله عليها علی بن ابی طالب یعنی علی بن ابی طالب کے سوا مجھے کسی نے اس حقیقت کے ساتھ جس پر مجھے پیدا فرمایا ہے نہیں دیکھا قطب الاقطاب اولیاء کرام کی جماعت میں بلند مقام رکھتا ہے اور اس سے بھی بلند فرد الافراد کا مقام ہے فرد حضرت علی کے مشرب پر اور فرد الافراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر یعنی مشرب پر ہوتا ہے ان بلند مراتب کا جس نے مشاہدہ کیا وہی اسکی لذت سے آشنا ہے جماعت افراد کی تعداد بہت ہے مگر وہ لوگوں کی نظر سے مستور ہیں لیکن قطب المدار اور بعض اقطاب انہیں دیکھتے ہیں جب قطب اپنے مقام قطبیت سے ترقی کر کے فرد اور فرد سے ترقی کر کے فرادالافراد پر پہونچتے ہیں تو ان کو مقام محبوبیت حاصل ہو جاتا ہے اور یہاں پہونچ کر سالک راہ سلوک میں کمال حاصل کر لیتا ہے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر ہوتا ہے اسکو قطب وحدت بھی کہتے ہیں اس مقام پر حضور سیدنا غوث پاک اور حضرت نظام الدین اولیاء حضرت بایزید بسطامی اور بقول بعض حضرت بدیع الدین شاہ زندہ مدار فائز تھے قطب مدار عرش معلیٰ سے لے کر تحت الثریٰ تک تصرف فرماتے ہیں۔ (نور وحدت صفحہ ۳۸)

وتد چار ہیں دنیا کے چار گوشوں میں انکا تقرر ہوتا ہے اور یہ چاروں سر

حدات دنیا کی حفاظت پر مامور ہیں انکے اسماء یہ ہیں (۱) عبدالودود مغربی (۲) عبدالرحمان مشرقی (۳) عبدالرحیم جنوبی (۴) عبدالقدوس شمالی ان پر بھی غوث کے احکام جاری رہتے ہیں اور مسلسل ہدایات ملتے رہتے ہیں

قلندر: قلندر کے دو اقسام ہیں قہری و دھری ہر شہر خورو کلاں میں دو قلندر رہتے ہیں (۱) قلندر دھری (قلندر قہری۔ قلندر کو خدا کی طرف سے وہ مرتبہ حاصل ہے کہ ایک وقت میں وہ متعدد جگہ جاسکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایک جگہ دیکھنے والوں کو ان سے ترک فرائض کا شبہ ہوتا ہے مگر دوسری جگہ وہ اپنا فرض بخوبی انجام دیتے ہیں۔

قلندر دھری: شہر میں قیام رکھتا ہے خوردونوش کا اور رات دن کا اس کو امتیاز نہیں ہوتا اس قلندر کو عوام الناس مست قلندر کہتے ہیں یہ خلق اللہ سے کم تعلق رکھتا ہے قطب المزار چھوٹے بڑے شہر میں ایک قطب المزار ہوتا ہے جس کو عرف میں شاہ ولایت کہتے ہیں اسکا کام یہ ہے کہ اس شہر کی جس کا یہ شاہ ہوتا ہے ہر طرح کی خدمت انجام دیتا ہے۔

مقام قطب المدار

قطب المدار ہر زمانہ میں ایک ہوتا ہے اور تمام عالم کے موجودات کا وجود اسکے وجود کے ساتھ ہوتا ہے۔ قیام موجودات علوی وسفلی اسکے وجود کے تابع ہوتے ہیں اور انہیں کے ذریعے حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان رحمت دنیا میں پہونچتا رہتا ہے قطب المدار کے دو وزیر ہوتے ہیں ایک دائیں ایک بائیں وزیر یمینی کو عبدالملک اور وزیر یساری کو عبدالرب کہا جاتا

ہے۔عبدالملک ہر وقت قطب المدار کی روح سے فیضیاب رہتا ہے اور عبد الرب ان کے دل سے،عبدالملک عالم علوی سے اور عبدالرب عالم سفلی سے پر متصرف ہوتا ہے۔اس کے علاوہ بارہ ۱۲ رقطب ہیں جو اپنے نبی کے قلب سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

(۱) یہ حضرت نوح کے قلب پر ہوتا ہے اور سورہ یٰسین کا ہر وقت ورد کرتا ہے

(۲) یہ حضرت ابراہیم کے قلب پر ہوتا ہے اور سورۂ اخلاص کا وظیفہ پڑھتا ہے

(۳) یہ حضرت موسیٰ کے قلب پر ہوتا ہے اور سورۂ اذا جاء کا ورد رکھتا ہے

(۴) یہ حضرت عیسیٰ کے قلب پر ہوتا ہے اور سورۂ انا فتحنا کا وظیفہ پڑھتا ہے

(۵) یہ حضرت داؤد کے قلب پر ہوتا ہے اور سورۂ اذا ذوالجلال کا ورد رکھتا ہے

(۶) یہ حضرت سلیمان کے قلب پر ہوتا ہے اور سورۂ واقعہ کا ورد رکھتا ہے

اویسی نسبت سات حضرات کو ملی ہے

انکے اسماء گرامی درج کیا جاتا ہے

- ★ حضرت اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- ★ حضرت ابوالقاسم گرگانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- ★ خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- ★ حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- ★ حضرت خواجہ حافظ شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

★ حضرت شیخ نظام الدین گنجوئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

★ حضرت قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ اُویسی مشرب ہیں اور اُویسیت آپ سے جاری ہے جس کا نام اویسہ مداریہ ہے جملہ سلاسل کے بزرگان دین نے حضرت مدار پاک سے اُویسیت مداریہ حاصل کئے ہیں اور حاصل کرتے رہیں گے۔

قطب المدار ایک نوری ستون ہیں

عن عمر رائیت عمودا من نور خرج من تحت راسی حتی استقر بالشام

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا نوری ستونوں کو میرے سر کے تحت سے نکلا یہاں تک کہ وہ ملک شام میں مستقر ہو گئے۔
(مشکوۃ شریف)

حدیث مذکورہ سے اس امر کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ امیرالمومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ کے سر اقدس کے تحت وہ نوری ستون نکل کو جو ملک شام میں مستقر ہوگیا تو کیا ہے؟ اور کون ہے؟ لیکن اسکا انکشاف بعد میں ہوا کہ ان نوری ستونوں میں ایک ستون حضرت زندہ شاہ مدار ہیں جو صرف اکناف و اطراف ہند ہی نہیں بلکہ بیشتر مما لک میں اشاعت اسلام و تبلیغ دین متین کی خدمت فرما کر شرف حاصل فرمایا ہے جس کی شان و مرتبہ اس مقام پہ پہونچا کہ ایک نوری ستون سے یاد کیا جارہا ہے حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تبلیغ بے نظیر نے ہزار ہا گم راہ کو ہدایت کی منزل پہ کھڑا کیا ہے اور سیکڑوں بے مراد حضرت کی دعاء سے بامراد ہوئے ہیں آپ کی

خدمت ہند کے علاوہ بنگلہ دیش، یروشلم، افریقہ، سری لنکا، انڈونیشیا، جرمن، چین، جاپان، پاکستان، امریکہ وغیرہم حدیث مذکورہ کی تشریح جو کی گئی ہے اس امر کے پیش نظر حضرت زندہ شاہ مدار کی بے مثال تبلیغ دین متین اور آپ کا مقام صمدیت پہ فائز ہونا ایک ہی لباس سے پوری زندگی کو گذار دینا، مردہ کو زندہ فرمانا، گمراہوں کو راہ راست پر لانا اور چہرے پہ جلوۂ خدا اتنا کے دیکھنے والا دیکھ کر بے خودی میں جھک جانا اور پورے عالم میں پیدل سفر فرما کر دین حق کی اشاعت کرنا ایسی بے شمار خدمات دین ہیں جن کو شمار میں لانا ہمہ شما کی بس سے باہر ہے لہٰذا فقیر نے جو حدیث موقوف کی تاویل وتشریح کی ہے کہ ان ساری خدمات کی وجہ سے لیکن حقیقت حدیث کو اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ اللہ ورسولہ اعلم بالصواب

آپ کا سفر ہندوستان

حکم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک روز جب آپ کی حضوری ہوئی تو رسول پاک جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بدیع الدین تم ہندوستان جاؤ اور وہاں جا کر مخلوق خدا کی ہدایت میں کوشش کرو اس ارشاد عالی کے پاتے ہی آپ سفر ہندوستان کے لئے تیار ہو گئے۔

ہندوستانی تاجروں کے ساتھ سن ۲۸۱ھ کے آخری مہینے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایماء پر صرف ۲۴ مریدین کے ساتھ جہاز پر سوار ہوئے باقی کو گھر جانے کا حکم دیا کیونکہ جہاز میں اس سے زیادہ لوگ نہیں آسکتے تھے۔ جہاز چل دیا۔

جہاز پر اعلائے کلمۃ الحق

سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہندوستان کے سفر کے لئے جہاز پر سوار ہوئے جہاز چلنے لگا۔ اور ساحل سے فاصلہ ہو گیا تو آپ نے بیٹھنے والوں کو اپنی طرف مخاطب کر کے فرمایا اور فضائل نبوی اور تعلیم اسلام پر نہایت اچھا بیان فرمایا۔ بزرگوں کا قاعدہ یہ ہوتا ہے کہ جس محفل میں یہ ہوتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کئے بغیر نہیں رہتے یہ حضرات تو اس محفل کو محفل ہی نہیں کہتے کہ جس میں سرکار ابد قرار کا ذکر نہ ہو۔ حضور سرکار سرکاراں سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے اس ذکر کے کرنے پر کفار برہم ہوئے اور نازیبا کہا۔ حضرت قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دلی صدمہ ہوا اولیاء اللہ کے دلی تکلیف سے اللہ تعالیٰ کے جلال کا ظہور ہوا کرتا ہے۔ فوراً جہاز تباہی میں آکر غرق ہو گیا کچھ آدمی تختوں پر جارہے تھے آخر موج دریا نے ان کا بھی خاتمہ کر دیا۔ سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ایک تختہ کے سہارے ایک کنارے پر پہونچے آپ ۷ ار ہمراہیوں کے ساتھ قبل از وقت صبح صادق مالابار کے ساحل پر اُترے آپ نے دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی نقاہت کا یہ عالم تھا کہ کھڑے ہونے کی بھی تاب نہ تھی سجدے سے سر اُٹھایا تو ایک صحرائی ابدال حضرت خضر کو کھڑے پایا۔ فرمایا میرے ساتھ چلئے۔ آپ ساتھ ہوئے وہ قریب کے پہاڑ کی طرف چلے تھوڑا سا فاصلہ طے کرنے کے بعد آپ نے ایک نہایت عالی شان مکان دیکھا جو ایک سرسبز باغ کے اندر بنا ہوا ہے آپ جب باغ کے پاس پہونچے تو دیکھا کہ پھاٹک پر ایک بزرگ صورت دربان کھڑا

ہے فوراً آپ کو سلام کیا اور بولے آؤ سید بدیع الدین بہت دیر سے آپ کا
انتظار ہو رہا ہے آپ نے فرمایا کہ میرا نام آپ نے کیسے جانا عرض کیا کہ آپ
کے نام سے تمام عالم واقف ہے آسمان وزمین والے سب ہی آپ کے نام کو
جانتے ہیں اس گفتگو کے بعد آپ اندر تشریف لے گئے یکے بدیگرے آپ
نے سات دروازے طے فرمائے اور ہر دروازے پر نگہبان ملے اور سلام پیش
کرتے رہے جب آپ اندر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ ایک بہت
خوبصورت تخت بچھا ہے اس پر ایک نورانی شکل کے نہایت حسین بزرگ
رونق افروز ہیں۔ جن کے چہرۂ مبارک کے نور سے سارا مکان جگمگا رہا ہے
آپ نے سلام عرض کیا انہوں نے جواب دیا اور اپنا ہاتھ بڑھا کر آپ کا ہاتھ
پکڑا اور نہایت شفقت ومحبت سے اپنے پہلو میں بالکل قریب بیٹھا لیا حضرت
سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ تخت پر بیٹھے ہی تھے کہ اتنے
میں ایک صاحب ایک خان پوش طشت میں عمدہ نفیس کھانا اور ایک صوامی میں
پانی لئے ہوئے موجود تھے اور سامنے تخت پر رکھ کر چل دئے پھر دوبارہ آئے
تو ایک لباس ہی ہاتھ میں تھا۔ تخت نشین بزرگ نے فرمایا کہ بدیع الدین کھانا
کھالو اتنا کہنے کے خود ہی اپنے ہاتھ سے لقمہ بنا بنا کر کھلانا شروع کیا کل نو لقمے
کھلائے جس سے آپ آسودہ ہو گئے پھر پانی پلایا ان نو ۹ لقموں کا اثر یہ ہوا کہ
عرش الٰہی سے تحت الثریٰ تک کے تمام حالات آپ کے سامنے آ گئے۔
تمام چھپی ہوئی چیزیں ظاہر وآشکار ہو گئیں اسکے بعد ایک نوری لباس پہنایا
لباس پہنتے ہی آپ پر انوار وتجلیات کی بارش ہونے لگی یہی لباس پوری

زندگی آپ کے زیب تن رہا نہ میلا ہوا اور نہ پھٹا اور اتنا کھانا پوری زندگی کے لئے کافی ہو گیا۔

(**فائدہ**) لے جانے والے دونوں بزرگ ابدال اور جانے والے سرکار قطب المدار کھانا کھلانے والے اور لباس بہشتی عطا فرمانے والے سرکار ابد قرار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

اور مسلمانو! غور کرنے کا مقام ہے کہ سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نو لقمے شیر برنج یعنی کھیر کے کھانے کے بعد فرمایا تھا۔

الدنیا یوم وانا فیه صوم یعنی دنیا ہمارے لئے ایک دن ہے اور میں اس میں روزہ دار ہوں۔ اور کیوں نہ ہو کہ کونین کے مختار محبوب پروردگار حضور پرنور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو کچھ عطا کر دیتے ہیں یا کھلا دیتے ہیں تو وہ صبح قیامت تک کافی ہو جاتا ہے اسی ائے سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوری لباس پہنا دیا تو قیامت تک کے لئے کافی ہو گیا نو ۹ر لقمے کھلا دیئے تو قیامت تک کے لئے کافی ہو گیا اور چہرہ انور پر اپنا دست مبارک مس فرما دیا تو مسلمانو تاریخ بتاتی ہے کہ آپ کا چہرہ اتنا منور ہو گیا کہ آپ ہر وقت چہرہ پر سات ۷ر نقاب ڈالے رہتے تھے۔ حضرت عبدالحق محدث دہلوی نے بھی اپنی کتاب (اخبار الاخیار) میں نقل کیا ہے کہ سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ مبارک کا یہ عالم تھا کہ آپ چہرہ پر ساتھ نقاب ہر وقت ڈالے رہتے تھے جب ایک نقاب احیاناً کبھی ہٹ جاتا تھا تو مخلوق خدا تاب نہ لا کر سجدہ ریز ہو جایا کرتی تھی جس طرح حضرت آدم علیہ السلام مسجود الملائک گذرے ہیں اسی

طرح حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ مسجود الخلائق
گذرے۔ وہیں سے آپ کو مقام صمدیت عطا ہو گیا جس سے آپ ہر چیز
سے بے نیاز ہو گئے پھر آپ نے حبس دم کرنا شروع کر دیا۔ آخر آپ نے
نماز شکرانہ ادا کر کے آگے بڑھے اور ایک پہاڑ پر پہونچ کر دعائے بشنخ
کا ورد فرمانے لگے وہاں غیب سے ایک تخت بالائے ہوا نمودار ہوا اور آواز
آئی اے بدیع الدین اس پر بیٹھ جاؤ آپ تخت پر سوار ہو کر بندر کھمباچ پہونچے
وہاں سے تبلیغ فرماتے ہوئے صوبۂ گجرات تشریف لائے۔ درس توحید و
رسالت شریعت و تصوف تعلیم دیتے رہے اور سیروا فی الارض کے مطابق سرکار
قطب المدار نے صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کا سیر فرمایا اور ساری دنیا میں
سرکار قطب المدار العالمین کے چلّے موجود ہیں اور جہاں بھی آپ گئے وہاں وہاں آپ
نے تبلیغ دین مصطفیٰ فرمائی اور عوام الناس کو تعلیمات دی۔ آپکی تعلیمات یہ ہیں۔

توحید کی تعلیم

اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم ہے اور اسکے صفات بھی قدیم ہیں وہ بے نیاز ہے کسی
سے کوئی حاجت نہیں رکھتا اور نہ کسی کی اسکو ضرورت ہے ہر عیب و نقصان سے
پاک ہے اپنے کاموں میں با اختیار فنا و بقا کا مالک اور ساری کائنات کا خالق
ہے سب کا رزاق ہے سب کو روزی دیتا ہے نفع و نقصان اسکے حکم سے ظاہر ہوتا
ہے وہ بے مثل ہے نہ اسکی کوئی صورت ہے اور نہ کسی شکل میں ظاہر ہوتا ہے نہ
کسی مکان و جگہ میں سماتا ہے اس کا حکم سب پر جاری ہے سب کا حاکم ہے اس
پر کوئی حاکم نہیں اس کا وجود ضروری اور عدم محال ہے وہ عظمت و جلال والا ہے

نہ وہ گھٹتا ہے اور نہ وہ بڑھتا ہے ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا عزت وذلت وہی عطا فرماتا ہے وہ سلطان السلاطین اور احکم الحاکمین ہے بلندی وپستی نے اسی سے صورت ہستی پائی آفتاب و ماہتاب چاندوسورج کی پیشانیاں اسی کے سجدے سے داغدار ہیں اسی کی بندگی کرو اسی کو پوجو اسی کے سامنے سر جھکاؤ اسی کے ہو رہو جو بندہ اللہ کا ہوجاتا ہے ساری دنیا اسکی ہوجاتی ہے قرآن پاک اللہ کا کلام مقدس ہے جو وحی کے ذریعے میرے جدامجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو گناہوں سے بچنے کی سخت تاکید فرمائی ہے یہ کتاب سب کے لئے ہے ہر انسان کو لازم ہے کہ اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لائے اور قرآن پاک کے ارشاد پر عمل کرے۔

شریعت کی تعلیم

حضرت نے فرمایا کہ ہر مسلمان کو چاہئے کہ قرآن پاک اور حدیث کی پاکیزہ تعلیمات پر عمل کرے اللہ اور اسکے رسول کی کئے احکام کی پابندی کرے ہر ایک کام میں دین کی پیروی کرے نافرمانی سے ڈرے اسلام کو سچا دین جانے اسمیں ذرا بھی شک وشبہ نہ کرے گناہوں سے بچے اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت سے غفلت نہ کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلے قرآن پاک میں اسی کی تاکید ہے اللہ فرماتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی اے نبی آپ فرمادیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو تم میری پیروی کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنالیگا۔

طریقت کی تعلیم

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے طالب کو چاہئے کہ فرائض خدا ادا کرنے کے بعد ذکر الٰہی میں مشغول رہے کثرت سے نوافل ادا کرے درود پاک پڑھے اور اپنے نفس کو ہوا اور ہوس سے بچائے کسی وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ رہے ہر سانس اسکی یاد میں گذارے ہر لمحہ اسکی رضامندی مدنظر رکھے اس طرح عمل کرنے سے قرب خدا حاصل ہوگا۔

تصوف کی تعلیم

سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں صوفی وہی ہے جو اپنی پسندیدہ چیزوں کو چھوڑ دے دنیا کی کسی چیز سے اسکو سکون حاصل نہ ہو لاموجود الا اللہ ورد زبان ہو۔ دل کو پراگندگی سے بچائے آقائے حقیقی کی محبت میں زندگی گذارے دنیا والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے نفس کی شرارت و غلاظت میں مبتلا نہ ہو یہی تصوف ہے۔

عبادت الٰہی

آپ کی عبادت کا یہ حال تھا کہ اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے ہر کام میں خدائے قدوس کی خوشنودی اور رضامندی مدنظر رکھتے آپ کی ساری زندگی عبادت الٰہی سے مملو اور پر ہے جہاں قیام فرماتے ایک علیحدہ جگہ مقرر فرماتے اور عبادت الٰہی میں مصروف رہتے۔ حبس دم کے ذریعے عبادت الٰہی کرنا آپ کا خاص مشغلہ تھا رونگٹے رونگٹے سے ذکر الٰہی بلند ہوتا تھا (سید الاقطاب)

فضیلت صحبت فقراء

عن ابی الورداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابغونی ضعفاء کم فانما ترزقون اوتبصرون

حضرت ابی درداء سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ کو اپنے فقیروں میں ڈھونڈ وان ہی کی بدولت تم کو روزی اور نصرت نصیب ہوتی ہے یعنی فقیر میرے دوست ہیں میں ان کے پاس بیٹھتا ہوں اور وہ ایسے ہیں کہ ان کے طفیل تم کو رزق یا نصرت ملتی ہے ایک روز بعض اُمرائے عرب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارا جی چاہتا ہے کہ آپکی خدمت میں حاضر ہوا کریں لیکن ہروقت یہ اصحاب صفہ رذیل وحقیر وفقیر وشکستہ حال آپکے ہم نشین رہتے ہیں ان کے ساتھ بوجہ عار ہم نہیں بیٹھ سکتے اگر ان کو اس وقت اُٹھا دیا جائے تو آپ سے کچھ مسائل دین حاصل کرلیا کریں۔ معا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

ولا تطرد الذین ید عون ربهم باالعداوة والعشی یرید ون وجهه ماعلیك من حسا بهم من شیئی ومامن حسابك علیهم من شیئی فتطرد هم فتكون من الظالمین ط

ترجمہ: یعنی مت دور فرمائیں اے محمد ان کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح وشام چاہتے ہیں اس کا دیدار تجھے نہیں ان کے حساب میں سے کچھ اور نہ تمہارے حساب میں سے اُن پر ہے کچھ کہ تم ان کو ھانک دو پھر ہو جائے تو ظالموں میں سے۔ اب غور کرنے کا مقام ہے کہ فقراء تھوڑی دیر کے لئے اُٹھا دئے جاتے تو کیا حرج تھا۔ بڑے بڑے عرب کے امراء مسلمان ہو جاتے لیکن غیرت الٰھی

نے گوارہ نہ کیا کہ یہ ہمارے خاص دوست حقارت سے اُٹھا دیا جائیں کوئی دین سیکھے یا نہ سیکھے یہ کسی کے کام میں حارج نہیں ہیں نہ یہ کسی کو رنج دیں۔ نہ ان کو کوئی رنج دے کہ ہمارے محبّ خاص ہیں بلکہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہیں فقراء کی صحبت کو غنیمت مان اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم باالغداوة والعشي يريدون وجهه ولا تعد وعينك عنهم تريد زينة الحيوة الدنيا ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذكرنا واتبع هواه وكان امره فرطا۔ یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھام رکھا اپنے آپ ان کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح وشام طالب ہیں دیدار کے اور نہ ہٹے آنکھیں تیری ان کو چھوڑ کر تلاش میں رونق دنیا کی زندگی کی اور نہ مان اس کا جس کا دل غافل کیا ہم نے اپنی یاد سے اور پیچھے لگا وہ اپنی خواہشوں کے اور اس کا کام ہے حد پر نہ رہنا صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ ایک قوم نے جورؤ سا کفار سے تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ پشمینہ پوشوں بے قدروں جیسے صہیب وبلال وعمار وخباب رضی اللہ عنہم ہیں۔ کہ ان کے لباس اور خرقوں کی بدبو ہم کو تکلیف پہونچاتی ہے دور کردو تاکہ ہم آپ کے پاس آ کے بیٹھیں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور بعض کے نزدیک یہ آیت مدنی ہے اور سبب نزول یہ تھا کہ ایک گروہ مؤلفة القلوب سے جیسے عنیہ بہ حسن واقرع بن حالس وغیرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم اشراف عرب ہیں سلمان وابوذر اور فقیر مسلمانوں کے پاس نہیں بیٹھ سکتے اگر آپ ان لوگوں کو الگ کردیں تو ہم آکر احکام شرع کی تعلیم پائیں اس وقت حکم نازل ہوا کہ اے محمد بس درویشوں کی صحبت پر صبر

کرو۔اسی واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دعا کرتے تھے۔

عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اللهم احینی مسکینا واحشرنی فی زمرة الساکین ۔ یعنی حضرت انس سے روایت ہے کہ تحقیق کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ زندہ رکھ مجھ کو مسکین اور حشر کر میرا گروہ مساکین میں جبکہ رسول خدا نے فقراء کا مرتبہ خدا کے نزدیک بلند دیکھا تو آپ نے بھی ان میں شامل ہونے کی دعا کی یہاں مساکین وفقراء سے بھکاری وطماع وحریص دنیا اور فقیر بے معرفت مراد نہیں بلکہ ان فقراء سے مراد ہے جو صاحب معرفت ہیں۔اور انوار الٰہی سے اپنے سینے معمور رکھتے ہیں۔ وقال النبی صلی الله علیه وسلم لا تجالسوا عند کل عالم الا عالم یدعوکم من خمس من الشك الی الیقین ومن الریاء الیٰ الاخلاص ومن الرغبة الیٰ الزهد ومن الکبر الیٰ التواضع ومن العداوة الیٰ النصیحة

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک عالم کے پاس مت بیٹھو اس عالم کے پاس بیٹھو جو پانچ چیزوں سے دوسری پانچ چیزوں کی طرف بلائے۔اول شک سے یقین کی طرف۔ دوسرے ریاء سے اخلاص کی طرف تیسرے دنیا کی خواہش سے زہد کی طرف چوتھے تکبر سے تواضع کی طرف پانچویں عداوت سے خیر خواہی کی طرف اور یہ پانچوں باتیں حاصل نہیں ہوسکتیں مگر فقراء اور اولیاء اللہ کی خدمت میں حاصل ہوتی ہیں۔اگر فقرائے ربانی سے شرع شریف کے خلاف کوئی قول یا فعل نظر آئے تو بھی اہل ظواہر کو اس کا انکار وتحقیر مناسب نہیں کیونکہ یہ سوختہ آتش عشق ومحبت وغریق بحر فنا ہوتے ہیں عاشق

غلبہ عشق و محبت میں ادب کا پابند نہیں رہتا۔ فیض عاشق بے ادب برمتے جہد
اور اہل فنا چونکہ خودی سے گذر جاتے ہیں وہ خود معذور و مرفوع القلم ہیں ایسے
لوگوں کو برا کہنے والا حکم خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے انحراف کرتا ہے اور خو
مبتلائے معصیت ہوتا ہے نعوذ باللہ من شرور الفسنا۔ بیان بالا سے
فضیلت فقراء و اہل فقر کی حالت ظاہر ہے کیونکہ انکی تعلیم مثل عام لوگوں کے
صرف احکام شرعیہ کے نہیں ہے بلکہ ان کو علم حکمت و معرفت یعنی اسرار ربانی
و رموز حقانی سے بھی حصہ ملا ہے جس سے عام لوگ محروم ہیں۔ بس ہر آدمی کو
لازم ہے کہ فقراء کی تعلیم و تکریم بوجوہ احسن بجالائے ورنہ خدا اور رسول کا دشمن
ہوگا۔ (گلستان مدارص ۲۲/۲۱/۲۰)

چنانچہ مسلمانو سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرزمین ہندوستان میں
جب آئے جب آپ نے ہندوستان میں قدم مبارک رکھا تو تمام درجات تمام
کمالات کے ساتھ فقیر بن کر ہندوستان کے سادھوؤں جادوگروں وغیرہ
سے مقابلہ کر کے پیغام دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں تک پہونچایا اور علوم
نوادر کا بھی استعمال خود کیا اور اپنے مریدوں سے کروایا بڑی بڑی کرامتوں
کا ظہور ملک ہندوستان ہوا تب لوگ آپ کے دست حق پر مسلمان ہوئے اور
کلمہ پڑھا۔ (لا الہ اللہ محمد رسول اللہ) اور سب سے بڑا اعزاز تو یہ ہے مسلمانو
کہ ملک ہندوستان میں رہ کر بھی نہ کچھ کھانا نہ پینا کیونکہ کھانے اور پینے سے
اللہ اور اسکے رسول نے آپ کو بالکل بے نیاز کر دیا تھا اور آپ کو مقام صمدیت
پر فائز کر کے ہندوستان بھیجا تھا۔

سرکار مدار پاک کو مقام صمدیت حاصل تھا

صمد ہونا صفت باری تعالیٰ ہے اور صمد کے معنی ہیں بے نیاز یعنی وہ کسی کا محتاج نہیں اور اسکے سب محتاج ہیں۔ اور جس ولی کا ہر اس صفت خاص کا پرتو ہو تو اس ولی کو مقام صمدیت پر فائز کیا جاتا ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مولائے کائنات اور سیدہ فاطمہ کے لئے دعا فرمائی اے اللہ انہیں بھوک و پیاس سے بے نیاز کر دے یہی وجہ ہے کہ کبھی حضرت علی و سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کو بھوک اور پیاس نے نہیں ستایا مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت علی کے بارے میں دعا فرمائی۔ اے اللہ علی کو سردی کی تکلیف اور گرمی کی شدت سے محفوظ رکھ۔ روایت ہے کہ حضرت علی سردی میں ہلکے کپڑے اور سخت گرمی کے موسم میں خوب موٹے کپڑے پہن لیتے تھے اور سردی گرمی کا کچھ بھی اثر آپ پر نہیں ہوتا تھا۔ نبی کونین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت کے لئے دعا فرمائی۔ اللھم اجعل رزق آل محمد قونا۔ اے اللہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رزق قوت لا یموت بنا۔ وارث پنجتن نائب رب ذوالمنن حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کو کوہِ زرنگار پر سید العالمین مختار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم مثال میں نو لقمے شیر برنج آپ کو اپنے دست نوری سے کھلائے اس کے بعد تا عمر کھانے اور پینے کی ضرورت نہ رہی۔ اور اکثر ضروریات بشریہ سے آپ بے نیاز ہو گئے۔ نو ۹ رلقمے آپ کو سرکار کائنات نے کھلائے اور کھانے پینے سے بے نیاز کر دیا۔ نو عدد ہیں حرف ط کے اور رموز قرآنی میں ط یہ لفظ مطلق کا مخفف تسلیم کیا جاتا ہے اور اس رمز سے مراد یہ

ہونا ہے کہ اس مقام پر بات ہوگئی اسی لئے وہاں ٹھہرا جاتا ہے۔ گویا سرکار کائنات نے بہر طرح تکمیل فرمادی۔ بزرگان ملت کا ارشاد ہے کہ بتعداد نمازوں کے آپ کو نو لقمے کھلائے۔ (۱) فجر (۲) ظہر (۳) عصر (۴) مغرب (۵) عشاء (۶) اشراق (۷) چاشت (۸) اوابین (۹) تہجد۔ پھر نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست نوری آپ کے چہرہ مبارک سے مس فرمادیا۔ تو نورِ محمدی سے آپ کا چہرۂ انور منور ہوگیا اور اسی نور پاک کا پرتو ظاہر ہوا۔ جسکے تاب حضرت موسیٰ نہ لاسکے اور بے ہوش ہوگئے اور کوہِ سینہ جل کر سرمہ بن گیا الغرض: جب جسم نوری اس نور کی ایک جھلک کی تاب نہ لاسکے تو جسم خاکی کی کیا مجال جو تاب نظارہ لاسکے یہی وجہ تھی کہ جب سرکار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار مخلوق خدا کے سامنے صرف ایک یا دو نقاب الٹ دیتے تھے تو مخلوق خدا سجدہ میں گر جایا کرتی تھی اور بے اختیار کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ زبانوں پر جاری ہوجاتا تھا۔ اسی طرح آپ نے ہندوستان میں گوشہ گوشہ میں دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو جاری فرمادیا اور باشندگان دیگر ممالک کو بھی فیضیاب کیا۔ ہندوستان کے بیشتر مقامات پر آپکے نشانیات آج بھی قائم ہیں جو آپ کی خدمات اسلام کا اعلان کر رہے ہیں۔

قارئین کرام: سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۸۲ھ میں ہندوستان تشریف لائے اور باشندگان ہند کو اسلام اور بانئ اسلام سے روشناس کرایا تو جس نے پورا دین عطا فرمایا ہو اس کا کوئی حق نہیں حیرت ہوتی ہے ان کے علم و دانش پر کہ ایسے عظیم الشان اللہ کے ولی کی شان میں اپنی زبان و قلم کا غلط

استعمال کرتے ہیں کہ جیسے رب کائنات نے قطب المدار بنایا۔ اور جو مقام محبوبیت وصمدیت پر فائز ہے جس کا فرمان عالی شان ہے الدنیا یوم وانا فیه صوم۔ یعنی دنیا ایک دن ہے اور میں اس میں روزہ دار ہوں۔ آپ کو ایسا مقام رفیع عطا ہوا کہ وہاں تک کسی دل کی رسائی نہیں ہے کچھ اولیائے کرام تو آپ کے مرتبہ کے سایہ تک پہونچے ورنہ اکثر تو سایہ تک کو نہ پہونچے۔

حضرت یہ صرف اللہ کی دین ہے اور عطا ہے وہ جسے چاہے نواز دے وہ ہر شئی پر قادر ہے۔ ہندوستان کی اس سرزمین پر اولیاء کرام نے اسلامی تعلیمات اور اخلاق نبوی کا مظاہرہ کر کے اسلام پھیلایا سرکار سیدی قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں سے ہندوستان کو بھر دیا اور کفر کی گھٹا کو کافی حد تک دور فرما دیا آپکے چودہ سو بیالیس خلفاء وقار ہوئے۔ جنہوں نے خدمات دین متین میں اپنی عمر عزیز کو صرف فرمایا۔ حضور سرکار قطب المدار کے مشن کو آگے بڑھایا آپ نے اپنے بھائی کے شہزادگان کو اپنا جانشین بنایا یعنی قدوۃ الکاملین حضرت سید ابو محمد ارغون حضرت خواجہ سید ابو تراب فنصور و حضرت خواجہ سید ابوالحسن طیفور رضی اللہ عنہم آپ حضرات سے سلسلہ خادمان مداری جاری ہے۔ الغرض: حضور سیدی قطب المدار وہ عظیم خدمت اسلام انجام دی ہے جس کی مثال تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔

یہ دیار ہند کی سرزمین جو بنی ہے گلستان
یہ تیری ہی لائی بہار ہے تو جہاں کا قطب مدار ہے
(ذریعہ نجات)

چنانچہ مسلمانو سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پیغام دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہندوستان میں لوگوں تک پہونچانے کے لئے آئے اور سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ انس وجن دونوں کو نور ایمان دینے کے لئے آئے تھے

حضرت مدار العالمین سے شاہ اجنہ یعنی عماد الملک کا بیعت ہونا

کتاب کرامت مدار میں لکھا ہے کہ جب غلغلہ وشہرہ کمالات وکرامات حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا ساکنان عالم کے گوش گذار ہوا تو آپ جہاں جاتے تھے اطاعت وفرمابرداری کے واسطے لوگوں کی گردنیں جھک جاتی تھیں یہاں تک کہ قوم اجنہ میں بھی اکثر نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر سرفرازی حاصل کی منجملہ ان کی ایک عماد الملک ہے جو قوم اجنہ کا بادشاہ تھا آپکے دست حق پرست پر شرف بیعت سے مشرف ہوا اس کا واقعہ یہ ہے کہ ایک دن حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اپنے تخت ہوائی پر ایک طرف سے سیر کرتے ہوئے گذرے وہیں کہیں پر قوم اجنہ کا بادشاہ عماد الملک تھا اس نے دیکھا کہ ایک تخت ہوائے آسمانی پر اُڑتا ہوا آرہا ہے اور اس پر ایک بزرگ تکیہ لگائے جلوہ افروز ہیں یہ آپکے تخت کے دیکھنے کا متمنی ہوا اور اپنے ساتھیوں سے کہا دیکھو تو یہ تخت کیسے ہوا میں اُڑتا ہوا چلا آرہا ہے جس پر کوئی بزرگ تشریف فرما ہیں ابھی یہ ذکر ہو ہی رہا تھا کہ تخت اسکے پاس پہونچ گیا اور زمین پر قائم ہوگیا عماد الملک فوراً خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بموجب اس مصرعے کے عرض کیا کہ شاہا چہ عجب گر بنوازند گدارا یعنی یہ کوئی تعجب خیز بات نہیں ہے کہ کوئی بادشاہ محض اپنی مہربانی سے کسی فقیر کو سرفرازی بخشے آپ نے کمال رحمت وشفقت اور محبت سے ارشاد

فرمایاتحبو الدنیا فتکونومن الخاسرین ۔ عمادالملک نے خوف خدا سے کانپتے ہوئے عرض کیا کہ بے شک آپ ولی اللہ ہیں جو کچھ آپ کا ارشاد ہے وہ بالکل بجاودرست ہے۔لیکن میں اپنی نفس کی خباثت سے مجبور ہوں خواہشات نفسانی میں گرفتار ہوں سرکار مدار پاک نے ارشاد فرمایا۔

واللہ غالب کل غالب۔ اللہ پاک تمام غلبہ کرنے والوں پر غالب ہے عمادالملک نے عرض کیا عمل مجھ سے نہ ہوسکا۔حضرت قطب المدار نے ارشاد فرمایا۔لا تقنطوامن رحمة اللہ فانہ ارحم الراحمین۔اللہ پاک کی رحمت سے ناامید مت ہو بے شک اللہ سب پر رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے عمادالملک نے عرض کیا کہ حکومت اور تخت وتاج کے لالچ میں گرفتار ہوں اور طمع کے گرداب میں گھرا ہوا ہوں کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ ان سے کیوں کر چھٹکارا حاصل کروں حضرت شاہ مدار نے ارشاد فرمایا۔

خیرالغنی عن النفس وخیرالذاد التقویٰ۔ یعنی بہترین غنی وہ ہے جو اپنی خواہشات نفسانی سے لاپرواہ ہو اور بہترین زادراہ پرہیزگاری ہے عمادالملک پر آپ کی اس تقریر کا ایسا گہرا اثر ہوا کہ اسی وقت اپنے جمیع تعلقات دنیاوی کو ترک کردیا۔اور تاج وتخت کا وارث اپنی بیٹی کو کر کے کنارہ کش ہوگیا اور خود بہ نفس نفیس حضرت قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے خادموں میں شامل ہوگیا۔آپ نے شاہ اجنہ عمادالملک کو مرید کرلیا۔ بالاخروہ تمام عمر آپکے در کی دربانی کرتا رہا اور آپ ہی کے عشق ومحبت میں ہمیشہ کے واسطے مستفرق ہوگیا۔

(حکایت) حضرت مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمہ کی خدمت میں ایک شخص

نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے حضور کو مکہ معظّمہ میں حج کرتے ہوئے دیکھا تھا اور آپ نے مجھے فلاں چیز مرحمت فرمائی تھی آپ نے یہ سن کر فرمایا حاشا و کلا میں اب کے سال حج کے لئے نہیں گیا اصل میں وہ آپ کا ایک لطیفہ تھا ایسے ہی حضرت قطب المدار کے بکثرت لطائف عالم میں سیر کرتے ہیں اور مخلوق کی خدمت کرتے ہیں یہ مرتبہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوا تھا اب میں آپ کے ذاتی حالات کی طرف رجوع کرتا ہوں حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہندوستان آئے اول گجرات کالنجر وغیرہ میں چند روز قیام فرمایا اور مخلوق کو انوار محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مستفیض فرماتے رہے حضرت کی کرامتوں سے متاثر ہو کر وہاں کا راجہ جسونت سنگھ نے اسلام قبول کیا پھر درباری اور عوام نے کلمہ توحید پڑھا ہزاروں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ بعدازاں اور شہروں میں تشریف لے گئے۔ جہاں جاتے تھے لوگ جوق در جوق آتے تھے اور ہدایت پاتے تھے۔

گجرات میں آپ کی آمد اور لوگوں کا داخل اسلام ہونا

سرکار مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاہے جتنا بھی سفر کریں آپ پر اللہ تعالیٰ کا اتنا بڑا کرم تھا کبھی تھکن قریب سے بھی نہ گذرتی تھی بالآخر آپ نے جب کئی دن سفر کر لیا تو آپ ایک پہاڑ پر پہونچے یہ جگہ تنہائی میں یاد الٰہی کرنے کے لئے موزوں اور مناسب سمجھ کر شاہراہ عام سے ہٹ کر گنجان درختوں کے پاس قیام فرمایا اور یاد الٰہی میں مشغول ہو گئے ایک عرصہ دراز تک یہاں قیام پذیر رہے پھر آگے چلنے کا قصد فرمایا یہیں آپ نے اپنی مخصوص دعا جو دعائے بشمخ کا نام

سے مشہور ہے اسکو پڑھنا شروع کیا۔ دعا کی برکت اوراس کے اثر سے محض خدا کے فضل وکرم سے آپکے پاس ایک ہوائے آسمانی پراڑنے والا تخت نمودار ہوا اور آواز آئی کہ اے بدیع الدین تم اس پر بیٹھ کر سفر کرو۔ جہاں جانے کا قصد کروگے یہ تخت رواں تمکو وہیں پہنچادے گا۔ اس آواز کے سننے کے بعد آپ اس تخت پر سوار ہوئے وہ آپ کو لے کر اُڑا اور آپکے ارادے کے مطابق نواح گجرات میں آپ کو پہنچادیا۔ آپ حسب الحکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نواح میں تبلیغ اسلام کرنے لگے۔ ہزاروں آدمیوں نے آپکے دست حق پر اسلام قبول کیا اور بیعت سے مشرف ہوئے۔

یہاں یہ بات واضح کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ تخت کو دعائے بشمخ کے مؤکل اُڑاتے تھے وہ آپ کے تابع وفرمان ہوچکے تھے۔ وہی اس تخت کو اُڑاتے تھے جہاں آپ جانا چاہتے تھے۔ وہاں بہت جلد آپ کو پہنچادیتے تھے حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بہت عرصہ تک اطراف واکناف گجرات وکاٹھیاوار میں تبلیغ اسلام کا فرض انجام دیتے رہے۔

شیخ محمد لاہوری نے مدارالعالمین کا طواف کیا

شیخ محمد لاہوری بڑے عالم تھے حافظ قرآن تھے واعظ تھے حج کے ارادے سے اپنے گھر چل دئے سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا اس زمانہ میں گجرات میں بہت شہرہ تھا یہ بھی آپ کی خبر پاکر گجرات پہونچے حضرت سید بدیع الدین قطب المدار نے ان کے سامنے نقاب چہرہ سے ہٹایا ہی تھا کہ جس قدر حاضرین تھے مع ان کے سب قدموں پر گر پڑے یہ سرکار

مدار پاک کے عاشق ہو گئے سب مال اسباب فقراء کو دے دیا اور صوفیوں
کے حلقہ میں شامل ہو گئے مگر ہمیشہ حج کا خیال آیا کرتا تھا کیونکہ عزم حج لے
کر گھر سے روانہ ہوئے تھے ایک روز سرکار مدار پاک نے آپکے خیال کو
جان لیا اور فرمایا کہ تم ہمارا طواف کرلو۔ حج ادا ہو جائے گا یہ تو پیر کے عاشق
ہی تھے فوراً ہی عمل کرنا شروع کر دیا دیکھتے کیا ہیں کہ سرکار مدار پاک تو
نہیں خانہ کعبہ ہے اور میں خانہ کعبہ ہی کا طواف کرر ہا ہوں اور بہت سے
لوگ طواف میں مشغول ہیں جب یہ حج بیت اللہ سے فارغ ہو گئے تو دیکھا
کہ سرکار مدار العالمین کی خدمت میں حاضر ہیں اب بار بار یہ خیال دل
میں آتا تھا کہ حج ادا بھی ہوا کہ نہیں دوسرے دن سرکار سید بدیع الدین
قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو بلایا اور ان کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو
آپ دیکھتے کیا ہیں کہ ملک حجاز میں موجود ہیں اور سرکار مدار پاک کی آواز
سنی کہ فرماتے ہیں کہ جب تک موسم حج کا آئے وہیں رہو۔ پانچ مہینے
مکہ میں رہے جب حج سے فارغ ہوئے ہیں اسی وقت دیکھا کہ سرکار مدار
العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہیں چونکہ سرکار مدار پاک
کو علم سیمیا آتا تھا۔ یہ اس کا ایک ادنیٰ کرامت تھی۔ جیسے کہ شیخ شہاب الدین
سہروری ایک بار جنگل میں جار ہے تھے ایک مرید نے عرض کیا کہ کاش
دمشق کو دیکھتا۔ فرمایا آنکھ بند کر دیکھتا کیا ہے کہ دمشق کا دروازہ کھلا ہے اور
گانے بجانے اور آدمیوں کی آوازیں آرہی ہیں اور بیع شراء خرید و فروخت
کا بازار گرم ہے آپ نے فرمایا آنکھ کھول دے تو پھر اسی جنگل میں تھا۔ یہ
اولیاء اللہ کے تصرفات ہیں۔ غرض شیخ محمد لاہوری حضرت کی خدمت میں

سات سال رہے۔ انواع انواع کے تصرفات دیکھتے رہے آخر منصب حکومت پر پہونچے اور ساری عمر حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی خدمت بابرکت میں گذاری۔ حضرت شیخ محمد نے ایک روز حضرت زندہ شاہ مدار سے عرض کیا کہ موحد کسے کہتے ہیں فرمایا واحد کا مادہ ایک ہی تو ہے اور فرمایا کہ بہت سے اولیاء اللہ اسی حال میں ہلاک ہوئے ہیں چنانچہ منصور حلاج شیخ محمد نے عرض کیا کہ وہ کس مقام میں تھے آپ نے فرمایا کہ یہ وہ مقام ہے کہ عاشق معشوق کو اپنے جامہ میں دیکھتا ہے اس جامہ کو اپنا حجاب سمجھ کر پھاڑ ڈالتا ہے منصور کی یہی حالت تھی۔ (مدار اعظم)

نظریں جھکیں تو ارض مدینہ دکھائی دے
نظریں اُٹھیں تو عرش معلّٰی دکھائی دے

ہے روضہ مدار مدینہ کی عرش بھی
لیکن جو بے بصر ہے اسے کیا دکھائی دے

سرکار قطب المدار اور خواجہ غریب نواز کی ملاقات

آپ نے ہندوستان تشریف لانے سے پیشتر اکثر روئے زمین کی سیر کی تھی جب ہندوستان میں آپ کی آمد ہوئی تو اجمیر شریف بھی پہونچے اور کوکلا پہاڑی پر قیام فرمایا حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی رضی اللہ عنہٗ سے ملاقات ہوئی آپ دونوں بزرگوں کی ملاقات کی کیفیت کیا بیان میں آسکتی ہے اللہ اکبر جہاں دونوں ایسے بزرگ جو اللہ کو بہت پیارے ہوں جمع ہوں گے تو وہاں کس قدر اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو رہا ہوگا۔ ان لوگوں کی ملاقات اصلی روحانی ملاقات ہوا کرتی ہے یہ لوگ چپ اور ساکت بیٹھتے ہوئے باتیں کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے ہمارے سکوت سے فائدہ حاصل نہ کیا وہ ہماری باتوں سے کیا مستفید ہو سکتا ہے چنانچہ جس جگہ حضرت خواجہ خواجگان سلطان ہند خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہٗ اور دوسرے حضرت زبدۃ الواصلین قطب المدار سید بدیع الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہوں گے تو کس قدر اس مقام پر رحمت الٰہی کا نزول ہو رہا ہوگا چنانچہ اس مقام کی مقبولیت کی یہ حالت ہے کہ اب تک لوگ زیارت کو جاتے ہیں کوکلا پہاڑی بھی سرکار قطب المدار کی قدم مبارک کی برکت سے زیارت گاہ عوام و خواص ہوگئی

اور آج لوگ اسکو مدار ٹیکری کے نام سے جانتے ہیں کیونکہ وہ چلہ گاہ سرکار مدار العالمین ہے مدار پاک نے وہاں عبادت الٰہی فرمائی ہے یاد رکھو جہاں اہل اللہ اُٹھتے بیٹھتے ہیں علماء حدیث قرآن پڑھاتے ہیں اس مقام سے سالہاسال انوار و برکات کا احساس ہوتا رہتا ہے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جس مقام پر حدیث پڑھایا کرتے تھے اہل باطن اب تک اس مقام سے انوار محمدی کو محسوس کرتے ہیں الغرض: سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ خواجہ صاحب سے رخصت ہوکر ہندوستان میں جابجا اسلام کی خدمت کرنے لگے۔ ہزارہا مخلوق دائرۂ اسلام میں ہوجاتی تھی کہ یکا یک پھر آپ کو زیارت حرمین شریفین کا شوق دل میں امنگ پڑا زیارت حرمین شریفین کے لطف کو اہل باطن سے پوچھئے اس کی قدر تو وہی جانتے ہیں۔

زیارت حرمین شریفین

حضور سرکار سرکاراں سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے پھر دوسری بار فریضۂ حج ادا کیا۔ کچھ دن وہاں قیام کیا زیارت گنبد خضریٰ کے عشق نے اس قدر بے چین کیا کہ اسی وقت روانہ ہوئے کیونکہ دربار رسالت سے باطنی نعمتوں سے مستفید ہونے کا وقت آگیا تھا۔ اسلئے آپ وہاں سے روانہ ہوئے۔

پھر مدار العالمین رحمۃ اللعالمین کی بارگاہ میں

بعد طئے منازل کے جب مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ

مقدس ومنور پر حاضر ہوئے تو مزار شریف سے آواز آئی ۔السلام علیکم یاابن اھلا وسھلا مرحبا۔ آپ نے مزار پرانوار کو بوسہ دیا۔اس سے آنکھیں ملیں اور ساتھ مرتبے روضہ اقدس کے گرد طواف کیا اور درود خوانی میں مصروف رہے۔اور بائیں بیٹھ کر مراقب ہو گئے بہت دیر تک مراقبہ کیا۔اسی رات میں عالم رؤیا میں یعنی خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکار مدار پاک کو بیعت کرلیا۔اسی کو روحانی بیعت یااویسی طریقہ کی بیعت کہتے ہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر الخدمت حضرت امام الاولیاء وسیدنا شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے ارشاد یہ جوان صالح تمہاری اولاد سے ہے سعید ازلی ولی ہے اور مقبول بارگاہ لم یزلی ہوگا۔تو حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے حسب الارشاد حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام علوم اسرار باطنی سے مملو فرمایا۔

سید بدیع الدین کا کاظمین تشریف لانا

مدینہ منورہ میں چندروز قیام کرنے کے بعد حضرت مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاظمین شریفین کو روانہ ہو گئے وہاں پہونچ کر وہاں کے بزرگوں مثلاً امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ، حضرت امام محمد تقی رضی اللہ عنہ، اور حضرت علی تقی اور حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقدس مزارات کی زیارت سے سرفرازی حاصل کی یہاں بھی آپ چندروز مقیم رہے اس کے بعد آپ بغداد شریف تشریف لے گئے جس زمانے میں آپ وارد بغداد شریف ہوئے یہ زمانہ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ

عنہٗ کا زمانہ تھا بغداد شریف میں جب حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کی ولایت وکرامت وتصرفات روحانی کا شہرہ ہوا تو بکثرت خلقت آپ کی دعاؤں کی برکت سے فیضیاب ہونے کے واسطے آپ کی طرف رجوع ہوئی اور آپ کے روحانی تصرفات سے مستفیض ہوئے ہزاروں ناشاد دل اور بامراد ودلشاد ہوئے۔

بغداد شریف تشریف لیجانا اور غوث الاعظم کے جلال کو جمال میں بدلنا

یہ واقعہ ۵۰۵ھ کا ہے بغداد شریف میں حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار سے دو واقعات رونما ہوئے پہلا تو یہ کہ آپ نے بغداد شریف پہونچ کر قیام فرمایا وہاں اس وقت حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا زمانہ تھا اور اس وقت آپ اسمائے جلالیہ کے ذکر میں مستغرق تھے آپ حال وماحول اور کیفیت پر جلال وجبروت ربانی کا ظہور تھا۔ یہ عالم تھا کہ آپ کی نگاہ مبارک جس طرف اُٹھ جاتی تھی تو اُڑتے ہوئے طائر جل بھن کا راکھ ہو جاتے تھے حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے ان کی کیفیت ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا اے اخی ہمکو اور آپ کو اپنے جدامجد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنی چاہئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر طائف میں کفار پتھر برساتے تھے جس سے آپ کا جسم اطہر شدید ترین مجروح ہوگیا تھا لیکن آپ برابر اہل طائف کے لئے دعا فرماتے رہے اور آپ تو ان کی نسل سے ہیں۔ رحمۃ اللعالمین کا خون

ہماری اور تمہاری رگوں میں دوڑ رہا ہے اس نسبت کا تقاضہ یہ بھی ہے کہ ہمارے پاس اور ہم سے متعلق جو بھی اللہ کی مخلوق ہو وہ امن وعافیت کے ساتھ ہے ان الفاظ میں وہ اعجاز واثر تھا کہ حضرت غوث صمدانی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اسمائے جلالیہ کا اظہار موقوف ہو گیا اور آپ مقام جلالیہ سے منزل اخلاق محمد اور کیفیات جمالی کی طرف متوجہ ہو گئے اس وقت حضرت غوث الاعظم کا عالم شباب (عمر ۳۵) سال کا زمانہ تھا اور فرد الافراد قطب الاقطاب شہنشاہ ولایت مدار العالمین سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار کی عمر شریف دو سو تریسٹھ ۲۶۳ برس تھی۔

بی بی نصیبہ ہمشیرہ غوث پاک کا اولاد کیلئے دعا کی درخواست کرنا

حضرت قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شہرہ جب چار سمت پھیلا تو حضرت غوث پاک محبوب صمدانی رضی اللہ عنہ نے اپنی ہمشیرہ صاحبہ نصیبہ رحمۃ اللہ علیہا سے فرمایا کہ ابھی تک تمہارے کوئی اولاد نہیں ہے اسکے واسطے تم بھی سرکار قطب المدار کی خدمت میں جا کر اولاد کے واسطے دعا کرنے کی التجاء کرو۔ ممکن ہے کہ اللہ پاک ان کی دعا سے تمکو فرزند عطا فرمائے اور تم سے لاولدی کا داغ چھوٹ جائے اس مشورہ پر عمل کرتے ہوئے حضرت بی بی نصیبہ حضرت قطب المدار کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ حضرت میرے اولاد نہیں ہے آپ اللہ کے برگزیدہ اور مقبول ولی ہیں آپ میرے واسطے اللہ پاک سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور آپ کی دعا سے مجھ کو صاحب اولاد سے میری گود بھر دے جس کا میں مدت سے آرزومند ہوں۔ حضرت قطب المدار نے حضرت بی بی نصیبہ کی

درد بھری آواز سن کر ارشاد فرمایا کہ صاحبزادی تم ایک بیٹے کی خواہش مند ہو اور میں تمہارے لئے دو بیٹوں کی دعا کروں گا مگر شرط یہ ہے کہ اپنا پہلا بیٹا مجھ کو دے دینا۔ حضرت بی بی نصیبہ نے بڑے بیٹے کے دینے کا اقرار کر لیا حضرت قطب المدار اللہ پاک کی طرف رجوع ہوئے اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر دعا فرمانے لگے آپ کی دعا بارگاہ الٰہی میں مستجاب ہوئی اور آپ کے گوش مبارک میں غیب سے آواز آئی کہ ہم نے تمہاری دعا قبول کی تمہاری دعا کے مطابق ہم اس کو دو فرزند عطا فرمائے گے آپ نے یہ خوش خبری حضرت بی بی نصیبہ کو سنائی اس بشارت کو سن کر وہ شاد و فرحاں اپنے گھر واپس آئیں اس واقعہ کے بعد سرکار مدار پاک قریب کے ایک درہَ کوہ یعنی پہاڑ کے غار میں جا کر مقیم ہو گئے اور بارہ سال تک اس غار میں یاد الٰہی میں مشغول رہے پھر غار سے نکل کر کاظمین شریفین تشریف لے گئے وہاں کچھ دن رہنے کے بعد آپ دوبارہ بغداد شریف تشریف لائے۔ اس عرصہ میں حضرت بی بی نصیبہ کو حسب دعا حضرت مدار العالمین کے دو بیٹے پیدا ہو کر چلنے پھرنے والے ہو گئے حضرت بی بی نصیبہ کو چند بیہودہ اور نالائق عورتوں نے بدعہدی پر آمادہ کر دیا چنانچہ حضرت بی بی نصیبہ نے حضرت قطب المدار کی خدمت میں آئی اور کہا وہ بیٹا جس کو میں نے آپ کو دینے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ لڑکا قضائے الٰہی سے انتقال کر گیا۔ امید ہے آپ میری اس مجبوری کو نظر فرما کر معاف فرمائیں گے اسکے جواب میں حضرت قطب المدار نے ارشاد فرمایا کہ تمکو تمہاری زبان مبارک ہو تم جیسا کہتی ہو ایسا ہی سہی آپکے اس ارشاد کا یہ اثر ہوا کہ حضرت بی بی نصیبہ کا بڑا بیٹا چھت سے گر کر انتقال کر گیا۔

انتقال کے بعد پھر سے زندہ ہوئے جانمن جنتی

حضرت بی بی نصیبہ نے جب انتقال کی خبر سنی تو مکان پر آئیں اور بیٹے کی لاش کو لیکر مدار العالمین کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئیں اور اپنی خطائے بدعہدی کی معافی چاہی بیٹے کی التجا پھر سے زندہ ہوجانے کی حضور سرکار مدار العالمین آخر تھے تو رحمۃ اللعالمین کے خاندان کے ہی ایک چشم وچراغ جو اپنے دشمنوں کی بھی خطائیں معاف کیا کرتے تھے آپ نے حضرت بی بی نصیبہ کی دردبھری اور محبت و قلق میں ڈوبی ہوئی التجا قبول فرمائی اور سرکار قطب المدار نے آپ کے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا اُٹھو جانمن جنتی است یعنی آپ نے فرمایا اُٹھو اے میری جان تو اپنے نور العین کو حضرت سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں ہمیشہ کے واسطے پیش کردیا آپ ہمیشہ اس فرزند کو جانمن جنتی کے لقب سے یاد فرماتے رہے۔ (گلستان مدار)

سرکار قطب المدار کا کابل کا سفر

سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ براہ افغانستان آپ معہ اپنے ساتھی اور مریدوں اور معتقدوں کے افغانستان کے پایہ تخت شہر کابل میں ایک مناسب جگہ پر قیام فرمایا آپ نے اپنے خدام کو کنوئیں سے پانی لانے کا حکم دیا اور وہ پانی لانے کے واسطے جب کنوئیں پر گئے تو وہاں شرپسندوں نے خادم کو پانی لانے سے روکا پانی پینے نہیں دیا۔ خدام نے واپس آکر یہ واقعہ بیان کیا آپ نے جلال میں آکر ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور کنوئیں سے کہو کہ حضرت

ساقئ کوثر علی کرم اللہ وجہہ کے پوتے بدیع الدین نے تھوڑا سا پانی مانگا ہے حسب الحکم آپ کے خدام دوبارہ معہ پانی کے برتنوں کے کنوئیں کے پاس گئے اور جو کچھ آپ نے فرمایا تھا وہ کنوئیں سے کہا۔

سید بدیع الدین کی کرامت نام سنتے ہی پانی کنوئیں سے باہر آگیا

کنوئیں نے جس وقت نام نامی اسم گرامی آپ کا سنا اس قدر جوش میں آیا کہ پانی اوپر آکر چاروں طرف بہنے لگا اور ایک طوفانی شکل اختیار کرلی۔ جب آپکے خدام نے اپنے برتنوں میں پانی بھرلیا تو کنوئیں کا جوش وخروش کم ہوگیا اور پانی پھر سے اپنے ٹھکانے پر پہونچ گیا۔ جب پانی بھرنے والوں نے اور روکنے والوں نے یہ کرامت دیکھی تو وہ سب قدموں پر آکر گر پڑے اور اپنے قصور کی معافی چاہی آپ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے تھے لہٰذا اسی رحمت وشفقت کے ساتھ ان کی خطا معاف فرمائی اور نہایت محبت و پیار سے پیش آئے۔

جب آپ کی اس کرامت کا شہرہ شہر کابل کے گھر گھر میں ہوگیا تو ایک شخص اپنی ایک نابینا لڑکی کو لیکر حاضر ہوا اور خدمت سراپا کرامت وبرکت میں التجا پیش کی کہ یا حضرت میری بہت سی اولادوں میں صرف یہ ایک لڑکی زندہ رہی وہ بھی بدقسمتی سے اندھی ہوگئی میں ہمیشہ اس کی حالت سے رنجیدہ رہتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ اسکی زندگی کیسے گذرے گی اگر اسکی شادی کرنا چاہتا ہوں تو اس کو کوئی قبول نہیں کرتا میں اس غم میں گھلا جاتا ہوں کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ نہیں معلوم کس وقت میری آنکھیں

بنداور ہمیشہ کیلئے میری سانس رک جائے تو اس کا کوئی خبر گیری کرنے والا
کوئی نہیں ہے اس لئے بارگاہ قطب المدار حاضر ہوا ہوں گذارش ہے یہ
کہ آپ اپنے مولائے کریم ورحیم سے اسکے واسطے دعا فرمائیں کہ اسکی
آنکھیں روشن ہو جائیں آپ نے سائل کی دردبھری داستان سن کر فوراً اللہ
پاک سے لڑکی کے بینا ہونے کی دعا فرمائی ادھر آپکی زبان مبارک سے
دعا نکلی ادھر قبولیت نے اسکا استقبال کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے لڑکی کی
آنکھیں روشن ہوگئیں اسکے بعد آپ نے اور سائل نے خدا کا شکر ادا کیا
سائل قدم بوس ہو کر خوش وخرم اپنے گھر گیا حضرت سرکار قطب المدار شہر
کابل جلال آباد قندھار اور افغانستان کے تمام شہروں ، گاؤں اور قصبوں
میں پھر کر دین متین کی اچھی تبلیغ کی لوگ جوق در جوق بسر چشم آتے اور آپکے
دائرے سلسلے میں منسلک ہوتے اور حضرت سے روحانی فیض پاتے آپ
جلال آباد سے پیشاور، ملتان، لاہور، کراچی، سندھ ہر جگہ آپ تبلیغ اسلام
کرتے اپنے وعظوں سے لوگوں کے قلوب گرما دیتے تھے دلوں کے
زنگ صاف کر کے بارگاہ اللہ رب العالمین میں سر بہ سجود کرا دیتے تھے جہاں
جہاں بھی آپ قیام فرماتے اس مقام پر انوار و برکات کا ایسا منبع ظاہر ہوتا
کہ لوگ اس مقام پر آپکے نام کا چلہ قائم کر دیتے تھے ان مقاموں سے
ابھی تک آپ کے انوار و برکات کا ظہور ہوتا ہے پھر آپ سندھ حیدر آباد
کوٹہ منٹگمری سے لاہور، پنجاب سے کشمیر وجموں وشری نگر، راجستھان
احمد آباد، بہار، بڑودہ، جبلپور، کانپور، بھڑونچ، آسام، کلکتہ ، مدراس، کراچی
اور بمبئی کے علاقہ میں اعلائے کلمۃ الحق کرتے رہے ان علاقوں میں آپ

9759123921

سے بہت سی کرامتیں ظہور میں آئیں، جن کا ذکر اکثر مؤلفین نے قلم بند کیا ہے اسی طرح آپ سات مرتبہ ہندوستان سے حج کے ارادے سے حجاز تشریف لے گئے اور مختلف راستوں سے تبلیغ اسلام کرتے ہوئے ہندوستان واپس آئے۔

سرکار مدار پاک کی کرامت یروشلم میں

سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی مبارک کو اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو آپ کا قیام و قعود رفتار و گفتار ہر چیز میں کرامت نظر آتی ہے آپ کی بے شمار کرامتوں میں سے یہ بھی عجیب وغریب کرامت ہے جو صرف کرامت نہیں بلکہ ہم گناہ گاروں کیلئے درس عبرت ہیں آپ جب یروشلم پہونچے تو وہاں ایک عرصہ طویل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ملبوس موجود تھا اور اسکو پہننے کیلئے ہزاوں پادریوں نے سعئ بلیغ کئے باوجود کامیابی کہ موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا تھا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے گھر کا ایک چشم چراغ جنہیں دنیا زندہ شاہ مدار کہا کرتی ہے تمام پادریوں کو اکٹھا کر کے عہد و میثاق کرائے کہ اگر یہ ملبوس شریف کو میں اگر زیب تن کر لیا تو تم سب لوگ ایمان کی دولت سے مشرف ہوگے تب سبھی نے اقرار کئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وہ لباس جس میں جلال با کمال عیسیٰ علیہ السلام موجود تھا حضرت زندہ شاہ مدار سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زیب تن فرما کر حقانیت کو واضع فرمادیا پھر وہ ملبوس شریف کو جب پادریوں نے پہنا تو کچھ بھی نقصان نہیں پہونچا کیونکہ حضرت مدار پاک زیب تن فرما کر جلال کو جمال سے تبدیل فرما چکے تھے لہٰذا اس

کرامت کو دیکھ کر تمام کہ تمام مشرف بایمان ہوئے جب نبی کے گھر کے ایک چشم چراغ میں اتنی طاقت وقوت اور اتنا اختیار ہے پھر سید المرسلین کے اختیارات کا عالم کیا ہوگا اللہ اعلم بالصواب۔

کالپی میں مدار پاک کا قیام اور سراج الدین سوختہ کا تذکرہ

سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اہل حوائج کی حاجت کو پورا فرماتے ہوئے کالپی میں رونق افروز ہوئے اور یہ مشہور ہوا کہ ایک تخت ہوا سے اترا ہے اور اہل حوائج کی حاجتیں بر آئی ہیں تو لوگ آپکے حضور میں دور سے اس وقت وہاں کا حاکم قادر شاہ بن شاہ محمود کہ بنائز فیروز شاہ دہلوی سے تھا اور شیخ سراج الدین سے اسکو نہایت عقیدت تھی اور بسبب اسی اتباع کے اور تمام متعلقین بھی شیخ مذکور کے معتقد ہو رہے تھے اور شیخ کی عزت وافتخار کالپی کے گرد نواح میں ہر شخص کے دل میں سما رہا تھا اور بباعث رعب شیخ موصوف کے کوئی بھی لب نہ ہلا سکتا تھا جبکہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار نے وہاں ایک حجرہ میں قیام فرمایا تھوڑے عرصہ میں آپکی فیاضی وکرم بخشی کا حال لوگوں پر ظاہر ہوا اور خرق عادات کا شہرہ عالم گیر ہوا قادر شاہ کو بھی حضرت کے ساتھ عقیدت کے خیال پیدا ہونے لگے شیخ سراج قادر شاہ مذکور کو اس خیال سے روکا اور اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر بادشاہ مدار صاحب کے دربار میں جانا اختیار کرے گا تو ضروری ہے کہ میری جانب سے بادشاہ کا عقیدہ کم ہو جائے گا اور وہ لطف جو میرے ساتھ ملحوظ ہیں کم ہو جائیں گے پھر میری دلجوئی اس سے نہ بن

آئے گی ہاں خیال حاضر ہونے سے باز رکھتے تھے یا کوئی دیگر وجہ ہوگی بہر
کیف کوئی وجہ ہو قادر شاہ کو وہاں جانے سے روکتے رہتے تھے العلم عند اللہ
لیکن بادشاہ ہر وقت اسی خیال میں رہتا تھا کہ کسی طور سے کوئی موقع ہاتھ
آئے اور اپنے آپ کو حضرت قطب المدار کے حضور میں پہونچائے
چنانچہ ایک روز موقع پا کر دوپہر کے وقت حاضر ہوا اس وقت حجرہ شریف
کا دروازہ پر عماد الملک بادشاہ قوم اجنہ مامور تھا اس نے قادر شاہ کو اندر
جانے سے منع کیا اور کہا کہ اس وقت آفتاب جلال پر ہے اور زوال کا وقت ہے
ایسے وقت پر مجھ کو اندر جانے دینے کی اجازت نہیں ہے اور ایسی حالت
میں ایسے جناب میں کوئی نہیں جاتا ہے کہ تو ہی جانا چاہتا ہے تو لوٹ جا
بادشاہ نے اسکے کہنے کو نہ مانا گھوڑا بڑھا کر دیوار حجرہ تک پہونچ گیا حجرہ
کی دیوار زیادہ بلند ہوگئی فرساہی نے اور بھڑکایا اور کرشان کے دل میں
خیال گذرا اس وقت فیل دکھنی کو طلب فرمایا کہ وہ بہت بڑا قد آور تھا چنانچہ
اس پر سوار دیوار حجرہ کی اور زیادہ بلند ہوگئی مجبور ہو کر واپس ہوا مگر فوراً اس
کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں اتنا جلیل القدر بادشاہ ہو کر باوجودیکہ
ہاتھی دکھنی پر سوار ہوا اور زیارت سے مشرف نہ سکا بڑی شرم کی بات ہے
اور میرا خالی لوٹنا لوگوں کے دل میں مجھ کو حقیر اور ذلیل کر دیگا اور شان
بادشاہی کی ننگ ہوگی اس خیال سے برہم ہو گیا اور
حضور کے قیام کا اپنی دارالحکومت میں روادار نہ ہوا فوراً حکم دیا کہ میرے
دائرہ حکومت میں آپ قیام نہ فرمائیں اور یہ نہ سمجھا کہ یہ وہ جناب ہے کہ
جہاں ملائکہ حاضری کو ترستے ہیں بھلا ایسے شخصوں کی قدر و منزلت کیسے

خیال میں آسکتی ہے اور تعظیم و تکریم کون کرتا ہے یہاں سب یکساں ہیں غرض
کہ پریشان ہوکر اپنے مکان کو واپس چلا گیا سرکار مدار پاک نے دریائے
جمن عبور فرما کر قیام کیا اسی عرصہ میں قادر شاہ کا تمام جسم پرآبلہ
ہوگیا حکمائے حاذق اور اطباء فائق اس کے علاج میں سرگرداں اور
پریشان تھے مگر کچھ بھی فائدہ نہ ہوتا تھا اور زیادتی مرض کی ساعت بہ
ساعت ترقی پذیر ہوتی تھی ناچار شیخ نے انجام کا خیال نہ کیا اور نتیجے سے
بے خبر رہا پہلے اپنا کرتہ پہنایا اور بعض روایات میں ہے کہ زبان سے
آبلوں کو چاٹنا شروع کیا جسم سے آبلے جاتے رہے مگر ایک آبلہ ناف
پر باقی رہا اس واسطے شیخ نے کہا یہ زخم کاری قہر الٰہی کا ہے اس کا علاج ممکن
نہیں ہے حضرت قطب المدار کو امداد شیخ کا حال منکشف ہوا آپ کی زبان
فیض ترجمان پر گذرا کہ سراج چرانسوخت جس وقت آپ نے یہ جملہ
ارشاد فرمایا اس وقت سے شیخ کا حال دگرگوں ہونے لگا اور تمام جسم میں
شوزش اور جلن پیدا ہوگئی۔ چنانچہ تمام کام شیخ کا ہوا اور اسی اثناء میں شیخ
نے وصیت فرمائی کہ بلا غسل کہ میری نعش و دفن کیجیو غرض کہ اسی کرب والم
میں مبتلا ہوکر آپکو قادر شاہ پر فدا کردیا جو لوگ کہ تجہیز و تکفین کے مہتمم تھے
انکو شیخ کی طبیعت کا حال اور منشاء دلی معلوم نہ تھا۔ اس وجہ سے ایسی وصیت
کو خلاف شرع تصور کر کے باہم گفتگو کرتے تھے اسی درمیان میں کسی کسی
شخص نے اپنی نظر کو باریک کر کے اور اپنی عقل سے غور فرما کر شیخ کی
انگشت خنصر پر جو پانی ڈالا فوراً وہ مثل پانی ہوکر بہہ گئے اس وقت میں
وصیت شیخ سوختہ علی الاعلان ظاہر ہوئی اور وصیت شیخ پر عمل کر کے بلا غسل

دفن کیا اس زمانہ سے بلقب سوختہ مشہور ہوئے اس جگہ ہمیں یہ لکھنا بھی
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض حضرات جو یہ فرماتے ہیں کہ سلسلہ مداریہ
سوخت ہوگیا ہے اس سلسلہ کے فقیر مرتبۂ کمال کو نہیں پہونچتے ہیں تو اس
میں یہ بھی ثابت کردیا ہے کہ آپکے سلسلہ کے فقیر اکثر قطب ابدال اوتاد
وغیرہ گذرے ہیں اکثر لوگوں کا قول ہے کہ آپ کا سلسلہ نہیں بلکہ سراج
الدین کا سلسلہ سوخت ہوا ہے اور یہ سب آتش قہرالٰہی سے تھا چونکہ یہ
نص صریح سے ثابت ہے کہ دشمن اہل اللہ صریح دشمن خدا ہوتا ہے بس
سراج الدین سوختہ کو یہ ثمرہ محبت قادر شاہ کا ملا کہ قادر شاہ پر پروانہ وار
نثار ہوگئے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال سومگر اس موقع پر ہم سید علی نقی مولوی کے
رسالے سے اس مسئلہ کی نسبت کچھ لکھنا چاہتے ہیں چونکہ تمام مورخین کا
یہی دستور چلا آیا ہے کہ ہمیشہ تحقیق پر نظر رہی ہے چوں درینولا اکثر بوجہ
لاعلمی انکار سلسلہ شریفہ مداریہ می نمایند و می گویند کہ سلسلہ مدار سوخت گشتہ
است و بعد از حضرت شاہ بدیع الدین قدس سرہ کسے صاحب ارشاد نستہ
وحضرت شاہ مدار قدس سرہ کسی را خلیفہ نگرفت چوکہ اکثر کتب ذکر خلفاء
حضرت قطب المدار قدس سرہ ظاہر و ہویدا است کہ حضرت شاہ مدار قدس
سرہ بعد سیاحت بسیار در موضع مکن پوری و نہ سال بہ سر پر ارشاد و تلقین جلوہ
افروز ماند و خلفاء بہر جا مامور و مختار ساخت تا کہ طریقہ رشد و ارشاد جاری
نمایند چنانچہ در اکثر خلفاء طریقہ جاری شد حضرت شاہ حبیب اللہ قنوجی
قدس سرہ کہ از اکابر اولیاء وقت خود بود کہ در کتاب مناقب الاولیاء چناں می
نویسد کہ حضرت شاہ کونین بدیع الدین مدار قدس سرہ بعد سیر و سفر بسیاری و نہ

سال در موضع مکن پورا قامت نمود و خلفا را جا بجا نقل فرمودند واسامی خلفاء ایشان نیز نوشتہ است دراین مختصر ابرادمی نماید وآن اینست کہ قاضی مطہر کہ مزارش درقصبہ ماوراست وحضرت قاضی محمود کہ مزارش درکنتور است وپسرش میٹھے مدار وحضرت شیخ سیلکی عاشق شاہ وحضرت لعل دیوانہ و برق دیوانہ وحضرت سید احمد بادیا و حضرت شاہ سدھن گجراتی وحضرت شیخ بیکھا کہ مزارش درقنوج بقلعہ واقع است وحضرت شیخ بیت اللہ وشاہ شہاب الدین پرکالہ آتش وحضرت سید جمال الدین جانمن جنتی کہ مزارش درہلسہ واقع است وحضرت خواجہ ارغون وحضرت خواجہ فنصور وحضرت خواجہ طیفور کہ مزارات بمکن پورواقع است وحضرت شمس الدین عرب و حضرت رکن الدین حسن عرب مزارش بگو جے پورو متصل دھرم سالہ بفاصلہ یک کوس ازمکن پور جانب ایشاں واقع است ودر ثمراۃ القدس آوردہ کہ چوں سید بدیع الدین قطب المدار در بغداد تشریف فرما شدند واز غوث صمدانی حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملاقی شدند حضرت محمد جمال الدین وسید احمد ہمشیر زادگان حوالہ شاہ مدار کردند کہ ایں مردماں ازشما بہرہ مند خواہد بود ومیر رکن الدین حسن عرب ومیر شمس الدین حسن عرب مذکور برادر زادگان حضرت غوث پاک خلفائے حضرت سید بدیع الدین قطب المدار ہستند اور صاحب کتاب تذکرۃ الفقراء مطبوعہ جیون پرکاش دہلی صفحہ ۴۲ تا ۴۴ رقمطراز ہیں کہ لکھتے ہیں کہ خانوادۂ طیفوریہ سے کئی گروہ جارہ ہوئے اول گروہ طبقاتیہ حضرت شمس العارفین حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار سے جاری ہوا کہ خلیفہ حضرت طیفور

شامی کے تھے جو اعظم اولیاء ہندوستان سے ہیں غرائب احوال وعجائب اطوار و کرامات بلند مقامات رکھتے تھے چنانچہ از روئے کتب صحیحہ اخبار الاخیار و معارج الولایت وتذکرۃ الصالحین ومناقب الاصفیا وغیرہ سے ثبوت ہے کہ حضرت مقام صمدیت پر فائز تھے اور کچھ نہ کھایا اور لباس کہ اس وقت زیب بدن تھا اس عرصہ تک میلا نہ ہوا اور نہ شکستہ ہوا اور حال روئے مبارک کا یہ تھا کہ جسکی نظر روئے مبارک پر پڑتی تھی سجدہ کن ہوتا تھا اس وجہ سے آپ کے چہرہ مبارک پر ہر وقت سات نقاب پڑے رہتے تھے صاحب معارج الولایت کشف النعمات سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت شاہ مدار کو خرقۂ خلافت شیخ عبداللہ مکی سے پہونچا تھا اور ان کو شیخ ابو الحارث مقدسی سے اور ان کو شیخ طیفور شامی سے کہ مرید اور مصاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شیخ طیفور سے ارشاد فرمایا تھا کہ تم درمیان کوہستان کے ایک غار میں پناہ رہو جب وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر آخرالزماں پیدا ہوں اس وقت تم ان سے بیعت کرنا۔ انہوں نے ویسا ہی کیا اور لکھا ہے کہ حضرت قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اُویسی تھے یعنی روحانی طور پر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت پائی تھی۔

سراج الدین بلقب سوختہ مشہور

اب ہم پھر اپنے اصل مطلب کی طرف شائقین کی توجہ مبذول کرتے ہیں یعنی ابھی تک جو کچھ ہم لکھ آئے ہیں کہ اس زمانہ سے شیخ سراج بلقب سوختہ مشہور ہوئے اور سلطنت قادرشاہ میں تزلزل آگیا والی جونپور نے ارادہ کیا کہ کالپی کو تسخیر کروں چنانچہ اسی ارادہ سے لشکر لے کر کالپی کی سمت روانہ ہوئے اور نیز بادشاہ ہوشنگ نے مالوہ سے بغرض تسخیر کالپی فوج کشی کی الغرض ہوشنگ پھر وہاں کا حکمراں ہوا اور سکہ اور خطبہ اس نے اپنے نام کا جاری کیا یہ خبر والی جونپور سن کر ارادہ سے واپس گیا قادرشاہ کا خانمان تباہ و برباد ہو گیا اسی طرح یہ واقعہ تاریخ ہند میں مندرج ہے جو لوگ کے بارگاہ صمدیت کے مقبول بندوں کے ساتھ اور درگاہ احدیت کے خاصوں کے ساتھ گستاخی کرتے انکا یہی انجام ہوتا ہے۔

پروانہ ازان سوخت کہ با شمع در افتاد
با سوختگان یہ کہ در افتاد بر افتاد (سید المدار)

(حدیث قدسی) من عادلی ولیا فقد اذنتہ بالحرب
یعنی اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہے کہ جس نے میرے ولیوں سے سوئے ظن رکھا یا دشمنی رکھی تو وہ مجھ سے جنگ کے لئے تیار ہو جائے۔

تاب کس کو کہ دیکھے تیرا رُخ۔ کون سورج سے آنکھیں ملائے

ذکر میر سید صدر جہاں رحمۃ اللہ علیہ

میر سید صدر جہاں کے دادا چنگیز خانی دور میں ترمذ سے دہلی آئے تھے
چونکہ دارالسلام بغداد جہاں خاندان بنی ہاشم کی خلافت تھی تمام شرفاء کے
قیام کا مرکز وہی تھا اور نواح بغداد اور ممالک قرب جوار میں اکثر سادات
مقیم تھے اور خلافت کی طرف سادات کے ماہانہ وظیفے مقرر تھے جب
خلافت کو چنگیز خان نے برباد کیا ہے تمام سادات مختلف ممالک میں جا کر
آباد ہو گئے کاکوری شریف میں تکیہ شریف کے علوی بھی اسی زمانہ میں
ہندوستان آئے تھے۔ واقعی سادات بنی عباس کی خلافت تمام شرفاء کے
لئے دارالامن تھی۔ ان کے یہاں تمام بنی ہاشم کو وظائف ملتے رہتے تھے
نام اللہ کا اس سلطنت کے جانے سے تمام مسلمان پریشان ہو گئے میر سید
صدر جہاں کے والد بڑے عالم تھے انھوں نے جونپور میں آ کر قیام کیا اور
سلطان ابراہیم کی تعلیم ان کے متعلق ہوئی جب سلطان ابراہیم شرقی
بر سر حکومت ہوئے تو میر صدر جہاں جو ہر طرح سے علمی قابلیت رکھتے تھے
انکو منصب وزارت پر سرفراز فرمایا میر صدر جہاں کو علم باطن کا شرف دامن
گیر ہوا یہ حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور بیعت کی درخواست پیش کی آپ نے فرمایا تمہارا
حصہ ہمارے یہاں نہیں ہے عنقریب ایک زبردست بزرگ ہندستان میں
تشریف لائیں گے اور میں مامور ہوں کہ ان کو عرب سے ہندوستان لاؤں
ان سے تم بیعت کرنا حضرت سید جہانگیر سمنانی تو یہ فرما کر حج کو تشریف
لے گئے یہ واقعہ ۷۷۷ھ کا ہے اور بارہ سال بعد روم سے حضرت سید بدیع

الدین کے ہمراہ حضرت سید میر اشرف جہانگیر سمنانی تشریف لائے تو سید
میر صدر جہاں کو یہ اطلاع کی کہ حضرت قطب المدار صاحب قبلہ کالپی میں
رونق افروز ہیں تم جاؤ اور بیعت کرو۔ کالپی چونکہ قادر شاہ کی حکومت میں
تھا اور ابراہیم شرقی اور قادر شاہ میں ان بن تھی میر سید صدر جہاں ان کے
وزیر تھے یہ بوجہ امور سلطنت کے حاضر نہ ہو سکے اور ایک عریضہ حضرت
سرکار قطب المدار کی خدمت میں بتمنائے حصول قدم بوسی ارسال کیا اور یہ
بھی لکھا کہ اگر ارشاد مبارک ہو تو منصب وزارت کو ترک کر کے حاضر
خدمت ہو جاؤں حضرت قطب المدار نے جواب میں تحریر فرمایا کہ ہم کو
ہندوستان بھیجا گیا ہے تو جو لوگ ہم سے فیضیاب ہوں گے انکے نام بھی
بتائے گئے ہیں لہٰذا اس فہرست میں تمہارا نام بھی ہے تمکو ضرور ہمارا فیض
پہونچے گا تم بااطمینان تمام اپنی جگہ پر قائم رہو ہم خود آتے ہیں جب یہ
مژدۂ جانفزا سید صدر جہاں کو پہونچا تو اس قدر خوش کہ اسی وقت جو کچھ
نقد و جنس خزانہ میں تھا۔ فقراء کو تقسیم کر دیا خلاصہ یہ ہے کہ ایک لاکھ کا سرمایہ
خیرات کر دیا اللہ اکبر یہ تھے پچھلے لوگوں کے اخلاص اور یہ تھی خدا طلبی میں
کوشش اس زمانہ کو اور اس زمانے پر اگر قیاس کرتے ہیں تو زمین و آسمان
کا فرق نظر آتا ہے آج کل تو ہوا و ہوس کے بندے رہ گئے ہیں غرض میر
سید صدر جہاں اور سرکار مدار پاک کا خط و کتابت کا سلسلہ عرصہ تک جاری رہا

حضرت مدار العالمین کا جونپور میں تشریف لانا

حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کالپی سے ہدایات
اور حل المشکلات فرماتے ہوئے جونپور کی طرف روانہ ہوئے قاضی شہاب

الدین جو بہت حسین وجمیل اور لباس علم وفضل سے آراستہ تھے اور بفرط اشتیاق عرفان الٰہی تلاش مرشد میں گھر سے نکلے تھے قسمت سے راستہ میں حضرت سید مدار العالمین کی خدمت سراپا فیض وبرکت میں رسائی پاگئے اور آپکی نظر فیض اثر کے پڑنے سے علوم عرفان سے مالا مال ہوکر آپکے معتقدین میں شامل ہوگئے پھر مرید ہوکر حسب الارشاد ومرشد پاک ریاضیات وعبادات شاقہ میں مشغول ومصروف ہوگئے حضرت مدار پاک جب شہر جونپور کے قریب پہونچے تو بستی کے باہر قیام فرمایا آپ کے خدام میں سے ایک شخص کسی ضرورت سے جب شہر میں گیا تو وہاں کسی شہر کے رہنے والے سے لڑائی ہوگئی لڑائی کی انتہا یہ ہوئی کہ وہ شہری مرگیا جب خبر سلطان ابراہیم شرقی کو ہوئی تو اس نے آپ کے خادم کو گرفتار کرلیا اور واقعہ پوچھا تو خادم نے کہا کہ میں نے کسی آدمی کو نہیں مارا بلکہ درندہ جانور کو مارا ہے ازمائشاً جب لاش پر سے کپڑا ہٹایا گیا تو ظاہر ہوا کہ وہ لاش درندہ جانور کی ہے خادم درویش کی یہ کرامت دیکھ کر سب لوگ دنگ رہ گئے سلطان ابراہیم شرقی نے اس خادم کا نام وحال پوچھا تو اس نے اپنا نام اور حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کا حال اور تشریف لانا اور بستی کے باہر قیام فرمانا بیان کیا سلطان ابراہیم شرقی یہ معلوم کرکے خشوع وخضوع کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور شہر میں قیام فرمانے کی التجا کی آپ نے سلطان کی التجا قبول فرمائی اور شہر جونپور میں رونق افروز ہونے کے بعد آپ کی ولایت اور کرامات کا شہرہ ہوگیا اور آپ کی جائے قیام مرجع خاص وعام ہوگئی حاجت منداپنی مرادیں لاتے آپ کے فیض تصرفات سے بامراد ہوکر واپس

جاتے ان ہی ایام یعنی جونپور کے قیام میں حضرت سید صدر
جہاں عالی نسب والا اور جامع علوم صوری ومعنوی یعنی ظاہری وباطنی
تھے انتہائی حسن عقیدت سے آپ کی خدمت اقدس وبابرکت
میں حاضر ہوئے آپکے ساتھ اکابرین شہر حضرت قطب المدار کی خدمت
میں حاضری کی اجازت چاہی آپ حجرے کے اندر تشریف فرما تھے آپ
نے ارشاد فرمایا کہ حجرے کے اندر اتنی جگہ نہیں البتہ میر سید جہاں کو
اجازت ہے کہ وہ آئیں باقی صاحب توقف فرمائیں میں خود باہر آتا ہوں
میر صدر جہاں حاضر ہوئے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ عمدہ کھانوں اور
گوشت کی بو نے میرا دماغ پریشان کردیا لیکن دلی محبت ان سب ظلمات
پر غالب ہے کہ فرما کر نقاب چہرہ سے اُٹھایا میر صدر جہاں کی جوں ہی
نظر حضرت کے چہرے پر پڑی فوراً غلبہ محبت میں سرشار ہو کر گر پڑے
اور پیروں پر سر رکھ دیا حضرت نے پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ سید سر اُٹھاؤ
اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت کا پر تو ظاہر ہو رہا ہے رونے
لگے فرمایا کو خداوندی انوار وبرکات کے حامل ہونے کی قوت پیدا ہوگئی
اب تم باہر جاؤ لوگ منتظر ہوں گے باہر
نشست ٹھیک کردینا میں ابھی آتا ہوں جب حضرت مدار العالمین رضی اللہ
تعالیٰ عنہٗ اپنے مشاغل سے فارغ ہو کر باہر تشریف فرما ہوئے تو پہلے سے
آپ کے لئے زرّین کرسی بچھا رکھی تھی اگلے جلسے میں قالین تھے جس پر
اکابرین سلطنت و عمائدین شہر بیٹھے تھے پیچھے سفید چادریں شطرنجیاں
وغیرہ فرش کئے گئے تھے تقریباً ایک لاکھ آدمی جمع ہو گئے تھے جب حضرت
باہر تشریف لائے اور زرّین کرسی پر جلوہ افروز ہوئے اور مخلوق کے
دیکھنے کے لئے نقاب چہرے سے ہٹائے تو سب کے سب سجدے میں

گر پڑے آپ نے فوراً نقاب چہرہ پر ڈال لئے اور ایک حکایت بیان کی جس سے ہر شخص نے اپنے مطلب کا جواب پالیا اور سب کے سب معتقد اور فریفتہ ہوگئے اور بیعت کرلی اور میر سید صدر جہاں بھی داخلہ سلسلہ ہوئے جس روز انھوں نے بیعت کی ہے جو کچھ اپنے پاس تھا سب خیرات کردیا اور ارادہ کیا کہ بالکل ترک وتجرید میں زندگی بسر کریں گے حضرت نے فرمایا اور روکا بہت سی مخلوق تم سے مستفیض ہوتی ہے ان کو محروم نہ کرنا چاہئے فرمایا در کار بند پائے خدا باش تا خدائے تعالیٰ در کار تو باشد تمکو پسند دولت پر وہ ملے گا جو اوروں کو ترک وتجرید میں ملتا ہے غرض عرصہ تک جونپور میں حضرت مدارالعالمین کی خدمت میں حاضر رہے اسکے بعد حضرت مکن پور تشریف لے گئے تو یہ دستور رہا کہ ہر مہینہ میں ایک بار مکن پور میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ سرکار مدارالعالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے تین سال بعد آپ کا بھی وصال ہوگے۔ ۵/ جمادی الثانی ۸۴۱ھ میں ہوا

حضرت میر حسین معز بلخی کی بیعت

جب حضرت سرکار سرکاراں سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، شہر جونپور کو اپنی عرفان دولت سے مالا مال کرر ہے تھے آپ کی ولایت اور کرامتوں کا چرچہ ہر چہار دانگ عالم میں ہو رہا تھا ان ہی ایام میں میر حسین بلخی کی سچی محبت اور عقیدت نے صوبہ بہار سے یہاں کھینچ لایا۔ آپ حضرت کی بارگاہ میں حاضر خدمت ہوئے۔ درِ حجرہ بند پاکر زمرہ حاجت منداں میں شامل ہوکر بیٹھ گئے میر حسین معز بلخی کی سچی محبت وعقیدت نے کشش دکھائی ۔ حجرے کے اندر سے آواز آئی کہ حسین

اندر آجاؤ حاجت مندوں اس نام کے جو اور لوگ تھے۔ وہ اندر جانے لگے
توسب کوروک کہ ارشاد ہوا۔

حضرت محبوب یزدانی عارف ربانی مولانا شاہ سید محمد بہاء الدین شاہ علوی کو سلسلہ مداریہ

جب آپ کی عمر چار سال چھ
ماہ چار دن کی ہوئی تو موافق سنت آپ کی بسم اللہ خوانی ہوئی چھ سال کی عمر
میں آپ کی تعلیم خلیفہ روشن علی صاحب علوی سپرد ہوئی جو اپنے زمانہ کے
مشہور اساتذہ میں سے ہیں آپ کے والد ماجد حضرت شاہ امین اللہ
صاحب چونکہ ولی کامل تھے ساری عمر مجاھدہ اور ریاضت ہی میں گذاری تھی
آپ نے اپنے لڑکے بہاء الدین صاحب کی تعلیم حضرت خلیفہ روشن علی
صاحب کہ سپرد کردی آپ اُن سے تعلیم حاصل کرتے رہے عربی، فارسی،
اس دور میں زیادہ اہمیت رکھتے تھے اسلیئے آپ زیادہ فارسی میں استعداد
پیدا کرلی اور اللہ کی کتاب پنج گنج وغیرہ تک پڑھیں اب آپ کی عمر جب
گیارہ سال کی ہوئی تو آپ کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا اور آپ کی
سرپرستی نہ رہا آپ کے والد ماجد عجیب شان کے بزرگ تھے اور آپ
جہاں بھی تشریف لے جاتے تو لوگوں کا ہجوم ہو جاتا تھا اور آپکے بے شمار
مریدین تھے اور آپ کے جد امجد شاہ سید غلام غوث بھی بڑے پائے کے
ولی تھے الغرض آپ کے یہاں سلسلہ درویشی نسلاً بعد نسلاً چلا آرہا ہے
جب حضرت شاہ سید بہاء الدین ثانی علوی کی عمر دس گیارہ سال ہوگئی تو
آپ نے علم ظاہری کو ترک کردیا اور آپ کی توجہ علم باطنی کے طرف ہوئی
اور آپ اس قدر اللہ کی عبادت کی اور رات رات تسبیح وتہلیل اور نماز تہجد

گزار تھے اور ذکر و مراقبہ خود کیا کرتے تھے پھر آپ کو شوق پیدا ہوا کہ کسی بزرگ سے بیعت ہو جائیں لہٰذا آپ کے والد حضرت امین اللہ صاحب جو مرید تھے حضرت مولانا امام الدین صاحب کے تو آپ نے بھی انہیں سے بیعت کا ارادہ کیا پھر آپ شاہجہاں پور تشریف لے گئے اس وقت آپ کی ۱۸ رسال کی تھی پھر وہاں آپ مولانا امام الدین صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت کی درخواست کی اور آپ نہایت محبت سے بیعت کیا اور تین سال آپ انہیں کی خدمت میں علم باطنی حاصل کی پھر کچھ عرصہ گذرنے کے بعد اعلیٰ حضرت مولانا امام الدین صاحب دہلی جانے کا قصد کیا اور شاہ صاحب بھی ہمراہ تھے راستے میں بریلی میں کچھ قیام کا قصد کیا تو اس کثرت سے جو رعایت ہوئی کہ سینکڑوں آدمی داخل سلسلہ ہوئے المختصر حضرت مولانا امام الدین صاحب نے شاہ صاحب سے کہا کہ میں تمہیں عنقریب خلافت واجازت عطا کرونگا تو آپ نے عرض کیا کہ حضور میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تم نہیں جانتے انشاء اللہ تعالیٰ تمہیں ایسا مقام حاصل ہوگا کہ تمہاری وجہ سے نقشبندیہ سلسلہ اور علاوہ تمام سلسلے میں ڈنکا بج جائے گا پھر آپ نے شاہ صاحب کو ۲۷ رذی الحجہ کو خلافت عطا فرمائی الغرض دستار بندی ہوئی اور خاندان نقشبندیہ مجددیہ میں خصوصاً اور تمام سلاسل جس میں سلسلہ قادریہ چشتیہ سہروریہ اور سلسلہ مداریہ میں عموماً اجازت خلافت عطا فرمائی گئی پھر آپ تمام لوگوں کو اسلامی برکات سے مستفید فرمایا ہزارہا آدمی آپکے مرید ہوئے اور برابر ہوتے رہے آپ کے مریدوں پر عجیب عجیب حالات منکشف ہوتے تھے کسی پر چشتیہ اور کسی پر سہروردیہ اور کسی پر

مداریہ نسبتوں کا ظہور ہوتا رہتا تھا جیسی جسکی نسبت ہوتی ہے ویسی ہی نسبت کا ظہور ہوتا ہے حضرت بہاء الدین ثانی علوی جہاں اور سلاسل میں بیعت کرتے تھے مداریہ سلسلہ میں بھی فیض پہنچاتے تھے اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بار میں مکن پور شریف حضرت سید زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پہ حاضر ہوا اور مراقبہ کیا اور مجھے سرکار مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بہت عنایت فرمائی پھر آپ نے فرمایا مداریہ سلسلہ نقشبندیہ سلسلہ سے نسبت میں شابہ ہوتی ہے الغرض حضرت مولانا بہاء الدین ثانی علوی کو اور آپکے پیرومرشد حضرت مولانا امام الدین علیہ الرحمہ کو سلسلہ مداریہ سے اجازت وخلافت کا حق حاصل تھا اور آپ اپنا شجرہ مداریہ یوں بیاں فرماتے ہیں (سلسلہ مداریہ) حضرت مولانا سید محمد بہاء الدین علوی حضرت مولانا مولوی سید محمد عبداللہ شاہجہانپوری، حضرت مولانا سید غلام علی شاہ، حضرت مولانا سید حضرت سلطان الاولیاء شیخ سیف الدین، حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم فاروقی، حضرت امام ربانی محمد مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی، حضرت مولانا شیخ عبد الفاروقی حضرت مولانا شیخ رکن الدین، حضرت مولانا قطب عالم، شیخ عبد القدوس گنگوہی، حضرت مولانا شیخ درویش محمد، حضرت مولانا شاہ بڈھن بہرائچی حضرت مولانا شاہ محمد اجمل رحمۃ اللہ علیہ، حضرت قطب الاقطاب سید محمد بدیع الدین قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یہ شجرۂ مداریہ جو حضرت مولانا سید بہاء الدین علوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے آپ کو اور آپ پیرومرشد حضرت مولانا امام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ دونوں کو سلسہ مداریہ کی اجازت وخلافت کا حق حاصل ہیں بحولہ (مدار اعظم صفحہ ۱۸۶)

سلطان اولیاء حضرت سید قاضی مطہرؒ دامن قطب المدار میں

حضرت قاضی مطہر کلا شیر رحمۃ اللہ علیہ سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ
کے اجلہ خلفاء میں سے ہیں حضرت قاضی مطہر صاحب کا بھی واقعہ بڑا
عجیب غریب ہے جب آپ سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی
ولایت وکرامت اور آپ کا چرچہ سنا تو آپ نے اپنے دوسو طلبہ کو لے کر
سرکار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہٗ سے بحث ومباحثہ کے غرض سے آئے اول
وحدت الوجود کے متعلق چھیڑ چھاڑ کی اور ایک ہفتہ تک مباحثہ ہوتا رہا اور
جب آٹھواں روز ہوا تو سرکار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہٗ قاضی مطہر سے
ارشاد فرمایا کہ اے لڑکے میرا معبود ایک ہے پھر آپ نے اپنے چہرے
سے نقاب اٹھا دیا جس وقت قاضی مطہر کی نظر جمال قطب المدار پر پڑی تو
بیہوش ہو گئے اور تین روز تک بیہوش ہی رہے جب آپ کو ہوش آیا تو فوراً
قدم پاک پر گر پڑے اور معافی طلب کی سرکار قطب المدار نے انہیں اُٹھایا
اور بیعت کی پھر آپ کو اجازت وخلافت عطاء فرمائی قاضی مطہر کلا شیر اپنے
وقت کے بہت بڑے عالم تھے اور سرکار زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ
سے علم باطنی حاصل فرمایا سرکار مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے طفیل
علم باطنی میں وہ مقام ومرتبہ حاصل ہوا تھا کہ بہت کم لوگوں کو وہ مرتبہ حاصل
ہوتا ہے اور آپ ہی سے گروہ عاشقان جاری ہوا اور آپ کے خلفاء بھی
بہت ہوئے جو سلسلہ کا بہت کام کیا آپ کے جانشین اور خلیفہ قاضی حمید
ہیں قاضی حمید قاضی مطہر کے عم بزرگوار تھے جب یہ سرکار قطب المدار رضی
اللہ تعالیٰ عنہٗ کی خدمت میں بیعت ہونے آئے تو سرکار مدار العالمین رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قاضی مطہر کے پاس جاؤ تو انہوں نے عرض کیا وہ میرے بھتیجے ہیں مجھ سے ان کے سامنے مریدانہ آداب کیسے عمل میں آئیں گے تو سرکار زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر طلب صادق ہے تو ان باتوں کا خیال نہ ہونا چاہئے یہ تو عشق کی باتیں ہیں یہاں چھوٹے بڑے کا حساب نہیں ہوتا الغرض یہ قاضی مطہر صاحب کی خدمت میں آئے اور فیض حاصل کیا اور سلسلہ کو جاری کیا حضرت سید قاضی مطہر کلا شیر رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے خلیفہ ہوئے جیسے آپ کے خلیفہ قاضی حمید ہوئے اور ان کے خلیفہ شیخ عبدالغفور ہوئے جس کو صاحب اخبار الاخیار نے لکھا ہے کہ شیخ عبدالغفور بابا کپور کے نام سے مشہور تھے اور آپ کالپی کے رہنے والے تھے آپ علم باطن سیکھنے کے لئے بہت سفر کیا اور بہت مجاہدہ کیا آخر میں حضرت قاضی حمید مداری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تسکین ہوئی اور بیعت کی اور سلسلہ مداریہ میں داخل کیا آپ نے بہت سے سلسلہ کا کام کیا اور لوگ آپ سے مستفیض ہوتے رہے اور آخر میں آپ گوالیار میں تشریف لے گئے اور وہیں آپکا مزار ہے حضرت قاضی مطہر کے خلفاء جن کا ذکر کیا جاتا ہے اور جن کو دیگر سلاسل کے ساتھ نسبت مداری بھی حاصل ہے اور مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فیض حاصل کیا ہے اور ان کے خلفاؤں کا ذکر جن کو مداریہ سلسلہ حاصل تھا وہ یہ ہیں حضرت جانباز کلندر رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کو فیض مداری حاصل تھا اپنے مرشد حضرت شاہ عبدالسلام صاحب جونپوری سے ان کو شیخ الاسلام شیخ الاسلام عرف شاہ علی کلندر سے اور ان کو قطب الاقطاب شیخ محمد کلندرؒ سے اور ان کو اپنے والد بزرگوار قطب الدین سناول کلندر جونپوری سے اور ان

کوقطب الاقطاب حاجی حرمین شریفین حضرت حاجی بڈھن مداری سے ان کوحضرت شیخ ابوالفتح سرمت سے اوران کوحضرت شاہ قاضیؒ المعروف بہ قاضی منیر سے اوران کوحضرت عمدۃ العارفین سراج السالکین حضرت علامہ حسام الدین سلامتی رحمۃ اللہ علیہ سے اوران کوقطب الاقطاب غوث الافرادمخزن اسرار حضرت سید بدیع الدین قطب المدارزندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے (مدار اعظم صفحہ ۱۳۴)

شیخ طریقت حضرت سیدعبدالرحمان المعروف بہ حاجی ملنگؒ سلسلہ مداریہ کے عظیم بزرگ ہیں

شیخ طریقت رہبر شریعت حضرت سیدعبدالرحمان المعروف حضرت ملنگ بابا علیہ الرحمۃ والرضوان سلسلہ مداریہ کے عظیم بزرگوں میں سے ہیں ۱۰۰۱ھ میں یمن میں پیدا ہوئے اور ۱۰۴۰ھ میں ہندوستان تشریف لائے اور سلسلہ بدیعیہ مداریہ کے عظیم المرتبت بزرگ جن کی ولایت کا ڈنکا ہر طرف بجتا تھا لوگوں کو مدارالعالمین کا فیضان باٹتے تھے اور سلسلے میں داخل فرماتے ایسی شخصیت کا نام حضرت سیدنا شاہ قاسم منیری مداری علیہ الرحمہ ہیں آپ کی شہرت اور ولایت تقویٰ و پرہیزگاری کوسن کر باباحاجی ملنگ علیہ الرحمہ کوشوق ہوا کہ آپ کی ملاقات ہوجائے لہٰذا آپ ان سے ملاقات کے لئے آئے اور پھر آپ نے عرض کیا کہ سرکار مجھے بھی اپنے دست حق پرست بیعت پر فرمالیں توحضرت سیدنا شاہ قاسم منیری مداری علیہ الرحمہ نے حضرت سیدحاجی ملنگ بابا علیہ الرحمہ کومرید کیا اوراجازت وخلافت سے سرفراز فرمائے پھر کچھ دنوں تک اپنے پیرومرشد کی خدمت میں رہنے لگے کچھ دن گذرنے کے بعد مرشد کا حکم ہوا پھر آپ سیروسیاحت کرتے

ہوئے ممبئی کی سرزمین تشریف لے گئے اور مخلوق خدا کی رشد وہدایت فرماتے رہے اور اپنی تمام عمر عبادت وریاضت اور دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ فرماتے رہے اور سلسلہ مداریہ کا فیضان لوگوں تک تعیم کرتے رہے اور زندگی کے آخری سانس تک کام کرتے کرتے ۱۰۵۹ھ میں اپنے معبود حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون (ماخوذ از ماہنامہ سلسلہ)

حضرت شیخ محمد جہندہ بدایونی علیہ الرحمہ بھی سرکار مدار العالمین کا خلیفہ ہیں

کتاب بدایوں قدیم وجدید جس میں بدایوں شریف کی مختصر تاریخ اور اس کی نئی و پرانی عمارت ومزارات کا تذکرہ کیا ہے یہ کتاب ۱۹۲۰ء میں چھپ کہ منظر عام پر آئی اسی کتاب کی صفحہ ۸۲، پر لکھا ہے کہ حضرت شیخ محمد جہندہ علیہ الرحمہ جو سرکار قطب الاقطاب حضرت سیدنا بدیع الدین قطب المداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید وخلیفہ تھے اور آپ جہندہ نام سے اس لئے مشہور ہوگئے کہ جب آپ کو وجد آتا تھا تو آپ وجد کے حالت میں کودا کرتے اسی لئے آپ جہندہ نام سے مشہور ہوگئے بدایوں شریف میں متصل ایک تالاب چندوکھر میں ایک مقبرہ بطور گنبد کہ بنا ہے اس میں آپ کا مزار شریف ہے حضرت شیخ محمد جہندہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی کو خلفاء قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فہرست میں تذکرہ مشائخ عظام کے فاضل مصنف مولانا محمد عاصم اعظمی نے بھی تحریر کیا ہے آپ کے علاوہ شہزادۂ محدث اعظم سید حضرت علامہ سید محمد ہاشمی میاں صاحب اشرفی جیلانی کچھوچھوی نے بھی اپنی کتاب سعئ آخر میں لکھا ہے فضائل اہل بیعت اطہار نے بھی حضرت شیخ محمد جہندہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ باوقار شمار کیا ہے (تجلیات مداریت صفحہ ۱۰۶)

گروہ طالبان میں سے حضرت قاضی محمود کنتوری سرکار مدار العالمین رضی اللہ عنہ کا خلیفہ ہیں

حضرت قاضی محمود رحمۃ اللہ علیہ ملقب بہ تیغ برہنہ گرگ دانش منداں ہیں آپ علوم ظاہری و باطنی کے اچھے عالم تھے اور صاحب تصانیف بھی تھے اور آپ کنتور شریف کے رہنے والے تھے اور جب سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ جونپور سے کنتور تشریف لے گئے تو آپ نے مسجد میں قیام فرمایا پھر نماز کا وقت آیا اور آپ نے فوراً بلا انتظار اپنے رفقاء کے ساتھ نماز جماعت سے پڑھ لی تھوڑی دیر کے بعد قاضی صاحب آئے نماز کے لئے انہوں نے جب دیکھا کہ کچھ مسافر فقیر نے جماعت سے نماز پڑھ لی اور کسی کا انتظار بھی نہیں کیا ان کو سخت غصہ آیا کیونکہ جماعت ثانیہ کو قاضی صاحب مکروہ سمجھتے تھے تو حضرت قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے اعتراض کیا کہ آپ لوگوں نے ہم لوگوں کی نماز خراب کیوں کر دی تو سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا کہ حدیث میں آیا ہے کہ نماز وقت اول میں پڑھنی چاہئے تم نے کیوں آنے میں دیر کر دی وہ یہ سنکر اور گفتگو کرنے لگے تو سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سمجھ گئے کہ یہ بالکل بحث و مباحث کہ لئے تیار ہیں بغیر جھگڑا کئے یہ نہیں مانیں گے تو سرکار مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا کہ قاضی صاحب شاید آپ کلام پاک پڑھا ہے تو قاضی صاحب نے کہا واہ حضرت میرا جو قول ہے وہ موافق کلام پاک کے ہیں پھر آپ نے فرمایا کہ شاید تم نے قرآن پاک نہیں پڑھا ہے انہوں نے پھر وہی کہا جو میرا قول ہے وہ قرآن پاک کے موافق ہیں تو سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا کہ ذرا کلام پاک کو اُٹھا تو لائیں جب قرآن پاک ہاتھ میں آیا تو آپ نے فرمایا پڑھئے اب قاضی

صاحب جب ورق گردانی کرتے ہیں تو کچھ نہیں نظر آیا سب ورق سفید نظر آتے ہیں قاضی صاحب کی حالت تو خراب ہوگئی بہت پریشان ہوگئے بغیر گرمی کے پسینہ آنے لگا پھر قاضی صاحب نے عرض کیا جناب کا اسم گرامی کیا ہے تو آپ نے فرمایا فقیر کو بدیع الدین کہتے ہیں اتنے میں قاضی صاحب کو حضرت شیخ ابوالفتح شطاری کا وہ قول یاد آیا کہ جب یہ ان کی خدمت میں بیعت کیلئے گئے تھے تو انہوں نے فرمایا تھا کہ یہ بڑے نصیبہ ور شخص ہیں ان کو حضرت سیدنا بدیع الدین قطب المدار سے فیض حاصل ہوگا پس فوراً پیروں پر گر پڑے اور معافی چاہی اور بیعت کی درخواست کی اور آپ نے نہایت شفقت سے بیعت کیا پھر سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اپنے علم کو بھلا دو عرض کیا میرے اختیار میں نہیں ہے سرکار قطب المدار نے فرمایا ذرا منھ کھولو جب انہوں نے منھ کھولا تو آپ نے اپنا لعاب دھن انکے منھ میں ڈال دیا تو اُسی وقت سے تمام پوشیدہ حالات ان کو روشن معلوم ہونے لگے آپ کی اس سے یہ غرض تھی کہ ذرا علم باطن کا ان کو کچھ چسکا لگ جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سید زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ قوت مرحمت فرمائی تھی کہ بہت جلد حجابات رفع فرمادیا کرتے تھے پھر آپ کو اس موقع پر تامل کیوں ہوتا الغرض پھر قاضی صاحب کی تو یہ حالت تھی کہ ہروقت مخمور رہا کرتے تھے جہاں کسی نے کو شعر پڑھا تو آپ کو وجد آنے لگتے تھے آخر آپ سننے لگے اور ان کے بہت مداح تھے ۔ (مدار اعظم صفحہ ۱۲۵)

ذکر حضرت میٹھے مدارؒ ولادت بصدقے حضرت قطب المدارؓ

حضرت میٹھے مدار یہ صاحبزادہ حضرت قاضی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آپ کا وطن بھی کنتور ہے آپ اجلۂ اولیاء اللہ میں سے ہیں جس زمانے میں حضرت قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ جونپور سے مکن پور تشریف لے جارہے تھے توراستہ میں چندروز حضرت قاضی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خاطر سے اور نیز یہاں کے لوگوں کو فیضیاب فرمانے کیلئے روک لیا اور آپ چند دن وہاں قیام فرمائے ایک روز قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو مسرت وشادمانی میں پایا تو عرض کیا کہ حضرت کی ذات بابرکات کے واسطے سے خاکسار کو رحمت الٰہی وانوار وبرکات محمدی سے جس طرح نوازا گیا ہے ایک تمنا اور میرے دل میں ہے کہ خدا اس کو بھی مشرف فرماتا مگر حضور کی ہیبت وجلال اس قدر ہے کہ عرض کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا تو سرکار زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے ارشاد فرمایا کہ یہ وقت نزول رحمت کا ہے جلد کہو انہوں نے اتنا سنا تو عرض کیا کہ سرکار میں چاہتا ہوں کہ میرے ایک لڑکا ہوتا جو حضور کے مقام وحالات سے سرفراز ہوتا اور مثل حضور کی ہوتا حضرت قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرزند رشید میری پشت میں ودیعت رکھا تھا لیکن میں متاہل نہیں ہوا اور یہ تقدیر معلق تھی اور اس فرزند کو میں نے تم کو دیا اور جیسا تم چاہتے ہو انشاء اللہ تعالیٰ وہ ویسا ہی ہوگا اور اس کا نام میٹھے مدار رکھنا قاضی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ خبر مسرت سنکر اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں سجدۂ شکر ادا کیا پھر اسکے بعد سرکار مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

مکن پور شریف تشریف لائیں اور قاضی محمود صاحب کو حکم دیا کہ آپ کنتور میں رہیں جب آپ کے لڑکا پیدا ہوا ہو تو مجھے اطلاع کرنا کہ جو امانت میں نے اس فرزند کیلئے رکھ چھوڑی ہے وہ میں تم کو دیدوں غرض اس واقعہ کے تین سال بعد حضرت میٹھے مدار پیدا ہوئے اور قاضی صاحب حضرت قطب المدار کی بارگاہ میں گئے اور مژدہ سنایا سرکار زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ مژدہ سنا تو بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ میٹھے مار فرزند متولد شد مار ادریں دیار ماندن چہ کاومت الغرض سرکار قطب المدار سے ان کو مشرف فرمایا بس اب کیا تھا ہو بہو حضرت سرکار زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندہ مثال ہوگئی پھر اس قدر ریاضت کی کہ تین سال تک ایک ویران مسجد میں قیام کیا آخر فضل خداوندی شامل حال رہی اور سرکار قطب المدار کی پیشن گوئی سچی ہوئی کہ قطب المدار کے مرتبہ سے سرفراز ہوئے اسی وجہ سے ان کو حضرت زندہ شاہ مدار کے فرزندی سے منسوب کرتے ہیں اور سرکار مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس کے روز ان کا بھی عرس ہوتا ہے چنانچہ قاضی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خدام سے جو وصیت کی تھیں اس میں ایک وصیت یہ بھی تھی کہ جو شخص سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس میں شرکت نہ کر سکے تو وہ حضرت میٹھے مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس میں شریک ہو جائیں وہی بات حاصل ہوگی حضرت میٹھے مدار رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم ظاہر و باطن کے تھے اور صاحب تصرفات تھے۔

حضرت میٹھے مدار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اکثر کرامتیں بھی ظاہر ہے ان میں ایک کرامت یہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ کے خدام میں سے ایک شخص کو پولس نے گرفتار کر لیا اور ایسا قصور لگایا کہ اس کی سزا یہ تجویز ہوئی کہ دیوار میں چن

دیا جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا کسی نے حضرت میٹھے مدار رحمۃ اللہ علیہ کو اطلاع دی تو آپ نے فرمایا وہ زندہ دیوار میں جاؤ نکال لاؤ لوگ گئے اور دیوار کو کھودنا شروع کیا مگر سخت تعجب سے کھود رہے تھے کہ کس طرح زندہ نکلے گا آخر لوگ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ کیسے زندہ برآمد ہوئے پھر لوگوں نے دریافت کیا کہ بھائی تم کیسے زندہ رہے اس نے کہا کہ ایک شخص آتا تھا اور مجھے کھانا کھلا دیتا تھا اور میرے سانس آنے تک دو دن رہ گئے تھے یہ سب تصرفات حضرت میٹھے مدار رحمۃ اللہ علیہ کے تھے الغرض سرکار مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تصرف نہ صرف میٹھے مدار پر ہی نہیں بلکہ آپکے جتنے اولاد یہاں تک کہ اولاد در اولاد نسبت مداری جاری رہی اور مدار العالمین کا فیضان پہونچا رہا ہے ان کی اولاد سلسلہ مداریہ کے اجراء میں پورا پورا حق وحصہ لیتا رہا باقی حالات ان کی اولاد کے بحر ذخار میں مفصل بیان ہیں جو چاہے اس کا مطالعہ کرے کشف المحجوب میں ہیں کہ حضرت ابوالعباس احمد بن مسروق رحمۃ اللہ علیہ خرسان کے بزرگوں میں سے تھے اور سب اولیاء اللہ کا اتفاق ہے کہ وہ اوتاد الارض میں سے تھے اور ان کو حضرت سیدنا بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت حاصل ہوئی تھی بعض قلمی کتابوں میں تحریر ہیں کہ ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ مرید اور خلیفہ تھے آپ ہی کا قول ہے۔ من کان سرورہ بغیر الحق یورث الھموم ومن لم یکن انسہ فی خدمۃ ربہ فانسہ یورث الوحنہ جو شخص بغیر خداوند تعالیٰ کے خوش ہو اس کی خوشی سراسر غم کے باعث ہے اور جس کو خداوند تعالیٰ کی عبادت سے محبت نہ ہو اور ماسوی اللہ سے ہو وہ باعث وحشت ہوتی ہے مطلب یہ ہے کہ فانی

چیزوں سے محبت نہ کرنی چاہئے اور جو خدا سے محبت رکھتا ہے سب چیزیں اس کی مطیع ہو جاتی ہیں یہ نفسانی شرائیں خدا سے غافل کر کے پریشانی کا باعث ہوتی ہیں۔ (بحوالہ مدار اعظم صفحہ ۱۲۶۔۱۲۸)

ذکر قطب جہان حضرت مولانا و مرشدنا شاہ عبدالرحمٰن صاحب

نقشبندی مجددی شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی سلسلہ مداریہ سے اجازت و خلافت کا حق حاصل تھا

حضرت مولانا شاہ عبدالرحمان صاحب شاہجہان پور کے فخر تھے اور وہاں کے مشہور خاندان افاغنہ کے ممتاز رکن تھے کیونکہ ان لوگوں کی حالت بالکل عرب کی سی تھی یہ لوگ دلیری و شجاعت و عالی ہمتی میں مشہور آفاق ہوتے ہیں یہ لوگ جس کام کے طرف اپنی ہمت مبذول کرتے ہیں اسکو پورا کر کے چھوڑتے ہیں اسلامی جوش ان کے قلوب میں پورا پورا ہوتا ہے خاندان نبوت میں جس زمانے میں خلافت عروجی شان پر تھی تو ان لوگوں کی نہایت عزت کی گئی تھی اور حکومتیں دی گئی تھیں اسکے بعد انہیں بڑے بڑے اوالعزم بادشاہ ہوئے اسی طرح علماء صوفیاء ہمیشہ ہوتے آئے ہیں جن لوگوں نے اسلام کی ایسی ایسی خدمتیں انجام دی کے ان کی خدمت سے اسلام شکر گزار ہے الغرض قطب جہاں حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب جب علوم ظاہری حاصل کر چکے تو عملیات کا شوق ہوا پھر آپ بڑی سریع التاثیر عمل آپ کے قصبہ میں آئے مگر اتنا کچھ حاصل کرنے کے بعد بھی آپ کو تسکین نہ ہوئی اور آپ یہ چاہتے تھے کہ ذاتباری تعالیٰ کا قرب حاصل ہو آخر آپ علم باطن سیکھنے کے لئے گھر سے چل دئے اور جہاں کسی بزرگ کو سنتے تو ان کی خدمت میں جاتے اور انکی خدمت میں رہتے اسی طرح بہت سے بزرگوں کی

بارگاہ میں گئے طرح طرح کی تکلیفیں اُٹھا کر پہونچے اور فیض حاصل کی پھر بھی آپ کو تسکین نہ ہوئی آخر آپ شاہجہانپور تشریف لائے اور اس خیال میں تھے کہ دیکھیں کہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے تو ایک روز ایک مدرسے کے طالب علم کو دیکھا کہ کتابیں بغل میں مگر آنکھوں میں سرور ہے جوش کے آثار معلوم ہو رہے آپکے کو اس کی حالت دیکھ کر کچھ دل چسپی ہوئی اور اسکو اپنے پاس بلایا اس کی حالت دریافت کی تو اس نے عرض کیا میں دہلی میں پڑھتا تھا میرے استاد عالم متبحر تھے اور صبح شام ایک بزرگ کے حلقہ توجہ لینے جایا کرتے تھے ایک دن مجھے خیال آیا کہ میں دیکھوں کہ توجہ کیسے لیتے ہیں میرے استاد کے جانے کے بعد میں بھی وہاں پہونچا تو دیکھا کہ ایک صاحب دوزانوں بیٹھ کر اور کچھ لوگوں کو دیکھا جو وہیں بیٹھے تھے اور میں یہ سب دیکھ کر واپس آیا اور کچھ طالب علم کو لے کر مدرسے میں وہی نقل اتاری اور انکا پیر بنا یہ بات میرے استاد کو معلوم ہو گیا تو اس نے مجھے بہت مارا اور تمہارا مدرسہ خانقاہ سے قریب تھا شوروغل کی آواز وہاں بھی پہونچی تو اعلیٰ حضرت غلام علی شاہ نے اپنے خدام سے دریافت فرمایا تو ایک شخص نے پوری بات بتادی پیر صاحب نے مولوی صاحب کو بلوا بھیجا اور مولوی صاحب حاضر ہوئے اور تمام قصہ مدرسے کا بیان کیا تو پیر صاحب نے طالب علم کو بلایا جس نے نقل کیا تھا ان کو بلایا اور راستے میں سوچ رہے تھے کہ استاد نے جب اتنا مارا تو پیر صاحب کتنا ماریںگے آخر وہاں پہونچا تو پیر صاحب نے فرمایا تم نے ہماری نقل اتاری چلو ہم نہیں چاہتے کہ تم محروم رہو اس وقت آپ نے بغیر بیعت کئے ہوئے میرے قلب پر انگشت شہادت رکھی اور اللہ اللہ اللہ تین بار بلند آواز سے کہہ کر تھوڑی دیر سکوت فرمایا پھر فرمایا جاؤ جب سے

میرے قلب کی یہ حالت ہوگئی کہ رونے کو بہت جی چاہتا ہے اور پڑھنے لکھنے سے طبیعت اچٹ گئی ہے حضرت مولانا شاہ عبدالرحمان صاحب نے جب یہ قصہ سنا تو اسی وقت فرمایا کہ اب مجھ کو مرشد کا پتہ لگ گیا اور کہنے لگا کہ میں ایسا ہی مرشد چاہتا ہوں اسکے بعد فوراً دہلی شریف کا قصد کیا اور نہایت ذوق وشوق کے ساتھ منزلیں طے کرتے ہوئے دہلی میں پہونچے اس وقت حضرت غلام علی صاحب اپنے خانقاہ میں تشریف فرما تھے جب حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب وہاں پہونچے تو حضرت غلام علی صاحب مولی تناول فرمارہے تھے نیچے کا حصہ باقی تھا انہوں نے سلام عرض کیا اور مصافحہ کیا اپنے مصافحہ کے ساتھ وہ بقیہ مولی کا حصہ انکو دے دیا اور فرمایا مولانا اس کو کھا لیجئے اور فرمایا چند روز قیام کیجئے اگر کچھ ادراک نہ ہو تو جیسے اوروں کے پاس سے آتے ہو ویسے یہاں سے بھی چلے جانا مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے عرض کیا کہ حضرت جس کے خاطر اتنی دور سے چل کر آیا ہوں بغیر کچھ لئے کیسے چلا جاؤں تو حضرت مولانا سید غلام علی صاحب نے فرمایا کہ جب تک سلسلہ میں داخل نہ ہو جاؤ اور سلسلے سے تعلق نہ ہو فیض پہونچنے میں رکاوٹ ہوا کرتی آپ نے تھوڑی دیر تامل کیا تو پیر صاحب نے جو یہ تامل دیکھا تو ارشاد فرمایا اچھا آنکھیں بند کرو اور بغیر بیعت کئے ہوئے توجہ دینی شروع کردی اللہ اکبر آپ کی توجہ دینی کیا سالہا سال کی قلبی کدروتیں صاف ہو جاتی تھیں ادھر آپ کی توجہ اور اُدھر قدرتی قابلیت تھی بس کیا دیر تھی ایک ہی توجہ میں پانچوں لطیفے جاری ہوگئے اور آپ نے سب کی کیفیت علیحدہ علیحدہ محسوس کرلی اور قلب میں محبت الٰہی کا شوق وذوق بیحد ترقی کر گیا اب تو یہ حالت تھی کہ کب توجہ ختم ہو اور کب بیعت ہو جاؤں کیونکہ آپ کو معلوم

تھا کہ بیعت ہوجانے کے بعد ان کو اور زیادہ کیفیت کے حاصل ہونے کا خیال تھا الغرض جب حضرت سید غلام علی صاحب توجہ سے فارغ ہوئے تو انھوں نے فوراً بیعت کی درخواست پیش کردی پھر درخواست منظور ہوئی اور آپ کو خاندان عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت فرمائے پھر وہاں مرشد کی خدمت کرتے رہے اور اپنے آپ کو فیضیاب کرتے رہے یہاں تک کہ آپ اس منزل تک پہونچ گئے جسکی آپ کو تمنا تھی اور سر پر مقامات کھلتے جاتے تھے اور تمام مقام کی کیفیت سے سرفراز ہوتے جاتے تھے یہاں تک کہ مقام لاتعین جو تمام مقاموں کی اصل ہے اس سے پورا پوار حصہ مل گیا اب وقت آیا خلافت کا چنانچہ اعلیٰ حضرت سید شاہ غلام علی صاحب نے آپ کو کلاہ وشال وخرقہ عطاء فرمایا اور خاندان نقشبندیہ مجددیہ میں خلافت مرحمت فرمائی اسکے ساتھ میں دیگر سلاسل قادریہ شہروردیہ چشتیہ مداریہ میں بھی خلافت واجازت مرحمت فرمائی پھر آپ کو اجازت ملی شاہ جہان پور جانے کی اور وہاں آپ نے دین کی بہت خدمت کو انجام دیا اور بہت سے لوگ آپ سے بیعت حاصل کی جس کو جس سلسلہ پسند ہوتا اسی میں بیعت کراتے۔(واللہ اعظم) مدار اعظم صفحہ (۱۶۵)

حضرت قطب جہاں کمال الدین امام عبدالرحمٰن بلقب جانباز قلندر کو سلسلہ مداریہ پہونچا

حضرت جانباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی کمال الدین ہے امام عبدالرحمٰن کے نام سے مشہور ہیں اور جانباز قلندر آپ کا لقب ہے یوں تو حضرت جانباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ تمام سلاسل کے جامع تھے چنانچہ سلسلہ قلندریہ کے

آپ رکن اعظم تھے اور آپ کو تمام سلاسل میں اجازت خلافت کا حق حاصل تھا آپ نے قلندریہ سلسلہ کو فروغ دی آپ کو جن سلاسل میں اجازت و خلافت حق حاصل تھا وہ ہیں سلسلہ قلندریہ میکہ علویہ طیفوریہ چشتیہ نظامیہ قادریہ سہروردیہ نظامیہ سلسلہ فردوسیہ سلسلہ سہروردیہ بہائیہ سلسلئہ مداریہ چونکہ حضرت جانباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کو سرکار قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اویسیہ طریقہ سے بھی فیض حاصل تھا چنانچہ جب آپ کی رحلت کا وقت آیا تو سرکار قطب المدار رضی اللہ عنہ، کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا ہم تمہارے آخرت کے مکان کے لئے ایک جگہ خط کھینچے دیتے ہیں یہیں تم اپنی قبر بنوانا صبح کو جب اُٹھے تو دیکھا کہ جہاں قطب المدار نے خط کھینچا تھا وہاں نشان بنا ہوا ہے پھر آپ نے سرکار قطب المدار کے ارشاد کے مطابق اسی جگہ مزار بننے کیلئے مریدوں کو ہدایت فرمادی اس طرح خاندان مداری کے حضرات ہمیشہ عرس میں شرکت فرماتے ہیں حضرت شاہ محی قلندر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ قطب جہاں کے عرس میں چند مداری طریقہ کے لوگ حاضر ہوئے ان میں بعض کی ظاہری حالت خراب تھی مجھے ناگوار گذرا میں نے ان کو نکلوادیا رات میں خواب میں سرکار قطب المدار کو دیکھا وہ فرماتے ہیں کہ تم نے ہمارے متوسلوں کی ظاہری حالت کو دیکھا اور میرا خیال نہ کیا فوراً حضرت شاہ محیؒ ان لوگوں کو بلالیا اور جو ان کا معمول تھا ان کو دیکر رخصت کیا حضرت قطب المدارؒ حضرت جانباز قلندر سے انس و محبت فرماتے تھے (مدار اعظم صفحہ ۱۳۴)

حضرت قطب غوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت قطب غوری رحمۃ اللہ تعالیٰ کا اصل نام قطب الدین ہے آپ کے آباء واجداد ملک افغانستان کے رہنے والے شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے حضرت قطب غوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بادشاہت سے بیزار ہو چکے تھے کیونکہ اس دور میں سیاسی حالات سازگار نہ تھے آپ نے بچپن ہی سے دنیا کی بے ثباتی کو ملاحظہ فرمالیا تھا۔ بادشاہوں کے زوروستم سے آپ کا دل لرزنے لگا تھا چنانچہ کم عمری ہی میں آپ نے سلطنت کو خیرباد کہہ دیا اور ہندوستان تشریف لائے اس وقت سلطان ناصر الدین قباچہ ہندوستان کا بادشاہ تھا جب آپ ہندوستان آئے اس وقت آپ کی عمر تقریباً چودہ، پندرہ ۱۴/۱۵ سال تھی سلطان ناصر الدین قباچہ کے دور اقتدار میں آپ ہندوستان تشریف لائے سلطان ناصرالدین نیک طینت خداترس انسان تھے ان کی حکومت ۱۲۴۶ء سے ۱۳۲۶ء تک رہی جس وقت سلطان ناصرالدین محمود تخت نشیں ہوئے اس وقت حضرت قطب غوری رحمۃ اللہ علیہ کی عمر تقریباً گیارہ (۱۱) سال تھی بعض لوگوں نے آپ کی آمد کا راز کچھ اور بتایا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ افغانستان کے بادشاہ تھے اور بادشاہت چھوڑ کر مرشد حق کی تلاش میں بیرون ملک ہندوستان آئے تھے آپ کے والد کا نام اور تاریخ پیدائش میں بھی اختلاف ہے غرض کہ سال ولادت اور حسب ونسب کے بارے میں تذکرہ نگاروں کا اتفاق نہ ہو سکا مؤرخ تذبذب کا شکار ہیں۔ (بحوالہ نور رحمت صفحہ ۱۵۲)

حضرت قطب الدین غوری رحمۃ اللہ علیہ کا ترک دنیا کرنا

حضرت قطب الدین غوری رحمۃ اللہ ایک معزز گھرانے میں پرورش پائی بچپن ہی سے آپکے دل ودماغ میں حب دین موجزن تھا حکومت کے نشیب وفراز کو آپ اچھی طرح سے دیکھ اور جان چکے تھے اوراس سے آپ بیزار تھے آپکے دل میں دنیا کی محبت سے نفرت پیدا ہو چکی تھی حب دین وتنفر دنیا نے آپ کو راہ حق کی جستجو کیلیئے آمادہ کیا ور آپ کی کم عمری میں ہی حق کی جستجو کیلیئے نکل پڑے۔

ابتدائی تعلیم سے مکمل فارغ ہو چکے مزید تعلیم آپ نے اپنے سلسلے کے مشائخوں سے حاصل فرمائی دنیاوی شاہی تخت وتاج کو چھوڑنا معمولی بات نہیں مگر جس دل میں خدا کی محبت والفت بس جائے ان کیلیئے دنیا ایک مچھر کے پر سے زیادہ اہمیت وحیثیت نہیں رکھتی آپ نے اپنے مہربان استاذ سے سماعت کی کہ دنیا فانی ہے یہاں کی ہر شئی فناء ہونے والی ہے اور فقط ذات الٰہی باقی رہنے والی ہے پھر کیا تھا دل میں خدا کی عظمت ومحبت مزید بس گئی مقصود تک رسائی کیلیئے رخت سفر باندھا بقول من جد وجد ایک دن مقصود تک رسائی ہو ہی گئی آپ جنگلوں اور بیانوں میں اکثر اوقات صرف کرتے تھے اور ذکر الٰہی میں محو ہو جاتے تھے اور مشغولیت اتنی بڑھتی تھی کہ آپ بیخود ہو جایا کرتے تھے۔

آپ کی ولادت

آپ اہل جذب اور سُکر میں سے ہیں اسلئے آپ نے نہ تو کوئی تصنیف چھوڑی نہ ہی اپنے احوال حیات کو قلم بند کروائے ہیں آپ کی ولادت کے تعلق سے کئی اختلافات ہیں مگر اہل علم حضرات اور دانشوارانِ طبقات بہت ہی تحقیق وتدقیق کی مگر مشہور یہ ہے کہ آپ ۱۶/رجب المرجب ۶۵۷ھ مطابق ۱۲۵۷ء میں پیدا ہوئے جب کے والد محترم سلطان ناصر الدین فوت ہوئے تو آپ کی عمر شریف یازدہ (۱۱) سال کی تھی اگر آپ کے محبین ومعتقدین آپ ہی کے حین حیات میں آپ کے تعلق سے خامہ فرسائی کرتے تو جو اختلافات نمایاں ہیں وہ نیست ونابود ہو جاتے آپ کے پیدائشی وطن غور کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں وہ اپنی جگہ ایک مسلمہ حقیقت ہے غور ملک افغانستان کا کوہستانی علاقہ ہے جو ہرات اور غزنی کے مابین واقع ہے آپ کے پدر محترم کے بارے میں بھی اختلاف پائے جاتے ہیں بعض حضرات کا وہم وخیال ہیں کہ ناصر الدین ہی آپ کے والد ہیں مگر سلطان ناصر الدین غوری نہیں بلکہ یہ ناصر الدین قباچہ جو کہ ایک فوجی تھے جو سلطان محمد غوری کی معیت میں ہندوستان آئے تھے مگر تاریخی حقائق سے انکشاف ہوتا ہے کہ دوسرا ناصر الدین جو سلطان محمد غوری کے ساتھ آئے تھے وہ ہند کا بادشاہ تھا نہ کہ غور کا حالات ومشاھدات اس بات کی جانب مخبر ہیں کہ ناصر الدین سے مراد سلطان ناصر الدین غوری ہی ہیں جن کو آپ پدر بزرگوار ہونے حصول شرف ہے جو نہایت خداترس دیندار تقویٰ شعار امانت دار اور اللہ والے بزرگوں کے نقش قدم پر تھے اور انکے پیروکار تھے جن کی پارسائی اور تقویٰ شعاری قناعت میں عظم استقلالی اور شب زندہ داری وعبادت گذاری نے حضرت قطب الارشاد قطب الدین غوری رحمۃ اللہ علیہ کو قلیل عمر میں خشیت الٰہی کا پیکر باصفا بنا کر سپرد خداوند تعالیٰ کیا۔

آپ کا حسب و نسب

آپ کا اسم گرامی قطب الدین ابن ناصر الدین ابن بہاؤ الدین ابن محمود بن غیاث الدین غوری ہے اور القابات قطب الاولیاء، قطب عالم، قطب الارشاد، سید المشائخ وغیرہ ہیں آپ کے آباء واجداد افغانستان کے مقام غور کے رہنے والے تھے اسلئے آپ کو غوری کہا جاتا ہے۔ (بحوالہ غور وحدت ۱۵۴)

آپ کے اساتذہ کرام

آپ کے اساتذہ کام کے کرام بارے مزید تفصیلی معلومات فراہم نہ ہوسکی تاہم آپ کے ابتدائی اساتذہ کرام میں حسب دستور شاہی اتالیق ہوا کرتے تھے بالخصوص مولانا برہان الدین محمود بن ابوالخیر اسعد بلخی جو صرف مذہبی علوم میں یگانہ حیثیت کے حامل تھے ہم عصر دیگر علماء سے آگے بڑھے ہوئے تھے جنہوں نے فقہ کی مشہور کتاب ہدایہ شریف کے مصنف قدوۃ السالکین عمدۃ المحققین حضرت شیخ برہان الدین سے تعلیم پائی تھی ان سے حضرت قطب الاقطاب حضرت قطب غوری رحمۃ اللہ علیہ نے اکتساب فیض کیا ہے فقہ اور مختلف علوم و فنون حاصل کیئے تھے مولانا برہان الدین محمود بن ابوالخیر اسعد بلخی کی وفات ۶۸۷ھ مطابق ۱۲۸۸ء ان کے علاوہ دیگر اساتذہ کرام سے بھی آپ علوم شرعیہ ظاہرہ حاصل کیا اور علوم طریقت اپنے پیرو مرشد حضرت محمود برمکی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت جمال الدین جان من جنتی سے ہوئی آپ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی محبت سے بھی اکتساب فیض فرمایا۔

حضرت قطب غوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال شریف کے ۴۷ رسال

بعد حضرت قطب المدار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف ہوا ہے یہ وہ عظیم شخصیتیں ہیں جنہوں نے حضرت قطب غوری کو درنایاب بنادیا آپ صرف عارف کامل ہی نہیں بلکہ واقف رموز شریعت بھی تھے علوم معرفت وطریقت کے علوم شریعت کے بحر ذخار بھی تھے بس اس شیخ طریقت ومعرفت کی نگاہ کرم نے آپ کو طریقت میں اس بلندی مراتب میں فائز فرمایا اور علوم دین میں آپ کو بصیرت تامہ عطا فرمائی آپ مسلکاً حنفی اور مشرباً طیفوری طبقاتی مداری تھے (بحوالہ نور وحدت ۱۵۶۔۱۵۵)

حضرت قطب غوری کا شجرۂ طریقت

آپ کا شجرۂ طریقت اس طرح ہے حضرت شیخ قطب الدین غوری مرید حضرت شیخ محمود برمکی مرید حضرت سید جمال الدین جان بن جنتی مرید حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار مرید حضرت بایزید بسطامی مرید حضرت خواجہ حبیب عجمی مرید حضرت خواجہ حسن بصری مرید حضرت علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یہ شجرہ قدیم جسے حضرت حیدر علی شاہ نے ترتیب دی تھی۔

حضرت قطب غوری کے لاشہ مبارک نے بارہ سال تک تبلیغ اسلام کیا

حضرت قطب غوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت ایک معمہ ہے جو لا پنجل کے مقام میں ہے آپ کا وصال بھی ایک عظیم راز ہے جسے سمجھنے کیلئے عقل وخرد نہیں بلکہ عقیدت ومحبت درکار ہے خرد را قربان کن پیش اولیاء کے مطابق یہاں عقل حیران ذھن وفکر قربان افہام وتفہیم کی طاقت جواب دے دیتی ہے اولیاء زندہ ہیں تو مظہر شان الٰہی ہیں اگر وصال فرمائیں تو مظہر قدرت

الٰہی آپ پوری زندگی وحدانیت کے گیت گاتے رہے اور بعد وصال بھی اپنے معبود حقیقی کی قدرت اجاگر فرما رہے۔

وصال سے قبل آپ نے اپنے مرید خاص وخلیفہ مقرب حضرت سید فتح قادری مداری دیدار مست اور چند مریدوں کو بلا کر فرمایا کہ فلاں دن فلاں وقت اس اس دار فانی سے کوچ کرنا ہے لہٰذا بعد وصال غسل وکفن اور جنازہ کے بعد دفن وہیں کرنا جہاں تمہیں دفنانے کا حکم ملے اسکی علامت یہ ہے کہ جہاں جنازہ بھاری ہو جائے تم اُٹھا نہ سکو سمجھ لو کہ وہی مقام ہے دفنانے کا مقام ہے حسب ارشاد آپ کے وصال کے بعد ستر (۷۰) مریدان بامراد جنازۂ مقدسہ ذکر الٰہی کے ساتھ لے کر پھرتے رہے شہر شہر قریہ قریہ چلتے رہے اور وہ مرید باوفا تھے اور پیر بھی ایسے باعمل تھے آج کے مرید ہوتے تو نہ جانے کیا ہوتا؟ کہا جاتا ہے کہ بارہ سال ملک ہندوستان کے چپہ چپہ کونے کونے میں گشت لگاتے رہے بارہ سال کا عرصہ گذرنے کے بعد بھی چہرہ میں وہی شگفتگی وتازگی باقی تھی جو وصال کے وقت تھی بلکہ اس سے زیادہ نوری جمال ٹپک رہا تھا۔

الغرض ستر (۷۰) مریدوں کی ایک جماعت تشکیل دی گئی اس جماعت کا امیر آپ کا خلیفہ مقرب حضرت سید فتح قادری مداری دیدار مست تھے ان کی ماتحتی میں جنازۂ مبارکہ کاندھوں پر اُٹھایا گیا اور نعرہ ہائے تکبیر کی صدا بلند کرتے ہوئے عازم سفر ہوئے ستر (۷۰) پروانوں کی جھرمٹ میں شمع اسلام جل رہا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسا کہ دولہا اپنے براتی کے ساتھ چل رہا ہوں جدھر سے گذرتے گئے کفر کے بادل چھٹتے جاتے تھے اور اسلام کا پرچم بلند ہوتے جا رہا تھا مشیت الٰہی کہئے کہ آپ کے جنازے سے اللہ تعالیٰ

اشاعت اسلام کا کام لینا چاہ رہا تھا فقیر مداری اس جگہ اپنے ناظرین کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ حضرت قطب غوری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عظیم کرامت حضرت شاہ مدار کی نگاہ برکت سے ہے چونکہ حضرت قطب غوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید جمال الدین جان بن جنتی کے مرید ہیں اور حضرت جان بن جنتی رحمۃ اللہ علیہ ،حضرت شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید جب مرید کے مرید کا یہ عالم ان کے مبارک لاش بارہ سال تک اسلام کی اشاعت کرتے رہے تو حضرت پیر زندہ شاہ مدار کا عالم کیا رہا ہوگا بلکہ یہ عقیدت بھی ہے اور حقیقت بھی ہے نعرہ جو دم مدار بیڑا پار لگاتے مصیبت کے وقت ان کا بیڑا حقیقت میں پار ہو جاتا ہے جب دم مدار میں اتنی طاقت ہے تو ذات مدار میں کتنی قوت ہوگی؟

مقام صمدیت

اللہ تعالیٰ ہر ایک ولی و برگزیدہ بندہ کو اپنی صفات میں سے کوئی نہ کوئی صفت عطا فرماتا ہے اس صفت باری تعالیٰ کا مظہر ہوتا ہے رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ذات خدا کا مظہر ہیں اور آپ کی امت کے ولی صفات خدا کے مظہر ہیں جیسا کہ حضور سیدنا عبدالقادر غوث پاک جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ رب العزت نے قادر کی صفت عطا فرمائی اسی طرح اللہ اپنے حبیب پاک کے صدقے میں آپ کو صمد کی صفت سے متصف فرمایا۔

حضرت شیخ الشیوخ علاؤ الدین والحق پنڈوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیر و مرشد حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب عارف باللہ مقام صمدیت میں پہونچ جاتا ہے تو وہ

اس حال میں آب ودانہ کا محتاج نہیں رہتا حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ مرتبہ حاصل تھا اس لئے آپ کو کبھی بھوک لگتی نہ پیاس جو لباس زیب تن فرماتے وہ کبھی میلا نہ ہوتا اور نہ ہی پرانا ہو کر پھٹتا بلکہ عمدہ نظر آتا تھا اور شمس العارفین میں ہے آپ مقام صمدیت پر فائز تھے جو مقامات سلوک میں ایک ارفع واعلیٰ مقام ہے بارہ سال تک کھانا نہیں کھایا اور جو لباس پہنا دوبارہ احتیاج تجدید اور غسل کی حاجت نہیں ہوئی اکثر و بیشتر چہرہ پر نقاب ڈالے رہتے تھے حضرت موسیٰ علی نبینا علیہ الصلوۃ والتسلیم جب کوہ طور پر اپنے رب تعالیٰ کی زیارت کیلئے ندادی تو جلوۂ باری تعالیٰ کو دیکھ کر تاب نہ لاسکے اور چہرہ پر نقاب ڈالا کرتے تھے اسی موسوئی سنت کو حضرت مدار پاک نے اختیار کیا چونکہ بیشتر اوقات حضرت مدار پاک ذات باری میں مستغرق رہتے تھے کہا جاتا ہے جسکی نظر آپ کے چہرے پر پڑتی بے خودی میں گر پڑتا اور آپ کا گرویدہ ہو جاتا اور بعض محققین نے فرمایا جس طرح حضرت آدم علیہ السلام مسجود الملائک گذرے ہیں اسی طرح حضرت مدار پاک مسجود الخلائق گذرے ہیں۔

مقام مدار

المدار محل بین النبوۃ والولایۃ مدار ایک محل ومقام ہے نبوت اور ولایت کے مابین مولانا ظہیر الدین الیاس رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ الیاس میں اور حضرت اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ ملک حجاز سے ملک ہندوستان بارہ سال تک حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ رہے تھے اور آپ نے خرقۂ محبت عطا فرمایا اور حضرت مولانا موصوف

نے لطائف اشرفی میں لکھا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعلان نبوت سے پہلے درجہ قطب المدار پر تھے اور یہی مرتبہ حضرت مدار پاک کو عطا فرمایا۔

المدار ھوالقرار: مدار ہی سے قرار ہے عالم کا آپ تھے پیر زندہ شاہ مدار ہم بے چین دلوں کے قرار حق اللہ محمد مدار خستہ دلوں کے قرار دم مدار بیڑا پار۔

حبس دم

ویسے ہر ایک ولی اور اللہ والے بارگاہ رب العزت میں باعظمت ہوتے ہیں لیکن واہ! کیا شان ہے؟ حضرت مدار پاک نے حبس دم فرما کر مخالفین کو دنداں شکن فرمائے چونکہ ہر زمانے میں اللہ والے سے سوال ہوتا رہا ہے اور رہے گا کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو احیاء کیسے فرمائے گا؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جو بظاہر قیاس سے بعید تر ہے کہ احیاء کیسے فرمائے گا جو کہ حضرت عزیر علیہ السلام نے بھی اطمینان قلب کے لئے کئے تھے کوئی چیز اگر تطمئین قلب ہو تو حرج نہیں بطور استھزاء ممنوع ہے اور مخالفین نے بطور استھزاء ہی کئے ہیں جب حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار پہاڑ کی کھوہ میں بیٹھ کر لا الہ الا اللہ کی ضرب لگاتے تو چھ چھ مہینے تک دم کو روک لیتے تھے دیکھنے والے یہ نظارہ دیکھ کر بول اُٹھتے کہ جسم سے دم نکل چکا ہے روح پرواز کر چکی ہے پھر جب لا الہ الا اللہ کی ضرب کے بعد تبلیغ دین کیلئے نکلتے تھے دیکھنے والے حیران ششدر رہ جاتے تھے یہ تو شان ہے شاہ مدار کی یہ مقام ہے بارگاہ رب صمد میں حضرت مدار پاک کی وتعز من تشاء وتذل من تشاء۔

حق اللہ محمد مدار میں نسبت

اللہ میں چار حرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی چار حرف اور مدار میں بھی چار حرف اسی نسبت سے بولا جاتا ہے حق اللہ محمد مدار بے چین دلوں کے قرار پیر زندہ شاہ مدار دم مدار بیڑا پار۔ مکہ مدینہ مکن پور مکہ شریف میں مندر نہیں ہے مدینہ شریف میں کوئی مندر نہیں الحمد للہ مکن پور شریف میں کوئی مندر نہیں ہے۔

قطب المدار کو مدار العالمین کہنے کا شرعی جواز

اولیاء اللہ کی ولایت حق علی الحق انکے مراتب و درجات بعض کا درجہ بعض کے تحت ہیں کوئی غوث کوئی قطب کوئی بدل کوئی نقیب کوئی غوث اعظم کوئی قطب المدار وغیرھم قطب المدار ولایت کے مرتبوں میں بہت بڑا اور اعلیٰ مرتبہ ہے زبدۃ العارفین سید المحققین سید شاہ ابوالحسین نوری مارہروی قدس سرہٗ اپنی کتاب سراج العوارف فی الوصایا المعارف معروف بہ شریعت و طریقت میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر زمانے میں ایک غوث ہوتا ہے کہ اس زمانہ کے تمام اولیاء کرام کا سردار سرتاج ہوتا ہے اور اسکے زمانہ کا کوئی ولی انکا مرتبہ نہیں پا سکتا اس کو قطب المدار بھی کہتے ہیں اسلئے کہ تمام عالم کے کاروبار کا اسی پر دار و مدار ہوتا ہے اور تمام نظم و نسق اسی کے ہاتھوں نافذ ہوتا ہے اور نفاذ پاتا ہے۔ (شریعت و طریقت مطبوعہ مکتبہ جام نور صفحہ ۱۱۴-۱۱۵)
زیادہ تفصیل کیلئے رسالہ فیضان مدار العالمین دیکھئے۔

اُویسیت کا مطلب

اویسیت کیا ہے؟ اسکی شان کتنی نرالی ہے؟اس کے فہم وادراک کیلئے شاہ سمنانی حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ المنان کی بارگاہ میں تھوڑی دیر کیلئے حاضری دیتے ہیں۔

شیخ فریدالدین عطار قدس سرہٗ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے ولیوں میں کچھ ایسے حضرات ہیں جنہیں بزرگان دین اور مشائخ طریقت اویس کہتے ہیں کہ ان حضرات کو ظاہر میں کسی پیر کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرۂ عنایت میں بذات خود ان کی تربیت وپرورش فرماتے ہیں اسمیں کسی غیر کا کوئی واسطہ نہیں ہوتا ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات اُویس قرنی رضی اللہ عنہ کو تربیت دی تھی یہ مقام اویسیت نہایت ہی اونچا روشن وعظیم مقام ہے کس کی یہاں تک رسائی ہوتی ہے یہ دولت کسے سپرد ہوتی؟ بموجب آیت کریمہ یہ اللہ تعالیٰ کا مخصوص فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ عظیم فضل والا ہے۔(مراۃ مداری صفحہ ۳۶)

حضرت قطب المدار کو نسبت اویسیہ سے مشرف ہونا

تاجدار اقلیم ولایت نے اپنے فرزند کو اپنی آغوش عاطفت میں لے کر اس کی روحانیت کو صیقل کر دیا اور قلب وروح کو تحمل بار ولایت عظمیٰ بنا کر بارگاہ رسالت میں پیش کر دیا رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ شمول عواطف فرما کر حجرۂ عنایت میں اسلام حقیقی تلقین فرمایا اور اپنے جمال جہاں آراں سے اپنے فرزند کے قلب وروح کو مزین فرما کر شرف اُویسیت سے ممتاز فرمایا اور ہندستان جانے کی تاکید فرمائی۔

۸۶ تا
۹۲

جف الارض والجبال

(زمین و پہاڑ کا لرزنا)

قرآن مقدس میں اللہ رب العزت جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے یوم ترجف الارض والجبال وکانت الجبال کثیبا مھیلا۔ جس دن لرزیں گے زمین و پہاڑ اور ہو جائیں گے پہاڑ ریت کے ٹیلے کھسکتے ہوئے۔ ترجمہ بصیرۃ الایمان۔

فی الحقیقت آیت بالا میں اس عذاب کی تمہید ہے جو کہ قرب قیامت میں درخت کی جڑیں ڈھیلی ہو جائے گی اور زمین کانپ جائیگی اور پہاڑ مثل ریزہ ریزہ ہو جائینگے تب وقوع قیامت بہت قریب ہو جائے گا اسی دن کا چرچہ کیا گیا ہے دراصل میرا مدعا دریں جا کہ ان سب کا بقاء قطب المدار ابدال واوتاد کے سبب ہے ان شخصیتوں کے انتقال کے بعد دنیا میں اس قسم کے عذاب آئے گا اور دنیا نیست ونابود ہو کر قیامت واقع ہو جائے گی قطب المدار واوتاد وابدال کی زندگی سے ساری زندگی وابستہ ہے اور آج بھی جو ان سے وابستہ ہیں زندہ ہیں جو ان سے وابستہ نہیں ہے مثل مردہ ہیں

سایہ ہے اس پہ رحمت پروردگار کا
سایہ ہے جس پہ قطب مدار کا

حضرت مدار پاک کی خلفاء کی تعداد بہت ہیں مگر یہاں ان خلفاء کا اسم وقار گرامی لکھنا ہے جن سے سلسلئہ جاری وساری ہے اور ان سے بھی کئی

سلاسل متفرع ہیں۔ ویسے تو حضرت زندہ شاہ مدار سید بدیع الدین احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے خلفاء ایک لاکھ سے زائد ہیں لیکن ہم اس جگہ ان بزرگوں کا نام درج کرنا چاہتے ہیں جن سے حضرت مدار پاک کا سلسلہ سوختہ نہیں بلکہ جاری وساری ہے اور وہ کئی بزرگ ہیں جن کی تھوڑی بہت حالات مختلف جگہوں میں ذکر ہو چکا ہے۔

(۱) امام الاتقیاء زبدۃ العارفین شیخ المشائخ حضرت سید جمال الدین جان جنتی جو حضرت غوث پاک کے بھانجے بی بی نصیبہ کے بیٹے ہیں ان سے گروہ سلسلہ دیوانگان مدار وملنگان مدار جاری ہوا ہے۔

(۲) حضرت عارف باللہ ماہر احکام شریعت حضرت جلال الدین بخاری مخدوم جہاں گشت سے گروہ سلسلہ مخدومیہ مداریہ جاری ہوا۔

(۳) حضرت سلطان العارفین سراج السالکین حضرت قاضی مطہر کلا شیر عاشقان مدار قدس سرہٗ العزیز سے سلسلہ عاشقان مدار جاری ہوا۔

(۴) عارف باللہ خواجۂ خواجگان حضرت سید ارغون قدس سرہٗ العزیز جو حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہٗ کے بڑے بھتیجے ہیں ان سے سلسلہ خادمان مدار جاری ہوا۔

(۵) عارف باللہ حضرت قاضی عبدالملک المعروف بہ سید اجمل بہرائچی قدس سرہٗ العزیز خلیفہ اجل حضرت زندہ شاہ مدار جن سے سلسلہ اجملیہ مداریہ جاری ہوا۔

(۶) گروہ طلبگاراں حضرت قاضی القضاۃ قاضی محمود الدین کنتوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے گروہ سلسلہ طالبان جاری ہوا۔

نوٹ: طالبان کو طلبگاران لکھا گیا ھے۔

بیشتر ممالک میں حضرت مدار پاک کے خلفاء

خانقاہ مداریہ بدیعیہ ایک پرانی خانقاہ ہے جسکی شہرت وعظمت صرف ہند ہی میں نہیں بلکہ بیرونی ممالک میں موجود ہے آج ہی نہیں برسوں سے سلسلہ مداریہ کے عظیم قائد ورہبر مبلغ اعظم حضرت سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بے شمار مشائخ کبار وصغار نے فیوض وبرکات حاصل کئے ہیں یہاں ان مشاہیر کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھ رہا ہوں تاکہ یہ عیاں ہوجائے کہ حضرت مدار پاک کے فیضان سے ان مشاہیر وخلفاء کو فیوض ملا پھران سے ہم اور آپ کو ملا اور انشاء اللہ آنے والی نسلوں کو ملے گا اور جملہ سلاسل کے بزرگان دین کو فیوض ملا ہے اب آیئے آپ کو مشاہدہ کے طور پر تمام شجرات کو یکے بدیگرے درج کیا جارہا ہے۔

سرکار مخدوم سمنانی کچھوچھوی بھی مدار پاک کے خلیفہ ہیں

دیکھئے لطائف اشرفی میں حضور محبوب یزدانی سرکار سیدنا مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے خرقۂ خلافت کی پانچ قسمیں بیان کی ہیں جس میں پہلی قسم خرقۂ خلافت محبت ہے یعنی اگر کوئی بزرگ کسی بزرگ کو خرقۂ محبت عطا کردیں تو اس سے بھی اثبات خلافت ہوجائے گا چنانچہ سرکار مخدوم سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرقۂ محبت کے ضمن میں بیان فرماتے ہیں کہ جب میری ملاقات حضرت بدیع الدین مدار سے ہوئی تو بوقت واپسی میں سے انھیں شایان شان رخصت کیا اور حضرت مدار پاک نے مجھکو خرقۂ محبت عطا فرمایا۔

حضرت مدار پاک کے ایک نامور خلیفہ

کتاب کمالات امدادیہ کے صفحہ نمبر ۴۷ رحاشیہ نمبر ۴ رپر تحریر ہے کہ حضرت اجمل راجازت وطریقہ مداریہ از امام ایں طریقہ شیخ بدیع الدین شاہ مدار بلا واسطہ رسیدہ ایشاں راازطیفور شامی ازیمین الدین شامی ازعین الدین شامی ازحضرت عبداللہ علمبر دارازامیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، حضرت اجمل بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ کوطریقہ مداریہ کی اجازت اس سلسلہ کے امام شیخ بدیع الدین شاہ مدار سے بلاواسطہ پہونچی ہے اوران کوطیفور شامی بایزید بسطامی سے اوران کویمین الدین شامی سے اوران کوعین الدین شامی سے اوران کوحضرت عبداللہ علمبر دار سے اوران کوحضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے۔

عالم باطن میں مجدد الف ثانی کوسرکار مدار پاک نے خرقۂ خلافت عطافرمایا

چنانچہ حضرت مولانا شاہ مراد سہروردی تحریر کرتے ہیں کہ حضرت باقی باللہ سے سہروردیہ میں حضرت مخدوم عبداللہ اورقادریہ سلسلہ میں حضرت شاہ سکندر کیتھل سے حاصل کیا صغرسنی میں آپ سے کرامات کا اظہار ہوگیا تھا جس وقت حضرت شاہ سکندر کیتھلی سے آکر سلسلہ قادریہ میں خلافت عطا کی تو آپ کوخیال پیدا ہوا کہ مرید توہوں خاندان نقشبندیہ کا اور خرقہ مل رہاہے خاندان قادریہ میں مبادا پیران سلسلہ مجھ سے ناراض نہ ہوجائیں اسی وقت ایک حالت طاری ہوئی کیا دیکھتے ہیں کہ حضور غوث پاک خواجہ معین الدین

غریب نواز شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروری خواجہ بہاء الدین نقشبند شیخ نجم الدین کبریٰ اور شیخ مدار صاحب تشریف فرما ہوئے اور اسی وقت ہر ایک بزرگ نے آپ کو خرقہ خلافت عطا فرما دیا اس روز مراقبہ کی حالت تھی صبح سے لے کر تا وقت ظہر سر جھکائے اور ان بزرگان عظام کی زیارت ہوتی رہی اور اسی مجلس قدس میں تمام معاملات جانشینی وخلافت طے ہوگئی (سیر الاخیار ۷۷ ۴)

شیخ صدرالدین جونپوری بھی قطب المدار کے خلیفہ تھے

ملاحظہ ہو کتاب سلاطین شرقیہ وصوفیائے جونپور کے صفحہ نمبر ۱۵۲ پر تحریر ہے کہ حضرت شیخ صدرالدین ثابت مداری جونپور کے رہنے والے اور خلیفہ حضرت زندہ شاہ مدار کے تھے شاہ بدیع الدین جب جونپور تشریف لائے تو سب سے پہلے شیخ صدرالدین ہی حلقۂ ارادت میں آئے اور بزرگ ہوئے۔

حضرت شاہ محمد یٰسین رحمۃ اللہ علیہ بھی مدار پاک کے مرید وخلیفہ تھے

تذکرہ مشائخ عظام کے مصنف نے حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامتوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب آپ (مدار پاک) مکن پور پہونچے تو شدید قحط پڑا تمام سبزے اور باغات کشت زار خشک ہوگئے ہر طرف خاک اڑنے لگی خلق خدا بہت پریشان ہوگئی گرد و نواح کے لوگ آپ کے پاس آئے اور منت وسماجت کی آپ نے اپنا عصا اپنے مرید وخلیفہ شاہ یٰسین کو مرحمت فرمایا اور حکم دیا کہ اس عصا سے ایک لکیر مغرب سے مشرق تک کھینچ دو چنانچہ آپ نے حکم کی تعمیل کی خدا کے فضل و

کرم سے وہاں دریا جاری ہو گیا جو دریائے ایس کے نام سے اب تک جاری ہے اور لوگ اس ندی سے سیراب ہوتے ہیں اور بیمار اس میں غسل کر کے صحت یاب ہوتے ہیں۔ (تذکرہ مشائخ عظام ۳۵۶)

حضرت شاہ مینا کو قطب بنا دیا

جب مدار پاک شہر لکھنؤ کے قریب پہونچے شہر کے اندر داخل نہیں ہوئے دریائے گومتی کے کنارے ایک بلند مقام پر ٹھہر گئے تمامی اہل شہر نے بارگاہ میں پہونچ کر شرف ملازمت حاصل کیا آپکے اسکے بعد ایک بوڑھی عورت اپنے بیمار لڑکے کو حضرت شاہ مدار کی خدمت میں لائی اور عجز وانکساری سے دعا کی درخواست کی آنحضرت نے کرم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ شہر شیخ محمد مینا کی تحویل میں دے دیا گیا ہے اپنے لڑکا کو انہیں کی خدمت میں لے جا کر اس لیئے کہ اس بچے کی صحت انہیں کی دعا پر موقوف ہے اس بوڑھی عورت کو نہیں معلوم تھا وہ شیخ محمد مینا کون صاحب ہیں اور کہاں رہتے ہیں ان دنوں حضرت شیخ محمد مینا بہت کمسن تھے اور اپنے باپ کی نیابت میں مخدوم شیخ قیام الدین کی بارگاہ جاروب کشی کرتے تھے اور کوئی شخص انکے کمال وخوبی سے واقف نہیں تھا بہر حال سفر جونپور کے دوران حضرت شاہ مدار قدس سرہٗ اور شیخ قیام الدین کے درمیان جو معاملہ حضرت قاضی شہاب الدین قدوائی کے سبب سے ہو چکا تھا حضرت شاہ مدار نے کمال کرم بخشی سے اسکی تلافی بھی قاضی شہاب کیوسیلے سے فرمادی اور شیخ مخدوم مینا کے بارے میں نوازش فرمائی اور انکو ظاہری وباطنی سعادت بخشی اور شیخ مخدوم قیام الدین کی

جگہ پر مقرر فرمایا پس قاض شہاب کو اپنے پاس بلا کر اپنی خاص جائے نماز (مصلیٰ) دے کر فرمایا کہ اسے لیکر فلاں محلے میں جاؤ اسلئے شیخ محمد مینا نے خود کو ابھی نہیں پہچانا ہے بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں انکو میری دعا کہو اور یہ جائے نماز دیکر انسے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے شہر لکھنؤ کی خدمت تمہارے حوالے کی ہے اس بوڑھی عورت کے لڑکے کیلئے دعا کرو اسلئے اسکی شفا تمہاری دعا کے اوپر موقوف ہے قاضی شہاب نے بہت توجہ وخلوص سے آنحضرت کا پیغام تبرک مصلی کے ساتھ شیخ محمد مینا کو پہونچا دیا شیخ محمد مینا نے بہت خوشحالی کے ساتھ بیحد عقیدت و بے پناہ انکساری کا قاضی شہاب سے اظہار کیا اور سجدۂ شکر ادا کیا اور مصلی کو اپنے سر پر رکھ کر دعا کیلئے ہاتھ اُٹھایا اور عرض کیا کہ اے پروردگار حضرت شاہ مدار کے اس مصلیٰ کی برکت سے اس بوڑھی عورت کے لڑکے کو شفا عطا فرما اس وقت بچہ پرانی حالت پر واپس آ گیا۔ (بحوالۂ مرآۃ مداری صفحہ ۱۵۹)

قطب ناسک حضرت سید صادق علیہ الرحمہ کو بھی نسبت مداریہ حاصل تھی

چنانچہ کتاب فیضان اولیاء مؤلف مولانا سراج انور قادری مصطفےٰ آبادی ناشر مولانا کلام القادری مصباحی کے صفحہ نمبر ۲۳۷ پر نقل ہے کہ حضور سید شاہ محمد صادق حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے سلسلۂ عالیہ مداریہ شطاریہ کی خلافت حضرت شاہ سدھن سرمست رضی اللہ عنہٗ سے حاصل فرمائی آپ کا مزار مقدس پاوا گڑھ گجرات میں ہے۔

حضرت جمال الاولیاء کو بھی سلسلۂ مداریہ کی خلافت حاصل تھی

جیسا کہ حضرت میر سید محمد کالپوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالت سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت سید محمد کالپوی کو سلسلہ مداریہ کی خلافت واجازت حضرت جمال الاولیاء کوڑا جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے ہی عنایت فرمائی تھی اس سے پتہ چلا کہ حضرت سید جمال الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو سلسلہ عالیہ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی تبھی تو آپ نے میر سید محمد کالپوی علیہ الرحمہ کو اس سلسلہ مقدسہ کی بھی خلافت واجازت مرحمت فرمائی اس طرح اور لوگوں کو بھی سمجھ لے۔ الی اخرہ حضرت میر سید محمد کالپوی علیہ الرحمہ کو بھی سلسلہ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی ملاحظہ ہو تذکرۂ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ صفحہ نمبر ۳۱۶ پر لکھتے ہیں کہ آپ جب جمال الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی خدمت بابرکت میں کسب علم کے واسطے تشریف لے گئے تو آپ کے عالی ظرف وصلاحیت کو دیکھتے ہوئے اپنے سلسلہ بیعت میں داخل فرمایا اور تمام سلاسل جیسے قادریہ چشتیہ سہروردیہ نقشبندیہ مداریہ کی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔

حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی بھی سلسلہ مداریہ میں صاحب خلافت و اجازت تھے اس کے تحت جامعہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ کے فارغ التحصیل جواں سال محقق جناب مولانا ڈاکٹر غلام یحیٰ انجم مصباحی اپنی کتاب تاریخ مشائخ قادریہ اتر پردیش کے صفحہ ۲۲۵ پر حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی کی بیعت وخلافت کا ذکر کرتے ہوئے کتاب تذکرہ علماء ہند کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ دفعۃً جذبہ عشق الٰہی براو غالب آمد ترک آں وادی نمودہ بکالپی رفت وبخدمت میر سید محمد قدس سرہٗ مشرف شدہ شرف بیعت واجازت سلسلہ چشتیہ وقادریہ وسہروردیہ ومداریہ ونقشبندیہ یافتہ

حضرت سید شاہ برکت اللہ مارہروی رضی اللہ عنہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی خلافت واجازت حاصل تھی

جیسا کہ تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ کے مصنف مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی بیان کرتے ہیں جب آپ نے (شاہ برکت اللہ) سیدنا شاہ فضل اللہ کالپوی رضی اللہ عنہ، کے علم وحکمت وسلوک ومعرفت کا شہرہ سنا کالپی شریف جانے کا رخت سفر باندھا کالپی شریف جوعلم وحکمت وتہذیب وتمدن اسلامی کا قبلہ تھا آپ سفر کی صعوبتیں اُٹھا کرنورالعارفین حضرت سید شاہ فضل اللہ قدس سرہٗ کی بارگاہ وقار میں پہنچے حضرت کی نگاہ آپ پر پڑی اور آگے بڑھ کر اپنے سینے سے لگایا اور ارشاد فرمایا دریا بدریا پیوست ۔ دریا بدریا پیوست ۔ دریا بدریا پیوست اس جملے کو آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا اور صرف اسی کلمہ ہی سے حضرت سید میر شاہ فضل اللہ قدس سرہٗ نے سید شاہ برکت اللہ مارہروی قدس سرہٗ کو سلوک وتصوف اور دیگر بہت سے مقامات کی سیر کرادی (کالپی سے واپس) یہاں تک کہ حضرت نے آپ کو اجازت مرحمت فرمایا جب آپ کالپی شرُیف سے اجازت پا کر روانہ ہورہے تھے تو حضرت سید شاہ فضل اللہ قدس سرہٗ نے نہایت عقیدت ومحبت سے اپنے فیوض وبرکات سے مزین فرمایا اور چلتے وقت آپ نے اس طرح حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ سے ارشاد فرمایا۔

تمہاری ذات جملہ امور صوری ومعنوی سے معمور ہے اور تمہارا سلوک کمال کی انتہاء کو پہنچ گیا ہے تم رخصت ہو اور اپنے مکان میں قیام رکھو تعلیم وتعلم کی حاجت نہیں ہے پھر ایک دو مقامات جو اس راہ کے معظمات سے تھے۔

عنایت فرما کر اجازت سلاسل خمسہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ سہروریہ مداریہ مع سند خلافت اور دوسرے اعمال عنایت فرما کر دو روز سے زیادہ حکم اقامت نہ فرمایا اور نہایت مہربانی سے فرمایا کہ اسی جگہ تمہاری ذات بابرکت استقامت رہے۔ (بحوالہ تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ ۳۴۳)

حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی

جیسا کہ مرقوم ہے تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ کے صفحہ نمبر ۳۸۰ پر یعنی آپ کو سید شاہ ابوالحسین نوری خلافت واجازت اپنے شیخ طریقت سید شاہ آل رسول مارہروی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ سے تھی چنانچہ راہ معرفت کی تکمیل کے بعد آپ کو اجازت عام مرحمت فرمائی جس سند کو آپ کے شیخ طریقت نے عطا فرمایا تھا وہ یہ ہے۔

میگوید فقیر حقیر آل رسول احمدی کہ چوں نور دیدہ وسرور سینہ قرۃ عینی وفواد قلبی سید ابوالحسین احمد نوری ملقب بمیاں صاحب طول عمرہ وزید قدرہ را اجازت سلاسل خمسہ قادریہ چشتیہ ونقشبندیہ وسہروریہ ومداریہ قدیمیہ وجدیدہ وقادریہ ورزاقیہ وعلویہ منامیہ الی اخرہ۔

مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی

آپ ۱۲۹۴ھ مطابق ۱۸۷۷ء میں اپنے والد ماجد شاہ مولانا محمد نقی خاں حضرت تاج الفحول مولانا شاہ عبدالقادر محبّ الرسول بدایونی کے ہمراہ حضرت شاہ آل رسول مارہروی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت سے مشرف ہوئے اور اجازت وخلافت سے بھی نوازے گئے آپ کو جس سلاسل طریقت میں اجازت وخلافت

حاصل تھی اسکی تفصیل اس طرح ہے قادریہ برکاتیہ جدیدیہ، قادریہ آبائیہ قدیمیہ، قادریہ اہدائیہ، قادریہ رزاقیہ، قادریہ منصوریہ، چشتیہ نظامیہ قدیمیہ، چشتیہ محبوبیہ جدیدیہ، سہروردیہ واحدیہ، سہروریہ فضیلیہ، نقشبندیہ علائیہ علویہ نقشبندیہ علائیہ صدیقیہ، بدیعہ مداریہ علویہ منامیہ وغیرہ وغیرہ

مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خاں علیہ الرحمہ کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی

آپ کو (مفتی اعظم ہند) بیعت کا شرف قطب عالم شیخ طریقت حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی قدس سرہٗ سے تھا اور چھ سال کی عمر شریف میں آپ کے شیخ طریقت بیعت کرنے بعد جملہ سلاسل مثلاً قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروریہ، مداریہ وغیرہ کی اجازت سے بھی نوازا۔ اپنے شیخ طریقت کے علاوہ والد ماجد امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہٗ سے بھی خلافت واجازت حاصل تھی۔ (تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ صفحہ نمبر ۵۰۷)

مفتی شریف الحق امجدی کو بھی سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی

جیسا کہ خود مفتی شریف الحق امجدی نے کتاب معارف شارح بخاری جو انھیں مفتی صاحب کی سیرت وسوانح پر مختلف علماء کے مقالوں کا مجموعہ ہے اس میں خود مفتی صاحب کا بھی ایک مضمون اپنی حاصل شدہ اجازت واسانید سے متعلق ہے اسمیں انھوں نے اپنے حاصل شدہ سلاسل طریقت میں سلسلہ بدیعیہ مداریہ کو بھی تحریر کیا ہے اور فاضل بریلوی سے بالواسطہ مفتی صاحب کو یہ سلسلہ پہونچا جیسا مولانا شفیق احمد شریفی کی کتاب تذکرہ اکابر اہل سنت سے ظاہر ہے۔ (تجلیات مدایت ۱۴۰)

عارف باللہ حضرت سید محمد رمضان علی بہرائچی علیہ الرحمہ سلسلۂ مداریہ کے مرید و خلیفہ تھے

والدین نے آپ کے رجحان طبع کو تعلیم کی طرف نہ پایا تو گھر میں ہی بکریوں کی چرواہی پر مقرر کر دیا حکم کے مطابق آپ بکریوں کو لے کر جنگل جانے لگے لیکن عشق الٰہی کی غیبی شوزش جس سے آپ کی جامۂ حیات کا تار تار سلگ رہا تھا چین نہ لینے دیتی تھی ولولۂ عشق مولیٰ جب اپنی طرف کھینچتا تو بکریوں کو چرتا ہوا چھوڑ کر سکون قلب کی تلاش میں کسی طرف نکل جاتے اور تنہائی میں محو ذکر و فکر ہو کر دل و نگاہ کی تپش و خلش کا علاج کرتے کچھ عرصہ اسی طرح گذارا کہ ترک وطن کی ٹھانی اور اپنے وطن رکھونا بازار کو خیر باد کہا اکیس سال تک وطن واپس نہ ہوئے اسی دوران سیاحت میں سلسلہ طیفوریہ مداریہ کے مشور عارف باللہ حضرت حافظ سید محمد مراد میاں علیہ الرحمہ مین پوری سے بیعت حاصل کی مرشد حق سے دولت معرفت و خلافت حاصل کرنے کے بعد ۱۲۵۳ھ بعمر ۳۲ رسال پھر وطن واپس ہوئے اور ورثہ میں ملی جائیداد کا اکثر حصہ راہ خدا میں صرف فرمایا اور باقی ماندہ اپنی ہمشیرہ کو سپرد فرما کر پھر مراجعت فرمائی اور کبھی وطن واپس نہ ہوئے اسی مراجعت کے بعد ایک مدت مدیدہ اور عرصۂ بعید تک جنگل و بیابان میں گھومتے پھرتے عجائبات قدرت کا مشاہدہ کرت رہے۔ (تجلیات مداریت صفحہ ۱۳۰)

حضرت شیخ ابوالعلاء احراری بھی سلسلۂ مداریہ میں صاحب خلافت و اجازت تھے

چنانچہ مولانا عبد المجتبیٰ رضوی نے تحریر فرمایا کہ حضرت میر سید محمد کالپوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت میر ابوالعلا احراری سے اکتساب فیض کرنے کیلئے آگرہ پہونچے اور جب آپ واپس ہونے لگے تو آپ کو (میر ابوالعلانے)

حضرت بہاء الدین نقشبند قدس سرہٗ کی ایک تسبیح عنایت فرمائی اور بیعت وخلافت سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ مداریہ ابوالعلائیہ سے سرفراز فرمایا (تذکرۂ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ صفحہ ۳۱۸)

حضرت شیخ احمد بادیہ المعروف بہ میراں شاہ قدس سرہٗ سرکار قطب المدار کے اخص الخواص مرید و خلیفہ تھے

چمن توحید کے زینت آرا گلشن تجرید کی حسین فصل بہار بادشاہوں اور گداؤں کو تاج خسروی عطا کرنے والے اور اپنے محبوب حقیقی کی محبت میں فنا رہتے سید احمد مادیہ پا ہیں جو کہ حضور سید بدیع الدین قطب المدر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے مرید وخلیفہ ہیں۔ (تجلیات مداریت صفحہ ۱۰۵)

حضرت سید جمال الدین جان من جنتی بھی حضرت مدار پاک کے خلیفہ تھے

آپ سرگروہ سلسلہ دیوان گاں مدار ہیں آپ کا نام نامی اسم گرامی حضرت سید جمال الدین جان من جنتی المعروف بہ جانِ من جنتی اور خواہر زادہ ہیں حضرت محبوب صمدانی میراں سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کے حضرت بی بی نصیبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے انکے برادر خورد سید احمد حضرت شاہ مدار صاحب رضی اللہ عنہٗ کی دعا سے پیدا ہوئے تھے دراصل آپ کا نام مبارک سید محمد تھا حضرت شاہ مدار صاحب جب ایک عرصہ کے بغداد واپس آئے ہیں تو اس روز کا یہ واقعہ ہوا کہ یہ بالا خانہ سے گر کر مردہ ہو گئے حضرت بی بی نصیبہ نے پریشان ہو کر حضرت مدار پاک کو اطلاع دی حضرت مدار پاک یہ حالت دیکھ کر بیتاب ہو گئے اور فوراً آپ نے نہایت عاجزی سے

بارگاہ رب العزت میں دعا فرمائی آپ کی دعا مقبول ہوئی اور سید جمال الدین میں حرکت پیدا ہوئی اور یہ اُٹھ بیٹھے حضرت مدار پاک نے ارشاد فرمایا کہ جان من جنتی است، جب سے لوگ آپ کو اسی لقب سے پکارتے ہیں۔آپ بڑے عالم ہوئے اور صوفی اعلیٰ مقام رکھتے تھے آپ سے سلسلہ دیوان گان مدار جاری ہے۔آپ کے خلفاء و مرید بکثرت ہوئے یوں تو آپ کے تصرفات بہت ہیں ایک ادنی تصرف جو آپ کا ہوا ہے اسکو حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے بھی لکھا ہے کہ ایک بزرگ شیر پر سوار اور سانپ کا کوڑا ہاتھ میں لئے چلے آتے ہیں شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ مجھ پر یہ حالت دیکھ کر بے حد رعب طاری ہوا ان بزرگ نے انکی بہت تسکین و تشفی کی اور فرمایا۔

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ۔ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ ۔ یہ بزرگ حضرت سید جمال الدین جان بن جنتی ہی تھے۔

لفظ ملنگ: یہ اصطلاح سلسلہ عالیہ مداریہ کی ہے جو زبان زد خاص و عام ہے ملنگ حضرات کی زندگیاں تجریدی ہوتی ہیں اور مثل اصحاب صفہ کے ہمہ وقت ذکر و فکر خداوندی میں مستغرق رہتے ہیں ان سب کا تعلق سرکار ابد قرار رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار سے متعدد گروہ جارہ ہوئے گروہ خادمان مدار گروہ دیوانگان مدار گروہ عاشقان مدار گروہ طلب گاران مدار جن کا ذکر کتب صادقہ موجود ہیں۔
(گلستان مدار صفحہ ۲۳۸)

نوٹ: گروہ طالبان مدار کو گروہ طالب گاران لکھا گیا ہے کیونکہ لفظ طالبان موجودہ دور میں استعمال کرنا مناسب نہیں لگتا ہے حالات ہند کے پیش نظر۔

۷۸۶
۹۲

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا شجرۂ مداریہ

★ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
★ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
★ حضرت شیخ خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ
★ حضرت شیخ خواجہ حبیب عجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
★ حضرت شیخ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
★ حضرت شیخ سید بدیع الدین مداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
★ حضرت شیخ حسام الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
★ حضرت شیخ ہدایت اللہ سرمست رحمۃ اللہ علیہ
★ حضرت شیخ حاجی حضور رحمۃ اللہ علیہ
★ حضرت شیخ حاجی ظہور رحمۃ اللہ علیہ
★ حضرت شیخ محمد گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ
★ حضرت شیخ وجیہہ الدین گجراتی رحمۃ اللہ علیہ
★ حضرت شیخ سید صبغۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ
★ حضرت شیخ محمد شناوی رحمۃ اللہ علیہ
★ حضرت شیخ احمد قشاشی رحمۃ اللہ علیہ
★ حضرت شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ
★ حضرت شیخ ابوطاہر مدنی رحمۃ اللہ علیہ
★ حضرت شیخ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(مقالات طریقت معروف بہ فضائل عزیزیہ ۱۸۸)

۷۸۶
۹۲

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا شجرۂ مداریہ

★ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کو
★ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے انکو
★ حضرت شیخ ابوطاہر مدنی سے انکو
★ حضرت شیخ ابراھیم سے انکو
★ حضرت شیخ احمد قشاشی سے انکو
★ حضرت شیخ محمد شناوی سے انکو
★ حضرت شیخ صبغۃ اللہ سے انکو
★ حضرت شیخ وجیہہ الدین گجراتی سے انکو
★ حضرت شیخ محمد گوالیاری (متوفی ۹۷۰) سے انکو
★ حضرت شیخ ظہور حاجی حضور سے انکو
★ حضرت شیخ ہدایت اللہ سرمست سے انکو
★ حضرت شیخ مدار سے انکو
★ حضرت شیخ بایزید بسطامی سے

(مقالات طریقت ۱۸۷)

احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا شجرۂ مداریہ

یہ شجرہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر حضرت مدار پاک تک اور مدار پاک سے حضرت جمال الاولیاء تک پھر حضرت جمال الاولیاء سے لیکر فاضل بریلوی تک مثل قادریہ ہے۔

دوازدھم سلسلہ عالیہ بدیعیہ مداریہ مثل قادریہ جدیدیہ تا جمال الاولیاء

★ حضرت شیخ قیام الدین قدس سرہٗ

★ حضرت شیخ قطب الدین قدس سرہٗ

★ حضرت سید جلال عبدالقادر قدس سرہٗ

★ حضرت سید مبارک قدس سرہٗ

★ حضرت سید اجمل قدس سرہٗ

★ حضرت عارف اجل بدیع الدین مدار مکن پوری قدس سرہٗ

★ حضرت شیخ عبداللہ شامی قدس سرہٗ

★ حضرت شیخ عبدالاول قدس سرہٗ

★ حضرت شیخ امین الدین قدس سرہٗ

★ حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

★ حضرت سید المرسلین خاتم النبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین

احمد رضا خاں بریلوی
سید ابوالحسین احمد مارہروی
سید آل رسول مارہروی
سید اچھے میاں مارہروی
شاہ حمزہ مارہروی
سید آل محمد مارہروی
شاہ برکت اللہ مارہروی
شاہ فضل اللہ کالپوی
سید احمد کالپوی
شاہ جمال الاولیاء
شیخ قیام الدین
شیخ قطب الدین
شیخ جلال عبد القادر
سید مبارک
سید اجمل بہرائچی
سید بدیع الدین مدار
شیخ عبد اللہ شامی
شیخ عبد الاول
شیخ امین الدین
حسن بصری
حضرت مولیٰ علی
اعلیٰ حضرت بریلوی کا شجرۂ مداریہ

احمد رضا خاں بریلوی
سید ابوالحسین احمد مارہروی
سید آل رسول مارہروی
سید حمزہ مارہروی
سید آل محمد مارہروی
شاہ برکت اللہ مارہروی
شاہ فضل اللہ کالپوی
سید احمد کالپوی
شاہ جمال الاولیاء
شیخ جیاء
شیخ محمد بھکاری
شیخ ابراھیم امرجی
شیخ بہاؤالدین
شیخ احمد جیلانی
شیخ سید حسن
سید مولیٰ رضا
شیخ محی الدین ابونصر
شیخ ابوصالح نصر
سید عبد الرزاق
سرکار غوث اعظم

شیخ ابوسعید نحزومی
شیخ علی قریشی
ابوالفرح طرطوسی
شیخ عبد الواحد مممبئ
شیخ شبلی
شیخ جنید بغدادی
شیخ سری سقطی
شیخ موسیٰ رضا
امام حضرت صادق
امام باقر
امام زین العابدین
حضرت امام حسین
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اعلیٰ حضرت کا شجرۂ قادریہ

۷۸۶
۹۲

سرکار مدار پاک کے چند مشاہیر خلفاء

اسماء خلفاء	جائے مزار
★ حضرت زاہد بختاتی المداری رحمۃ اللہ علیہ	روم
★ حضرت شیخ محمد یوسف اوتاد مداری رحمۃ اللہ علیہ	بخارا
★ حضرت شیخ سید محمد طاہر مداری رحمۃ اللہ علیہ	عرب
★ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز شیری رحمۃ اللہ علیہ	مالوہ
★ حضرت شیخ ابو لنصر مداری رحمۃ اللہ علیہ	ایران
★ حضرت شیخ عبد القادر ضمیری رحمۃ اللہ علیہ	شری لنکا
★ حضرت شیخ اسماعیل خلجی بن سید ابوداؤد رحمہما اللہ علیہ	سیتان
★ حضرت شیخ عبد الواحد مداری رحمۃ اللہ علیہ	نجف اشرف
★ حضرت شیخ محمود بن خواجہ غیاث الدین رحمۃ اللہ علیہ	برہما
★ حضرت شیخ محمد باسط پارسا مداری رحمۃ اللہ علیہ	مکہ معظمہ
★ حضرت شیخ محمد فاروق خاکسار قندھاری رحمۃ اللہ علیہ	چین
★ حضرت شیخ محمد فضل اللہ مداری رحمۃ اللہ	ستارہ
★ حضرت شیخ نصیر الدین مداری رحمۃ اللہ علیہ	کوہ ہمالہ
★ حضرت شیخ سلیمان مداری رحمۃ اللہ علیہ	بگرجستان
★ حضرت قیام الدین جلال آبادی رحمۃ اللہ علیہ	چین
★ حضرت محمد ظفر الدین رحمۃ اللہ علیہ	حلب
★ حضرت سید جمال الدین جان بن جنتی رحمۃ اللہ علیہ	ہنسہ بہار

★ حضرت سید احمد بادیا رحمۃ اللہ علیہ ______ کلھوا بن مئو
★ حضرت شیخ ظہیر الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ ______ دمشق
★ حضرت شیخ بقاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ ______ ایران
★ حضرت مولانا صوفی فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ ______ افغانستان
★ حضرت شیخ حبیب الدین قنوجی رحمۃ اللہ علیہ ______ قنوج
★ حضرت سلطان ابراھیم شرقی جونپوری ______
★ حضرت سید میر شمس الدین حسن عرب رحمۃ اللہ علیہ گوجے پور متصل مکن پور شریف
★ حضرت سید میر رکن الدین حسن عرب رحمۃ اللہ علیہ گوجے پور متصل مکن پور شریف
★ حضرت قاضی شہاب الدین دولت آبادی رحمۃ اللہ علیہ ______ اورنگ آباد
★ حضرت شیخ محمد یٰسین رحمۃ اللہ علیہ ______ ضلع بستی
★ حضرت شیخ زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ ______ مدینہ منورہ
★ حضرت شیخ ابو الفرح بلخی و مکی رحمۃ اللہ علیہ ______
★ حضرت شیخ عباس مصری رحمۃ اللہ علیہ ______
★ حضرت شیخ ذوالنون بیہقی بن بختیار مخدوم خیری رحمۃ اللہ علیہ ______ چین
★ حضرت شیخ بشیر الدین رحمۃ اللہ علیہ ______ حلب
★ حضرت مولانا ظہور السلام بن مولانا مولانا عبد القیوم رحمۃ اللہ علیہ ______ ایران
★ حضرت شیخ محمد شمس الدین فیروز پوری رحمۃ اللہ علیہ ______ چین
★ حضرت شاہ حیات پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ ______ گجرات
★ حضرت شیخ عبید اللہ قدوسی رحمۃ اللہ علیہ ______
★ حضرت شیخ سید محمد صابر ملتانی عرف شاہ بڈھن بن یعقوب ـــ درنواح گورکھپور

★ حضرت شیخ سنان رحمۃ اللہ علیہ ـــــــــ حیدرآباد

★ حضرت شیخ بشیر الدین رحمۃ اللہ علیہ ـــــــــ اندور

★ حضرت شیخ چاند رحمۃ اللہ علیہ ـــــــــ بھٹنڈہ

★ حضرت شیخ کرم اللہ رحمۃ اللہ علیہ ـــــــــ منڈوا

★ حضرت شاہ عزیز اللہ رحمۃ اللہ علیہ ـــــــــ جونپور

★ حضرت شاہ خلیق اللہ رحمۃ اللہ علیہ ـــــــــ جبل پور

★ حضرت شاہ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ ـــــــــ جمشید پور

★ حضرت سید احمد امیر رحمۃ اللہ علیہ ـــــــــ جبل پور

★ حضرت شاہ نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ ـــــــــ جبل پور

★ حضرت شیخ وحید الدین رحمۃ اللہ علیہ ـــــــــ محمد پور

★ حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ ـــــــــ صدر پور

★ حضرت خواجہ محمد مداری رحمۃ اللہ علیہ ـــــــــ احمد آباد

★ حضرت شاہ کامل بخاری رحمۃ اللہ علیہ ـــــــــ لاہور

★ حضرت شیخ دانیال مداری رحمۃ اللہ علیہ ـــــــــ بنارس

★ حضرت شاہ قربان علی رحمۃ اللہ علیہ ـــــــــ بھٹنڈہ

★ حضرت جلال الدین شاہ داناولی ـــــــــ کتب خانہ روڈ بریلی شریف

(فضائل اہل بیت اطہار و عرفان المدار صفحہ ۱۷۷-۱۸۲)

(نیز تجلیات مداریت صفحہ ۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲)

★ حضرت بابا مان رحمۃ اللہ علیہ ـــــــــ بڑودہ گجرات

★ حضرت شاہ بابا مداری رحمۃ اللہ علیہ ـــــــــ راجکوٹ گجرات

★ حضرت سید صدر الدین بادشاہ ملنگ مداری ـــــــ ایکیت پوری مہاراشٹر
★ حضرت سید صادق شاہ حسینی مداری رحمۃ اللہ علیہ ـــــــ ناسک
★ حضرت محمود الدین کنتوری رحمۃ اللہ علیہ ـــــــ کنتور شریف
★ حضرت شہاب الدین پرکالیہ آتش ـــــــ جونپور
★ حضرت قاضی مطہر کلا شیر ـــــــ ماورالنہری ماور شریف
★ حضرت سید اجمل بہرایچی رحمۃ اللہ علیہ ـــــــ بہرائچ شریف
★ حضرت سیدنا مسعود سالار غازی رحمۃ اللہ علیہ ـــــــ
★ حضرت حاجی ملنگ علیہ الرحمہ ـــــــ نینی تال
★ سید پیر مدار عرف پیرو مدار ـــــــ رام نگر منڈی کلیان ممبئی مہاراشٹر

توحضرت سید بدیع الدین الحسنی والحسینی زندہ شاہ مدار کے خلفاء کی تعداد بے شمار ہیں ویسے حضرت کے اسی طرح بے شمار چلے اور نشانیاں وغیرہ ملتے ہیں مثلاً

★ مدار چلہ (ایم. پی.) ـــــــ مدار گیٹ اجمیر شریف
★ مدار نگر ـــــــ لکھنؤ روڈ
★ مدار پور ـــــــ اجمیر شریف راجستھان
★ مدار پہاڑی ـــــــ اجمیر شریف راجستھان
★ مدار روڈ ـــــــ اجمیر شریف راجستھان
★ مدار پھلی ـــــــ اجمیر شریف راجستھان
★ مدار ہوسپیٹل ـــــــ اودھے پور راجستھان
★ داد مدار پور ـــــــ سنبھل مراد آباد (یو، پی)

اس طرح کے بے شمار چلے وغیرہ ہندو بیرون ہند میں ملتے ہیں ان مبارک چلوں سے جملہ عامہ الناس وخواص ان سے فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں اور صبح قیامت تک حاصل کرتے رہینگے جب چلے سے لوگ اتنا فیضیاب ہوتے ہیں ان کو الفاظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں تو در مدار پاک کتنا پرانور ہوگا ہمہ شما بیان نہیں کرسکتے ہیں اولیاء اللہ میں بے مثل ومثال ذات ہے مدار العالمین رضی اللہ عنہٗ ہیں۔
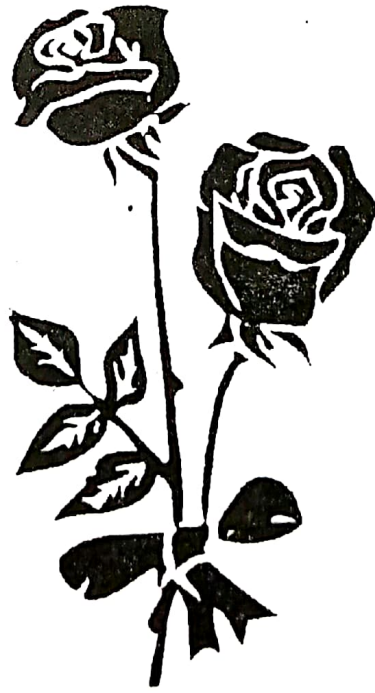
فضائل اہل بیت اطہار

حضوری صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمامیرے اہل بیت کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے جس نے اس میں سوار ہوااس نے نجات پائی اور جو باہر رہا وہ غرق ہوا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاقسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جس کسی نے بھی ہماری اہل بیت سے بغض رکھااللہ تعالیٰ نے اس کو جہنم میں داخل کیا۔ (بحوالہ فضائل اہل بیت اطہار)

من مـات علی حب آل محمدمات شهيدا

جس نے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت فوت ہوا وہ شہید مرا

من مات علیٰ بغض آل محمدمات کافراَ

جس نے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بغاوت مرا وہ کافر مرا

اولادنبی کی کیاشان ہے درحقیقت ان کی محبت ایمان کی پہچان دخول جنت کا سبب رضائے الٰہی کے ذریعہ لہٰذا فقیراس جگہ اپنے ناظرین کو بتاناچاہتے ہیں کہ نبی کے گھرایک چشم وچراغ جنہیں دنیاقطب المدار حضرت سید بدیع الدین الحسنی والحسینی زندہ شاہ مدار کے نام سے جانتی وپہچانتی ہے کیاشان ہے حضرت قطب المدار کی انکے ساتھ محبت کروانکی تربت انور پر حاضری دو اپنی دنیاوآخرت سنوارو۔

اللہ تعالیٰ ہم سبھی کوتوفیق رحمت فرمائے کہ بزرگان دین واولیاء کاملین سے عقیدت ومحبت عطافرمائے۔آمین!

تیری نسل پاک میں ھے بچہ بچہ نورکا

توھے عین نورتیراسب گھرانہ نورکا

حضرت سرکار مدار پاک کا حقیقی وصحیح نسب نامہ ملاحظہ فرمائیں

حضرت سیدنا سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار الحسنی الحسینی قدس سرہ، نجیب الطرفین سید آل رسول ہیں

قطب الاقطاب حضور سیدنا سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نجیب الطرفین یعنی حسنی وحسینی سید آل رسول ہیں والدگرامی کی طرف سے حسنی اوروالدہ ماجدہ کی طرف سے حسینی ہیں آپ کی سیادت عالیہ مطہرہ مبارکہ بھی اتنی ہی مشہور ومعروف ہے کی جتنی آپ کی ولایت وبزرگی مشہور ومعروف ہے۔شیخ الاسلام حضرت نظام الدین حسن علیہ الرحمہ و الرضوان متوفی ۹۵۷ھ نے آپ کا شجرۂ نسب اپنی تصنیف منیف نجم الہدیٰ میں اس طور سے تحریر فرمایا ہے۔

شجرۂ پدری: السیدالشریف بدیع الدین احمدبن سیدالشریف قدوۃ الدین علی بن السیدالشریف بهاء الدین حسین بن سید الشریف ظهیرالدین بن سیدالشریف احمداسماعیل الثانی بن سیدالشریف محمدبن سیدالشریف اسماعیل الاول بن امام الناطق جعفرن الصادق بن الامام محمدن الباقربن الامام علی الاوسط زین العابدین بن الامام الحسین بن الامام الاشجعین المتقین علی بن ابی طالب وفاطمة الزهراء بنت الرسول المقبول علیه وعلیهم الصلوٰة والسلام۔

شجرۂ مادری: السید الشریف بدیع الدین احمد بن سیدة الشریفة هاجرة لقبها فاطمة الثانیة التبریزیة بنت سید عبدالله التبریزی بن السید زاہد بن السید محمد بن السید عابد بن السید ابی صالح بن السید ابی یوسف بن السید ابی السید ابی القاسم بن السید عبدالله المحض بن السید حسن المثنیٰ بن امام الحسن بن امیر المومنین رضوان الله علیهم اجمعین (نجم الهدیٰ مطبوعہ: بیروت)

شیخ الاسلام حضرت شیخ نظام الدین حسن قدس سرہٗ کے علاوہ شیخ الاصفیاء حضرت سیدنا صوفی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں حضور مدار پاک قدس سرہٗ کا پدری و مادری نسب نامہ اس طرح سے تحریر ہے۔ آنحضرت اجله ازاولاد امجاد حضرت علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه۔

شجرۂ پدری: واسم پدر آں عالی قدر سید علی حلبی ابن سید بهاء الدین ابن سید ظهیر الدین ابن سید احمد ابن سید محمد ابن سید محمد اسماعیل ابن امام الائمه سید امام جعفر صادق ابن امام الاسلام سید محمد باقر ابن امام الدارین زین العابدین ابن امام الشهداء امام حسین بن امام الاولیاء مولیٰ علی کرم الله وجهه الکریم۔

شجرۂ مادری: ونسب مادرے وے نام والده ماجده آنحضرت فاطمه ثانیه عرف فاطمه تبریزی دختر سید عبدالله ابن سید زاهد ابن سید ابو محمد ابن سید ابو صالح ابن سید ابو

یوسف ابن سیدابوالقاسم ابن سیدعبداللہ محض ابن حضرت حسن مثنیٰ ابن امام العالمین حضرت امام حسن ابن امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجھہ الکریم۔

(حاشیہ تذکرۃ المتقین حصہ اول ص ۱۱۷ مطبوعہ ۱۳۳۵ھ بحوالہ ملفوظات صوفی حمیدالدین ناگوری)

سرکارسیدنازندہ شاہ مدارقدس سرہٗ کا یہی مذکورہ نسب نامہ کئی سو برس قدیم کتاب منتخب العجائب قلمی صفحہ ۵ پر مولف کتاب حضرت سید عبداللہ عرف دولہارحمۃ اللہ علیہ نے بھی تحریر کیا ہے۔ان کے علاوہ مراۃ الانساب کے مصنف علام نے آپ کا شجرۂ پدری اس طرح سے تحریر کیا ہے۔

شجرۂ پدری: حضرت سیدبدیع الدین قطب المدار حضرت سید علی حلبی حضرت سیدبھاء الدین حضرت سیدظھیرالدین حضرت سیداحمداسماعیل ثانی حضرت سیدمحمدحضرت سیداسماعیل اول حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنھم اجمعین ۔(مرأۃ الانساب ص ۱۵۷/۱۵۶)۔

ان کے علاوہ رسالہ مولانا عبدالباسط قنوجی میں آپ کی سیادت حسینی وحسنی کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔بدانکہ کنیت آنحضرت ابوتراب ولقب شاہ مدارنام سید بدیع الدین است آنحضرت از جانب پدر حسینی واز مادر حسنی است واین نسب نامہ صحیح از مکتوبات مخدوم قاضی حمیدالدین ناگوری نوشتہ شد سید بدیع الدین ابن سید علی حلبی الیٰ آخرہ وطنش حلب تاریخ تولد غرہ ماہ

شوال وقت فجر روز دوشنبہ در سن سہ صد ہجرۃ النبوی حیاتش پانصد سال
(حاشیہ تذکرۃ المتقین حصہ اول ص ۱۲)

تاریخ سلاطین شرقیہ وصوفیائے جونپور کے مصنف مولانا سید اقبال احمد جونپوری نے آپ کا حسینی وحسنی نسب نامہ اس طور سے پیش کیا ہے ملاحظہ ہو

نسب نامہ پدری: سید بدیع الدین بن سید علی حلبی بن سید بهاء الدین بن سید ظهیر الدین بن سید احمد اسماعیل بن سید محمد بن سید اسماعیل ثانی بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین شهید كربلا بن امام المتقين امير المومنين سيدنا علی ابن ابی طالب هاشمی بن عبد المطلب بن عمر والعلا المقب به هاشم۔

نسب نامہ مادری: والده حضرت زنده شاه قطب المدار فاطمه ثانی بنت سید عبد الله بن سید زاهد بن سید محمد بن محمد بن سید عابد بن سید صالح بن سید ابو یوسف بن سید ابو القاسم ملقب به نفس ذکیه بن سید حسن مثنیٰ بن سید امام حسن بن سیدنا امام علی مرتضیٰ بن ابی طالب۔
(تاریخ سلاطین شرقیہ ص ۱۳۷۷)

جناب مولانا محمد عاصم اعظمی نے بھی آپ کا یہی مذکورہ نسب نامہ اپنی مرتبہ کتاب تذکرہ مشائخ عظام صفحہ ۳۵۲ پر تحریر کیا ہے ان کے علاوہ ڈاکٹر ظہور الحسن شارب پی ایچ ڈی سجادہ نشین درگاہ مخدوم سماء الدین دہلی نے آپ کا حسنی وحسینی شجرہ اس طرح سے تحریر کیا ہے۔

نسب نامہ پدری: سیدبدیع الدین بن سیدعلی حلبی بن سید بھاء الدین بن سیدظھیرالدین بن سیداحمداسماعیل بن سیدمحمدبن سیداسماعیل ثانی بن امام جعفرصادق بن امام محمدباقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن امام الاولیاء حضرت علی کرم اللہ وجھہ۔

نسب نامہ مادری: فاطمہ ثانی عرف بی بی ھاجرہ بنت سید عبداللہ بن سیدزاھدبن سیدمحمدبن سیدعابد بن سید صالح بن سیدابویوسف بن سیدابوالقاسم محمدملقب بہ نفس ذکیہ بن سید عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن امام الاولیاء حضرت علی کرم اللہ وجھہ۔

(تذکرہ اولیائے ھند وپاک)

صاحبزادہ محمد مستحسن فاروقی نے حضورزندہ شاہ مدارقدس سرہٗ کا حسنی وحسینی شجرہ مبارکہ ماہنامہ آستانہ دہلی بابت ماہ جون ۱۹۵۹ء میں اس طرح سے تحریر کیا ہے ملاحظہ ہو۔

شجرۂ پدری: حضرت شیخ بدیع الدین المعروف بہ قطب المداربن سیدعلی حلبی بن سیدبھاء الدین بن سیدظھیر الدین بن سیداحمداسماعیل بن سیدمحمدبن سید اسماعیل ثانی بن سیدناامام جعفرصادق بن سیدناامام محمدباقر بن سیدناامام زین العابدین بن سیدناامام حسین بن سیدناامام علی بن ابی طالب۔

شجرۂ مادری: بی بی ھاجرہ ملقب بہ فاطمہ بنت سیدعبداللہ تبریزی بن سیدابومحمدبن سیدمحمدبن سیدمحمدعابد بن سیدمحمدصالح بن سیدابویوسف بن سید عبداللہ ثانی بن حسن مثنیٰ بن سیدناامام حسن بن امام علی بن ابی طالب۔

ان مذکورہ شجرات کے علاوہ مناقب ظہیری کے مصنف حضرت العلام ظہیر احمد شاہ سہسوانی قادری چشتی نظامی نے آپ کا شجرۂ پدری و مادری بایں نقل کیا ہے ملاحظہ ہو۔

شجرۂ پدری: حضرت سیدبدیع الدین بن قاضی قدوۃ الدین سیدعلی حلبی بن بہاء الدین بن سیدظہیرالدین بن سید احمداسماعیل ثانی بن سیدمحمدبن سیداسماعیل بن سیدامام جعفرصادق بن امام محمدباقربن امام زین العابدین بن امام حسین علی جدہ علیہ السلام بن علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم۔

شجرۂ مادری: بی بی ھاجرہ صبیہ بنت سیدعبداللہ بن سید زاھدبن سیدمحمدبن سیدعابدبن سیدابوصالح بن سید ابویوسف بن سیدابوالقاسم بن سیدعبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن بن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہٗ

(مناقب ظہیری ص/۳۳/۳۱)

ان کے علاوہ شیخ طریقت جناب صغیر احمد قادری چشتی نے حضور مدار پاک کا شجرۂ حسینی و حسنی اس طرح نقل کیا ہے۔

شجرئہ پدری: حضرت سید بدیع الدین احمد ابن حضرت سید قاضی قدوۃ الدین علی حلبی ابن حضرت سید بہاء الدین بن حضرت سید ظہیر الدین ابن حضرت سید احمد اسماعیل ثانی ابن حضرت سید محمد ابن حضرت سید محمد اسماعیل ابن حضرت امام جعفر صادق ابن حضرت سید امام باقر ابن حضرت سید علی اوسط زین العابدین ابن سید الشہداء امام حسین ابن حضرت سیدنا علی المرتضیٰ جانشین رسول اللہ ﷺ۔

شجرئہ مادری: حضرت سید بدیع الدین احمد ابن حضرت سیدہ فاطمہ ثانی عرف بی بی ہاجرہ خاتون بنت حضرت سید عبداللہ ابن حضرت سید زاہد ابن حضرت سید محمد ابن حضرت سید عابد ابن حضرت سید ابو صالح ابن حضرت سید ابوالقاسم نفس ذکیہ ابن حضرت سید عبداللہ ابن حضرت سید حسن مثنیٰ ابن حضرت سیدنا امام حسن ابن حضرت سیدنا مولیٰ علی جانشین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (شجرات طیبات معمولات ص ۱۲/۱۳)

ان کے علاوہ شہر ممبئی کے مشہور عالم دین حضرت مولانا فصیح اکمل قادری نے آپ کا حسینی شجرہ اپنی کتاب سیرت قطب العالم میں اس طور سے لکھا ہے ملاحظہ ہو۔

شجرئہ پدری: حضرت سید بدیع الدین قطب المدار ابن سید قدوۃ الدین علی حلبی ابن سید بہاء الدین بن سید ظہیر الدین ابن سید احمد عرف اسماعیل بن حضرت سید محمد ابن حضرت امام زین العابدین بن سیدنا امام حسین ابن حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم (سیرت قطب العالم ص ۱۰/۱۱)

اوران کے علاوہ شیخ طریقت حضرت سیدنا مولانا حسام الدین سلامتی قدس سرہٗ جو حضرت مدار پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے اخص الخواص خلفاء میں سر فہرست ہیں اور آپ ہی کو حضرت سیدی زندہ شاہ مدار قدس سرہٗ کی نماز جنازہ پڑھانے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ آپ نے حضرت سیدنا سرکار سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار قدس سرہٗ کے برادر حقیقی حضرت سید محمود الدین قدس سرہٗ کا شجرۂ نسب اپنے نطاب میں اس طور سے نقل کیا ہے ملاحظہ ہو۔

شجرئہ پدری: حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہٗ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہٗ، حضرت امام باقر رضی اللہ عنہٗ، حضرت امام محمد جعفر صادق رضی اللہ عنہٗ، حضرت سیدنا اسماعیل رضی اللہ عنہٗ، حضرت سید محمد رضی اللہ عنہٗ، حضرت سید احمد مشہور بہ سید اسماعیل ثانی رضی اللہ عنہٗ، حضرت سید ظہیر الدین رضی اللہ عنہٗ، حضرت سید بہاء الدین رضی اللہ عنہٗ، حضرت سید قاضی قدوۃ الدین رضی اللہ عنہٗ، حضرت سید محمود الدین بردر حقیقی حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہما۔

حضرت سیدنا مولانا حسام الدین سلامتی مکن پوری قدس سرہٗ کے علاوہ حضور تارک السطنت مخدوم العالم سیدنا مخدوم اشرف سمنانی قدس سرہٗ نے حضرت سیدنا سرکار مدار پاک رضی اللہ عنہٗ کا شجرۂ جدیہ اس طرح سے تحریر کیا ہے۔

شجرئہ پدری: اے حبیب سید اشرف جہانگیر سمنانی نسب نامہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار مکتوبات خویش می نویسد سید بدیع

الدین ابن سید علی ابن سید بہاء الدین ابن سید ظہیر الدین ابن سید اسماعیل ثانی ابن سید محمد ابن سید اسماعیل ابن سید امام جعفر صادق ابن سید امام محمد باقر ابن امام زین العابدین ابن امام حسن ابن امام العالمین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔ (مشکوٰۃ قطب المدار قلمی ص ۱۳۵ تصنیف ۱۱۵۳ھ)

کتاب گوہر آبدار کے مصنف صوفی محمد عمر طبقاتی بریلوی نے آپ کا شجرۂ نسب اس طرح سے تحریر کیا ہے سید الانبیاء معراج والے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ الزہراء زوجہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام، حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ، حضرت سید امام جعفر رضی اللہ عنہ، حضرت سید اسماعیل، حضرت سید محمد، حضرت سید احمد، حضرت سید ظہیر الدین، حضرت سید بہاء الدین، حضرت سید قاضی قدوۃ الدین عرف علی حلبی، حضرت سید محمود الدین برادر حقیقی حضرت سیدنا زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدس اللہ سرہما (گوہر آبدار عرف زندہ شاہ مدار ۵۳، مطبوعہ ۱۹۵۸ء)

صوفی محمد عمر طبقاتی بریلوی علیہ الرحمہ کے علاوہ حضرت مولوی سید خدمت المدار متخلص نجم جعفری طبقاتی ظہوری نے سرکار ولایت سیدنا زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کا شجرۂ نسب اپنی کتاب فضائل سترہویں شریف میں اس طور سے تحریر کیا ہے۔

شجرئہ پدری: سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ ابن سید علی حلبی بن سید بہاء الدین بن سید ظہیر الدین بن سید احمد اسماعیل بن سید محمد بن اسماعیل ثانی بن امام جعفر صادق بن سید امام محمد باقر ابن امام زین

العابدین بن امام حسین شہید کربلا ابن امام المتقین امیر المومنین علی ابن ابی طالب ہاشمی بن عبدالمطلب بن عمر والعلا المقلب بہ ہاشم رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین۔

والدہ ماجدہ: حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار سیدہ بی بی ہاجرہ عرف فاطمہ ثانی خاص الملک بنت حضرت عبداللہ بن زاہد بن سید محمد بن سید عابد بن سید صالح بن سید ابو یوسف بن سید ابوالقاسم محمد ملقب بہ نفس ذکیہ بن سید عبداللہ محض بن سید حسن مثنیٰ بن سیدنا امام حسن بن سیدنا علی مرتضیٰ بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (فضائل سترہویں شریف ص ٦ مطبوعہ ١٩٧٦ء)

علاوہ ازیں حریم صمدیت میں آپ کا شجرۂ پدری و مادری اس طرح سے درج ہے

شجرئہ پدری: حضرت سید بدیع الدین قطب المدار بن سید قدوۃ الدین علی حلبی بن سید بہاء الدین بن سید ظہیر الدین بن سید احمد عرف اسماعیل بن سید محمد بن سید اسماعیل بن حضرت امام جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر بن حضرت امام زین العابدین بن حضرت امام حسین شہید کربلا بن حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ۔

شجرئہ مادری: والدہ ماجدہ حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار سیدہ بی بی ہاجرہ عرف فاطمہ ثانی خاص الملک بنت حضرت سید عبداللہ بن سید زاہد بن سید محمد بن سید عابد بن سید صالح بن سید ابو یوسف بن سید ابوالقاسم محمد ملقب بہ نفس ذکیہ بن سید عبداللہ محض بن سید حسن مثنیٰ بن سیدنا امام حسن بن سیدنا علی المرتضیٰ بن ابی طالب رضوان اللہ علیہم اجمعین (حریم صمدیت مطبوعہ لاہور)

ان مصنفین کے علاوہ کتاب مدار اعظم کے مصنف علامہ فرید احمد نقشبندی مجددی نے سرکار مدار پاک کا شجرہ پدری و مادری اس طرح سے لکھا ہے۔

نسب پدری: سید بدیع الدین بن سید علی حلبی بن سید بہاء الدین بن سید ظہیر الدین بن سید احمد اسماعیل بن سید محمد بن سید اسماعیل ثانی بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین شہید کربلا بن امام المتقین امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب ہاشمی بن عبد المطلب بن عمرو والعلا المقلب بہ ہاشم رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

نسب مادری: والدہ حضرت شاہ مدار فاطمہ ثانی بنت سید عبد اللہ بن سید زاہد بن سید محمد بن سید عابد بن سید صالح بن سید ابو یوسف بن سید ابو القاسم محمد ملقب بہ نفس ذکیہ بن سید عبد اللہ محض بن سید حسن مثنیٰ بن سیدنا امام حسن بن سیدنا علی المرتضیٰ ابی طالب رضوان اللہ علیہم (مدار اعظم ص ۲۳)

علامہ نقشبندی کے علاوہ کتاب مرقع درگاہ کے مصنف پیرزادہ سید علی شکوہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور مدار پاک کا پدری و مادری نسب نامہ اس طرح سے لکھا ہے

نسب پدری: نام نامی اسم گرامی حضور پرنور سیدنا حضرت سید بدیع الدین لقب شاہ مدار کنیت ابو تراب مرتبہ عالیہ ومصنف جلیلہ من اللہ قطب الاقطاب قطب المدار قدس سرہٗ العزیز نام والد ماجد حضرت قاضی قدوۃ الدین جناب سید علی حلبی ابن جناب قاضی سید بہاء الدین بن جناب قاضی ظہیر الدین ابن حضرت قاضی سید احمد بن قاضی سید محمد بن حضرت قاضی اسماعیل بن جناب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بن حضرت جناب امام زین العابدین علیہ السلام بن جناب

سید الشہداء سرور مجاہدین فی سبیل اللہ حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام عالی جاہ بن جناب سید الاشجعین امام العالمین امیر المومنین امام المشارق والمغارب جناب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔

نسب مادری: اسم مبارک والدہ ماجدہ آنحضرت قدس سرہٗ بی بی ہاجرہ فاطمہ ثانی دختر حضرت سید عبداللہ تبریزی ولی ابن جناب سید محمد زاہد بن سید عابد بن جناب سید ابوصالح بن جناب سید ابویوسف بن جناب سید ابو القاسم بن جناب سید عبداللہ اور بن جناب حسن مثنیٰ بن جناب امام حسن علیہ السلام بن جناب صاحب صمصام درالق مقام اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رحمہم اللہ اجمعین (مرقع درگاہ ص ۵/۴)

ان کے علاوہ شجرۃ العارفین کے مصنف ممتاز الاتقیاء حضرت سید ولی حسن حلبی شامی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور شاہکار ولایت سیدنا قطب المدار رضی اللہ عنہٗ کا شجرۂ پدری و مادری اس طرح سے رقم فرمایا ہے۔

شجرئہ پدری: حضرت سید شاہ بدیع الدین قطب المدار بن سید قاضی قدوۃ الدین عرف علی حلبی ابن سید بہاء الدین عرف محمد اسحاق ابن حضرت سید ظہیر الدین ابن حضرت سید احمد ابن حضرت سید محمد ابن سید اسماعیل ابن حضرت سید امام جعفر صادق ابن حضرت سید امام محمد باقر ابن حضرت امام زین العابدین ابن حضرت سیدنا مولانا سید امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہٗ ابن امام المتقین امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

نسب مادری: والدہ ماجدہ شاہ مدار صاحب رحمۃ اللہ علیہ فاطمہ ثانی المقلب سیدہ ہاجرہ بی بی بنت سید عبداللہ بن سید زاہد بن سید محمد ابن سید عابد

ابن سید ابوصالح ابن سید ابو یوسف بن سید ابوالقاسم ملقب بہ نفس ذکیہ بن سید عبداللہ محض ابن سید حسن مثنیٰ بن حضرت سید امام حسن علیہ السلام بن سیدنا علی مرتضیٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین (شجرۃ العارفین قلمی ص ۴۹)

صاحب شجرۃ العارفین کے علاوہ حضور مدار اعظم سیدنا زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کا شجرہ پدری و مادری کتاب سیر المدار کے مصنف علامہ ظہیر احمد قادری چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب سیر المدار میں اس طرح تحریر کیا ہے۔

شجرئہ پدری: حضرت سید بدیع الدین بن قاضی قدوۃ الدین سید علی حلبی بن سید بہاء الدین بن سید ظہیر الدین بن سید احمد ابن سید محمد ابن سید اسماعیل بن جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین علیہ السلام بن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم۔

شجرئہ مداری: بی بی ہاجرہ صبیہ بنت سید عبداللہ بن سید زاہد ابن سید محمد ابن سید عابد ابن سید ابوالقاسم بن سید ابوصالح بن سید ابو یوسف بن سید ابوالقاسم بن سید عبداللہ محض بن سید حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السلام (سیر المدار ص ۱۲ مطبوعہ نول کشور واقع لکھنؤ سن طباعت ۱۹۰۰ء)

علاوہ ازیں ماہنامہ مدار بابت ماہ جون ۱۹۵۵ء میں حجۃ العارفین حضرت مولانا سید کلب علی مداری مکن پوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضور سیدنا سرکار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کا شجرۂ نسب اس طرح سے تحریر فرمایا ہے۔

شجرئہ پدری: مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت امام حسین علیہ السلام حضرت امام زین العابدین حضرت امام محمد باقر حضرت

امام جعفر صادق حضرت سید اسماعیل حضرت سید محمد حضرت سید احمد اسماعیل حضرت سید ظہیر الدین حضرت سید بہاء الدین حضرت سید قاضی قدوۃ الدین سید علی حلبی حضرت سید بدیع الدین شاہ مدار (ماہنامہ مدار بابت ماہ جون ۱۹۵۵ء ص/۵۳)

ان مصنفین کے علاوہ شیخ العارفین حضرت سید حیات علی بے ریا علیہ الرحمہ کی تصنیف لطیف مونس الارواح میں حضرت مدار پاک کا شجرۂ نسب ان الفاظ کے ساتھ تحریر ہے ملاحظہ ہو۔

شجرئہ پدری: مولائے کائنات امام الاولیاء حضرت سیدنا علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا امام حسین حضرت سیدنا امام زین العابدین حضرت سیدنا امام محمد باقر حضرت سیدنا امام جعفر صادق حضرت سیدنا اسماعیل حضرت سیدنا سید محمد حضرت سیدنا سید احمد اسماعیل حضرت سیدنا سید ظہیر الدین حضرت سیدنا سید بہاء الدین حضرت سیدنا قاضی قدوۃ الدین سید علی حلبی حضرت سیدنا شاہ سید بدیع الدین قطب المدار زندہ شاہ مدار قدس اللہ اسرارہم (مونس الارواح قلمی)

ان کے علاوہ کتاب مدار عالم کے مولف رئیس الاصفیاء حضرت علامہ الحاج سید ظہیر المنعم عرف ببن میاں رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا شجرۂ نسب اس طرح سے تحریر فرمایا ہے۔

شجرئہ پدری: حضرت سید بدیع الدین قطب المدار بن حضرت قدوۃ الدین علی حلبی بن حضرت سید بہاء الدین بن حضرت سید ظہیر الدین بن حضرت سید احمد بن حضرت سید احمد بن حضرت سید محمد بن حضرت سید

اسماعیل بن حضرت سید امام جعفر صادق بن حضرت امام باقر بن سید امام زین العابدین بن سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، بن سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ (مدار عالم)

علاوہ ازیں فضائل اہل بیت اطہار و عرفان قطب المدار میں آپ کا شجرۂ نسب بایں طور تحریر ہے۔

شجرئہ پدری: حضرت سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ، حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ، حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ، حضرت سید اسماعیل رضی اللہ عنہ، حضرت سید محمد رضی اللہ عنہ، حضرت سید احمد رضی اللہ عنہ، حضرت سید ظہیر الدین رضی اللہ عنہ، حضرت سید بہاء الدین رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا قاضی قدوۃ الدین رضی اللہ عنہ، حضرت سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ، (فضائل اہل بیت اطہار ص/۲۶۱)

فضائل اہل بیت کے علاوہ کتاب المسمیٰ سید الاقطاب میں آپ کا شجرۂ نسب ان الفاظ کے ساتھ مرقوم ہے۔

پدری نسب نامہ: حضرت زندہ شاہ مدار سید بدیع الدین ان کے والد حضرت قاضی قدوۃ الدین سید علی حلبی آپ کے والد سید بہاء الدین اور آپ کے والد سید ظہیر الدین آپ کے والد سید احمد آپ کے والد سید اسماعیل ثانی آپ کے والد سید محمد آپ کے والد سید اسماعیل آپ کے والد سیدنا امام جعفر صادق آپ کے والد سیدنا امام محمد باقر آپ کے والد سیدنا

امام زین العابدین آپ کے والد سیدنا امام حسین شہید کربلا لخت جگر سیدۃ النساء فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نور چشم سیدنا امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ مولائے کائنات رضی اللہ عنہ

(سید الاقطاب، مصنف علامہ غلام سبطین رحمۃ اللہ علیہ)

کتاب گلستان مدار کے مولف علامہ عرفان علی طبقاتی حیدرآبادی نے حضرت زندہ شاہ مدار قدس سرہٗ کا منظوم شجرہ پدری و مادری اس طرح سے تحریر فرمایا ہے۔

شجرئہ پدری:

اب نسب نامہ سنو عالی وقار — نام ہے سید بدیع الدین مدار

بن علی حلبی ہے یہ عالی نسب — تھا بہاء الدین دادا کا قلب

بن ظہیر الدین پردادا کا نام — ابن احمد سید عالی مقام

بن محمد سید عالم وقار — ابن اسماعیل شاہ نامدار

بن جناب جعفر صادق امام — بن محمد باقر خیر الانام

بن شہ زین العبا عالیجناب — ابن شاہ والا خطاب

بن علی المرتضیٰ عالی نشراد — یہ نسب ہو ارکھ اس کو یاد

اس طرح سے ہیں حسینی یہ جناب — ہیں حسن کی آل سے یہ کامیاب

نسب مادری:

فاطمہ ثانی ہیں مادر آپ کی — بنت عبداللہ تبریزی ولی
بومحمد ان کے والد کا ہے نام — ابن عابد ابن صالح والسلام
ابن ابویوسف ابوالقاسم بداں — ابن عبداللہ ثانی نیز خواں
بن حسن جن کا مثنیٰ ہے لقب — بن حسن ابن علی شاہ عرب
اور حمید الدین ناگوری نے بھی — ہے نسب نامہ لکھا بے شک یہی
یہ نسب نامہ ہے ذاکر نے لکھا — اس نسب نامہ میں ہرگز شک نہ لا

علاوہ ازیں جناب حضرت نظام الدین القادری کم سخن موضع پسگواں وزیر گنج بدایوں شریف یوپی نے اپنے مرتبہ شجرۂ نسب میں حضرت مدار پاک کا پدری و مادری نسب نامہ بایں الفاظ تحریر کیا ہے۔

نسب نامہ پدری: سید بدیع الدین مدار صاحب مکن پور شریف سید علی حلبی ،سید بہاء الدین ،سید ظہیر الدین ،سید احمد ،حضرت محمد ،حضرت اسماعیل ،حضرت امام جعفر صادق ،حضرت امام باقر ،حضرت امام زین العابدین ،حضرت امام حسین ،حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا ،حضرت علی کرم اللہ

نسب نامہ مادری: حضرت امام حسن ،حضرت حسن مثنیٰ ،حضرت عبداللہ محض ،حضرت محمد ،حضرت سید ابوالقاسم ،حضرت سید ابویوسف ، حضرت سید صالح ،حضرت سید عابد ،حضرت سید محمد ،حضرت سید زاہد ، حضرت سید عبداللہ ،حضرت سیدہ بی بی فاطمہ والدہ مدار صاحب۔

قطب الاقطاب سیدنا سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار قدس سرہٗ کا نسب نامہ شریف ہم نے متعدد کتب طریقت وتصوف کے حوالوں سے اس مقام پر تحریر کر دیا تا کہ ناظرین کرام پر قطعی ظاہر ہو جائے کہ حضرت مدار پاک قدس سرہٗ کی سیادت عالیہ متفق علیہ ہے اور اس میں وہی شخص قیل وقال کرسکتا ہے جو صحیح معنوں میں تحقیقی ذہنیت سے دور ہوگا اور ہرا یرے غیرے قلم کار کی تحریر پر آنکھ بند کر کے یقین کرنے کا عادی ہوگا ہمیں یقین ہے کہ قارئین کرام حضرت مدار پاک قدس سرہٗ کے مذکورہ صحیح نسب نامہ کو کئی کتابوں کے حوالے سے پڑھ کر بخوبی سمجھ چکے ہونگے کہ مراۃ مداری کی تحریر صرف کذب وافتراء مبنی ہے۔ حقیقت سے اس کا کوئی رشتہ نہیں وہ صرف ایک یہودی وشیعی گڑھنت ہے جسے شیخ عبدالرحمٰن چشتی کے سر تھوپ کر حضرت مدار پاک کے حسب ونسب پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمت کا سواد اعظم کبھی کسی گمراہ کن بات پر مجتمع نہ ہوگا۔ لہٰذا اس حدیث مبارکہ کے تناظر میں جب ہم حضرت مدار پاک کے شجرۂ نسب پر غور کرتے ہیں تو ایک سے بڑھ کر ایک پیکر شریعت وطریقت کو مدار پاک کی سیادت علایہ مطہرہ مبارکہ کا معترف وقصیدہ خواں پاتے ہیں۔ اس مقام پر مناسب سمجھتا ہوں کہ کچھ اور شخصیات اسلام کی چند وہ تحریریں بھی ہدیۂ ناظریں کر دوں جن میں انہوں نے حضور سرکار زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی عالی نسبی کا گیت گیا یا ہے۔ لہٰذا آیئے اس سلسلے میں سب سے پہلے محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے متعلق حضرت شیخ

وجیہہ الدین اشرف قادری فرنگی محلی کی یہ ملاحظہ فرمالیں، چنانچہ حضرت شیخ وجیہہ الدین اشرف رحمہ اللہ علیہ بحر ذخار میں لکھتے ہیں کہ شیخ المحدثین شیخ عبدالحق دہلوی دراخبارالاخیار حضرت قطب المدار را سید نوشتہ یعنی شیخ المحدثین حضرت شیخ عبدالحق دہلوی نے اخبارالاخیار میں حضرت قطب المدار کو سید لکھا ہے۔ (بحر ذخار قلمی ص/۲۲۰۱، یہ نسخہ مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اور مختار اشرف لائبریری کچھوچھ شریف میں موجود ہے)

مگر جس قدر بھی افسوس کیا جائے وہ کم ہے کہ ہم نے اب تک اخبارالاخیار کے فارسی مخطوطہ ومطبوعہ کے علاوہ جتنے بھی اردو تراجم دیکھے ہیں ان میں اس لفظ کو حذف پایا ہے اور اردو تراجم میں اس کے علاوہ بھی خامیاں مترجمین کی غفلت وجالت کے سبب مسلسل چھپتی آرہی ہیں۔

علاوہ ازیں حضرت مدار پاک کی سیادت عالیہ کی تائید وتوفیق حضرت خضر علیہ السلام کے اس قول سے بھی ہوتی ہے جوانہوں نے حضرت مدار پاک کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا تھا یعنی یاولدی ان شعتك لمحمدية وتربتك فاطمة وبذرك علوية ميلادك حلبية۔ یعنی اے صاحبزادے! بلاشبہ تمہاری اصل محمدی ہے مٹی فاطمی۔ اور نسل علوی اور پیدائش حلبی ہے۔ مزید حضرت خضر علیہ السلام کا یہ قول بھی حضرت مدار پاک کی سیادت کو ثابت کر رہا ہے۔ السيد ابن السيد ابن السيد عندالعواطرفی الدنیاتترشح۔ یعنی آپ سید ابن سید ہیں آپ سے دنیا میں عطر پاشیاں ہوتی ہیں اور اس قول سے بھی کہ باسم وکنية

مشابہ جدہ ھذاعلی تراب یمدح یعنی حضرت زندہ شاہ مدار نام اور کنیت میں اپنے دادا حضرت علی کے مشابہ ہیں جنہیں ابوتراب کہہ کر پکارا جاتا ہے۔(الکواکب المدراریہ صفحہ ۱۴۱؍ مطبوعہ ۱۳۱۱ھ مطبع گلزار دانش ممبئی)

اس کے علاوہ ثمرۃ القدس تصنیف لطیف حضرت شیخ الشیوخ ملا کامل قدس سرہٗ کا یہ اقتباس بھی حضور زندہ شاہ مدار قدس سرہٗ کی سیادت کا اعلان کر رہا ہے ملاحظہ ہو، چوں سید بدیع الدین قطب المدار (در بغداد) تشریف فرماشدند واز غوث صمدانی حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ ملاقی شدند حضرت جمال الدین وسید احمد بادیہ پا ہمشیرزادگان حوالے شاہ مدار کردند کہ ایں مردماں از شما بہرہ مند خواہد بود ومیر رکن الدین حسن عرب ومیر شمس الدین حسن عرب برادرزادگان حضرت غوث پاک خلفائے حضرت سید بدیع الدین قطب المدار ہستند۔یعنی جب حضرت سید بدیع الدین قطب المدار قدس سرہٗ بغداد تشریف لائے اور حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہٗ سے ملاقات ہوئی تو حضرت غوث پاک نے اپنے بھانجے حضرت جمال الدین وسید احمد بادیہ پا کو حضرت مدار کے سپرد کیا اور فرمایا کہ یہ لوگ آپ سے فیضیاب ہونا چاہتے ہیں اور حضرت غوث پاک قدس سرہٗ کے بھتیجے حضرت میر رکن الدین حسن عرب میر شمس الدین حسن عرب حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کے خلیفہ ہیں۔ناظرین کرام مذکورہ بالا اقتباس میں بآسانی دیکھ سکتے ہیں کہ حضرت عارف باللہ سیدنا ملا کامل قدس سرہٗ نے حضرت مدار پاک کو سید لکھا ہے۔

علاوہ ازیں سفینۃ الاولیاء (مصنفہ دارا شکوہ قادری) میں بھی سید لکھا ہے اس کے علاوہ خود شیخ عبدالرحمان چشتی مولف مرأۃ مداری کی ایک دوسری تصنیف المسمیٰ بہ گلستان مسعودیہ میں حضرت مدار پاک قدس سرہٗ کو سید لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو گلستان مسعودیہ مترجم صفحہ ۱۳ تا ۱۶۔

علاوہ ازیں مشہور کتاب تذکرۃ الکرام تاریخ خلفائے العرب والاسلام کے صفحہ نمبر ۵۵ / پر مدار پاک کو سید لکھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ طبقات شاہجہانی کے مصنف نے بھی حضرت زندہ شاہ مدار قدس سرہٗ کو سید لکھا ہے۔

کتاب فصول مسعودیہ مرتبہ مسعود احمد کاکوری قدس روحہ صفحہ ۸۰/ پر بھی سرکار مدار پاک کو سید لکھا ہے۔

علاوہ ازیں کتاب جواہر ہدایت عبدالقدیر میاں، اور کتاب کے مقالات طریقت میں بھی سرکار زندہ شاہ مدار قدس سرہٗ کو سید تحریر کیا گیا ہے اس کے علاوہ کرامات مسعودیہ تصنیف علامہ شیخ ملیح اودھی رحمۃ اللہ علیہ مترجم بزبان فارسی حضرت شیخ مسیح اودھی علیہ الرحمۃ مترجم عربی اردو مولانا الٰہی بخش نقشبندی طبع اور قومی کتب خانہ لکھنؤ مطبوعہ ۱۲۹۶ھ میں بھی حضور شاہکار ولایت سیدنا قطب المدار قدس سرہٗ کو سید لکھا ہے اس کے علاوہ کتاب بدایوں قدیم وجدید مصنفہ نظامی بدایونی مطبوعہ نظامی پریس بدایوں سن طباعت ۱۳۳۸ھ اور کتاب تاریخ جدولیہ کے مصنف خادم علی مطبوعہ ۱۲۷۰ھ میں سرکار مدار پاک کی سیادت کا خطبہ پڑھا گیا ہے۔ علاوہ ازیں کتاب صحائف اشرفی مولفہ مجدد سلسلہ اشرفیہ اعلیٰ حضرت سید علی حسین

اشرفی میاں علیہ الرحمۃ کے جلد دو کے صفحہ ۴۷ر پر بھی سرکار مدار پاک قدس سرہٗ کو سید لکھا ہے۔ مزید برآں کتاب خطبات نظامی صفحہ ۲۶۹ر مجموعہ خطابت خطیب مشرق علامہ مشتاق نظامی علیہ الرحمۃ اور کتاب علمائے بستی جلد اول صفحہ ۱۴۰ر پر بھی سیدنا مدار پاک کو سید لکھا ہے۔

اس کے علاوہ علامہ محمد قائم قتیل داناپوری نے بھی مناقب شیخ الاسلام صفحہ ۱۴۱ر پر اور حضرت میر سیف علی علیہ الرحمہ نے مناقب مرتضوی مطبوعہ نجم الثاقب الہ آباد میں متعدد مقامات پر مدار پاک قدس سرہٗ کو سید تحریر کیا ہے۔ علاوہ ازیں مورخ اسلام علامہ شوکت علی فہمی نے اپنی کتاب قول الحق صفحہ ۱۱۶ر پر اور حضرت شہاب چشتی صابری اکبرآبادی نے تاریخ تارہ گڑھ مطبوعہ مصطفائی پریس آگرہ میں بھی حضور زندہ شاہ مدار قدس سرہٗ کو سید تحریر کیا ہے۔ اس کے علاوہ کتاب مردان خدا کے مصنف علامہ حضرت رضا علی خاں نے کتاب مردان خدا میں اور علامہ نسیم بستوی سابق مدیر ماہنامہ فیض الرسول براؤں شریف نے ماہنامہ مدار اعظم پیرادائی گوراچوکی ضلع گونڈہ بابت ماہ اگست ۲۰۰۱ء کے صفحہ ۳۵ر پر اور ھدیٰ ڈائجسٹ دہلی بابت ماہ اگست ۱۹۹۶ھ جلد نمبر ۲۹ر سرکار مدار پاک قدس سرہٗ کو سید لکھا ہے۔ مزید برآں تواریخ آئینہ محمودی تصنیف ملا محمود غزنوی میں بھی حضور مدار پاک کو سید لکھا ہوا ہے۔

اس کے علاوہ کنز السلاسل فی مجمع الافاضل (مصنفہ حضرت سید علاؤ الدین العلوی المسعودی علیہ الرحمہ) میں حضور مدار پاک کو پانچ مقامات پر سید تحریر کیا ہے اور کتاب نور وحدت مولف مفتی نور محمد اشرفی فاضل منظر اسلام

بریلی میں بھی سرکار قطب المدار قدس سرہٗ کو پانچ مقامات پر سید لکھا ہے۔
علاوہ ازیں کتاب تذکرہ صالحین بہرائچ اور کتاب السلسلة العلوية الغازية میں بھی سرکار قطب المدار کی سیادت کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان مذکورہ شجرات وحوالہ جات کے علاوہ بے شمار لوگوں نےحضور سیدنا قطب الاقطاب سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار قدس سرہٗ کو نسل حسنین کریمین کی ایک اہم شخصیت کے طور پر شمار کیا ہے۔ ہم نے مضمون کی طوالت کی وجہ سے اس مقام پر صرف یہی چند حوالے پیش کئے اور بہت سارے حضرات کے تحریر کردہ شجرات نسبی اور سیادت سے متعلق بیانات کو اس مقام پر تحریر نہیں کیا

ارشادات قطب المدار

(ملفوظات قطب المدار)

حضور سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا
طالب حق کو لازم ہے کہ ادائیگی فریضہ نماز کے بعد نوافل کی کثرت کرے اور شب و روز ذکر الٰہی میں مشغول رہے، ہوا و ہوس سے اپنے نفس کو محفوظ رکھے، ہر سانس یاد الٰہی میں گذارے، ہر لمحہ اس کی رضا مد نظر رکھے، دل کو پراگندگی سے بچائے، مخلوق خدا کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے، نفس کی شرارتوں میں مبتلا نہ ہو، اپنے دل کی حفاظت کرتا رہے، عیب جوئی اور غیبت سے سختی پر ہیز کرے اور ہمیشہ سنت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق زندگی گزارے۔

آپ نے ارشاد فرمایا ایمان قول وعمل کے مجموعے کا نام ہے قول وعمل کی مطابقت کے بغیر حق تعالیٰ کے پاس قبولیت نہیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا اخلاق اور اس کی موافقت کے بغیر حق تعالیٰ کے پاس قبولیت نہیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا توبہ کیجئے اور توبہ پر قائم رہنے کیونکہ شان توبہ کرنے میں نہیں توبہ پر قائم رہنے میں ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا اعمال کی بنیاد توحید اور اخلاص پر قائم ہے توحید اور اخلاص کے ذریعہ اپنے عمل کی بنیاد کو مضبوط کیجئے۔

آپ نے ارشاد فرمایا ہر شخص کے پاس ایک ہی قلب ہے پھر اس میں دنیا و آخرت کی یکساں محبت کیسے ممکن ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا آپ کے اعمال آپ کے عقائد کے مظاہر ہیں اور آپ کا ظاہر آپ کے باطن کی علامت ہے ڈر کے قابل اور امید کے لائق صرف وہی ہے۔ اسی سے ڈرو اور اسی سے امید رکھو۔

آپ نے ارشاد فرمایا آپ اپنے تمام معاملات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کمر بستہ ہو جائیں اور اتباع کیلئے تیار رہیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا جب آپ عالم ہو کر عامل بن جائیں گے پھر آپ خاموش بھی رہیں گے تو آپ کا علم آپ کے عمل کی زبان سے کلام کرے گا۔

آپ نے ارشاد فرمایا بغیر عمل علم بے حقیقت ہے وہ نفع نہیں دے سکتا۔

آپ نے ارشاد فرمایا صوفی وہ ہے جو اپنے نفس کی پسندیدہ چیزوں کو ترک کردے اور سوا خدا تعالیٰ کے کسی کے ساتھ سکون نہ لے۔

پوچھا سالک کسے کہتے ہیں؟

فرمایا کہ سالک وہ ہے جو چاہتا ہے کہ آسمان پر چلا جائے یعنی ہر وقت قرب خداوندی کے تجسس میں رہتا ہے۔

پوچھا قلندر کسے کہتے ہیں؟

فرمایا قلندر وہ ہوتا ہے جو صفات الٰہیہ سے متصف ہو جائے جیسا کہ حدیث مبارکہ سے ثابت ہے :

تخلقوا باخلاق الله واتصفوا بصفات لله

دریافت کیا گیا کہ انسان بزرگ ہے یا کعبہ؟

فرمایا آدمی پر ذات کا پرتو ہے اور کعبہ پر صفات کا اور ذات صفات کی جان ہوتی ہے اس لئے ذات افضل ہے۔

حضرت خواجہ قاضی مطہر قلہ شیر ماوراالنہری رحمۃ اللہ علیہ جو آپ کے خلیفہ ہیں انہوں نے عرض کیا کہ حضور نماز شریعت اور نماز طریقت میں کوئی فرق ہے؟

فرمایا نماز ادا کرنے میں تو کوئی فرق نہیں دونوں یکساں ادا کی جاتی ہیں البتہ نماز شریعت ادا کرنے میں اگر دل میں دنیوی وسواس وخیالات آجائیں تو بلا اکراہ نماز ہو جاتی ہے اور اگر نماز طریقت کے درمیان دنیا کا خیال بال کے سترویں حصے کے برابر بھی ذہن میں آجائے تو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔

قاضی صاحب موصوف نے دریافت کیا کہ فقر اور غنا میں کیا فرق ہے؟ آپ نے فرمایا الفقر نور من انوار الله والغناء غضب من اغضاب الله یعنی فقر انور و تجلیات الٰہیہ میں ایک نور ہے اور غنا اللہ تعالیٰ کے غضب میں سے ایک غضب ہے۔

آپ نے فرمایا سچے مومن شیطان کی اطاعت نہیں کرتے۔ (الکواکب الدراریہ)

★ ★ ★ ★ ★

جب آپ سیر فرماتے ہوئے سمرقند جلوہ افروز ہوئے وہاں آپ نے اعلائے کلمۃ الحق فرمایا سمرقند سے واپسی پر ایک قریہ سے گذر ہوا اس جگہ قوم ہود کے لوگ آباد تھے آپ وہاں ٹھہر گئے اور ان لوگوں کو پیغام حق سنایا۔ آپ کی نصیحت سن کر وہ لوگ چراغ پا ہو گئے اور مسلمانوں کی اہانت کرتے ہوئے بولے کہ یہ سب بیوقوفوں والی باتیں ہیں اور ان باتوں کو تمہارے ہی جیسے بیوقوف لوگ مان سکتے ہیں۔ بھلا تمہاری اس طرح کی عبادتوں اور پابندیوں سے کیا فائدہ ہے! جو کچھ زندگی میں عیش و آسائش حاصل ہو جائے وہی سب کچھ ہے ورنہ سب کو مر کر مٹی ہو جانا ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ خداوند کریم نے اپنے کلام عظیم میں تم ہی جیسوں کیلئے ارشاد فرمایا، واذاقیل لھم آمنوا کما آمن الناس قالوا انئومن کما اٰمن السفھاء الا انھم ھم السفھاء ولکن لا یعلمون۔ اور یہ بھی جان لو کہ دنیا کی زندگی چندروزہ ہے اس میں آزمائش و ابتلا ہے پھر جب کسی کا وقت پورا ہو جائے گا اس کو موت آجائے

گی پھر دوبارہ زندہ کر کے اس کو بارگاہ ایزدی میں پیش کیا جائے گا وہاں اچھائی اور برائی کا نتیجہ دیا جائے گا۔

چنانچہ خداوند کریم فرماتا ہے، کل نفس ذائقة الموت ثم الینا ترجعون اور فرماتا ہے وکیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیه ترجعون۔ اور لوگو! اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے وہی ہر شئی کا خالق و مالک ہے، اسی کیلئے تمام تعریفیں ہیں وہی عبادت کے لائق ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور سچے رسول ہیں، لہٰذا جو دین ہم کو رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملا ہے وہی عین حق ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے، ان الدین عنداللہ الاسلام، بے شک اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی دین ہے اس لئے ہم کو آپ ہی کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے کیونکہ ہم کو اسی کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد باری ہے،

یاایھاالذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ؕ ومن یطیع الرسول فقد اطاع اللہ ۔ پس اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو کہ دنیا و آخرت کی فلاح و بہبود کو پہنچ جاؤ۔ ورنہ زندگانی کا کیا بھروسہ ہے یہ دنیا چند روزہ ہے سب لوگ ایک نہ ایک دن یہاں سے رخصت ہو جائیں گے موت سے کسی کو بچنا نہیں اگر کوئی چاہے کہ مضبوط قلعہ کے اندر چھپ جائے تو بھی موت کے آہنی پنجوں سے بچ نہیں سکتا اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے، اینما تکونوا یدرکم الموت ولوکنتم

فی بروج مشیدۃ اورارشاد ہے، فاذاجاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون، یہ کشتی جس پر ہم لوگ سوار ہیں یہ بھی اللہ کے حکم سے چل رہی ہے ورنہ خداتعالیٰ جب چاہے غرق کردے پھر ہم کو کوئی بچانے والا بھی نہ ہو اور کیا خبر کہ ہم لوگ یہاں سے ساحل پر بھی پہنچیں گے کہ نہیں۔

ارشادخداوندی ہے، وآیۃ لھم اناحملناذریتھم فی الفلک المشھون وخلقنا لھم من مثلہ مایر کبون وان نشأ نغرقہ فلاصریخ لھم لھم ولا ھم ینقذون الارحمۃ مناو متاعاالی حین۔ پس لوگو ڈرو اس وقت سے جو عنقریب آنے والا ہے جو سب کو فنا کی گھاٹ اتاردے گا اگر تم لوگ ایمان نہ لائے تو تم پر عذاب الٰہی نازل ہوگا۔

★ ★ ★ ★ ★

شہر سورت میں پہلی مرتبہ تبلیغ فرمانے کے بعد جب آپ نے وہاں سے روانگی کا قصد ظاہر فرمایا تو وہ لوگ جو آپ کی تعلیمات سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے، حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا باپو ہم سے کیا خطا ہوئی جب آپ یہاں سے تشریف لے جارہے ہیں۔آپ نے متبسم ہو کر ارشاد فرمایا گھبراؤ نہیں ہم پھر یہاں آئیں گے، دراصل ہم کو ہندوستان میں اس لئے بھیجا گیا ہے کہ اس ملک میں ہم دین فطرت کو عام کریں بحمد اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقصد میں یہاں کامیابی ملی ہے اسی لئے ہم اب دوسرے مقامات کا سفر کرنے جارہے ہیں فی الحال تمہارے درمیان ایک ایسا انسان چھوڑ رہے ہیں جو تمہاری تربیت کرے گا تمہیں احکام

ورسوم اسلامی سے روشناس کرائے گا تم لوگ اس کے کہنے پر عمل کرنا قرآن وسنت کو ترک نہ کرنا ہر لمحہ ہر آن خوف خداوندی ملحوظ رکھنا ہم نے تم کو جو دین عطا کیا ہے وہ دین ہم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوا ہے یہ دین ،دین فطرت ہے زندگی کے ہر پہلو میں اسی دین کی ضرورت ہے اور ہر اک موڑ پر یہی دین سچی رہنمائی کرتا ہے، اسی دین میں دینا و آخرت کی تمام بھلائیاں ہیں یہی دین خالق و مالک کا منتخب اور پسندیدہ دین ہے کہ ان الدین عنداللہ السلام/ من یئومن باللہ فھوسیف من سیوف اللہ ،جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے وہ الہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

عرفان کا کمترین درجہ یہ ہے کہ عارف ایک قدم میں عرش سے حجاب عظمت اور حجاب کبریا تک پہنچ جائے اور دوسرے قدم میں اپنے مقام پر واپس آجائے۔

فرمایا جس نے کسی کامیاب کو نہیں دیکھا وہ کامیاب نہیں ہوتا۔

★ ★ ★ ★ ★

قیام کابل کے دوران جب کابل کے شرپسندوں نے آپ کے مریدین کو کنویں سے پانی بھرنے نہیں دیا اور آپ کے حکم سے کنویں کا پانی جوش مار کر بہہ نکلا تو لوگ گھبرائے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آپ نے ان لوگوں کو مخاطب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تم لوگ رئیس ہونے کے غرور میں ان فقیروں کو حقیر سمجھ رہے تھے اچھی طرح یاد رکھو رئیس ہونا صاحب کمال ہونے کی دلیل نہیں ہے عزت کا حقیقی انحصار علم وعمل پر

ہے اس لئے تونگر ہو کر مفلوک الحال لوگوں کو حقیر نہیں سمجھنا چاہئے تم کیا جانو خرقہ پوش اپنی گدڑی میں لعل رکھتے ہیں۔تم لوگوں نے ان درویشوں کو پانی بھرنے سے روک کر دانش مندی کا مظاہرہ نہیں کیا بلکہ سخت دلی اور تنگ نظری کا ثبوت دیا ہے کیونکہ یہ مسافر تمہارے مہمان ہیں اور اگر تم انہیں اپنا مہمان نہیں سمجھتے ہو تو یہ اللہ کے مہمان ضرور ہیں وہ ان کی میزبانی کرتا ہے کھلاتا ہے، پلاتا ہے یہ تو اسی کا آباد کیا ہوا شہر ہے ورنہ وہ رزاق حقیقی جنگلوں میں بھی محض اپنی رحمت سے ان کیلئے خورد ونوش اور حوائج کا سامان مہیا کرتا ہے۔مجھے یقین ہے کہ آج کا یہ چھوٹا سا واقعہ ہی آپ لوگوں کی چشم عبرت وا کرنے کے لئے کافی ہوگا اور آپ لوگ آئندہ غریبوں کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھو گے۔

★ ★ ★ ★ ★

ایک مرتبہ شیخ عبدالرحمٰن نے آپ سے دریافت کیا کہ کرامت چھپانا ہمارا مذہب ہے اس کے برخلاف آپ کا تخت پر اڑنا، کھانے پینے کی حاجت نہ ہونا، آپ کے جسم مکھی نہ بیٹھنا آپ کے لباس کا میلا اور پرانا نہ ہونا، چہرے پر اس قدر نور کی تابانی ہونا کہ نقابوں کے باوجود روشنی پھوٹنا یہ سب کرامت کو ظاہر کرنے والی باتیں ہیں اس کا کیا سبب ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا میرے عزیز ہماری کرامات ہمارے سردار کے معجزات ہیں یہ تخت کا ہوا میں اڑنا مجھے کھانے پینے سونے کی حاجت نہ ہونا میرے جسم پر مکھی نہ بیٹھنا میرا لباس میلا اور پرانا نہ ہونا اور چہرے

پر انوار الٰہی کا ظہور یہ سب کچھ ہمارے سردار کا عطیہ ہے لہٰذا تحدیث نعمت ہمارا فرض اور کتمان نعمت کفران نعمت ہے جو کسی بھی طرح درست نہیں۔

★ ★ ★ ★ ★

شیخ زاہدی نے ایک شعر حضرت شاہ مدار صاحب کی خدمت میں لکھ کر بھیجا جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ اپنے مکان پر حضرت کو بلانا چاہتے تھے وہ شعر ہے۔

اے نظر آفتاب ہیچ زباں واردات

حضرت شاہ مدار صاحب نے اس کے جواب میں یہ شعر لکھ کر بھیج دیا۔

پر تو خورشید عشق بر ہمہ تابد و لیک
سنگ بیک نوع نیست کان ہمہ گوہر شود

ترجمہ: عشق کے سورج کی ضوفشانی سب پر ہوتی ہے لیکن ہر پتھر یکساں نہیں کہ سب کے سب گوہر بن جائیں۔

بنیاد کردۂ کہ کنی خانہا خراب
اے خانماں خراب چہ بنیاد کردۂ

ترجمہ: تو نے اپنے گھر کی بنیاد ایسی رکھی ہے تاکہ دوسرے گھروں کو ویران کرو؟ اے بے عقل، تو نے کیسی بنیاد رکھی؟

ایک روز مخدومی شیخ ابوالفتح نے حضرت شاہ مدار صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ اس دنیا کے کارخانہ کی حقیقت نہ معلوم ہوئی کہ عدم سے وجود میں آیا اور پھر وجود سے عدم میں چلا جائے گا آخر اس سے کیا نتیجہ۔ حضرت نے فرمایا ان اسرار حقیقت کی نقاب کشائی نہ کرو۔ اپنے رب کی رضا میں راضی رہو۔

قلم بشکن سیاہی ریز کاغذ سوز دم درکش
حسن ایں قصہ عشق است در دفتر نمی گنجد

ترجمہ: قلم توڑ دو، سیاہی بہادو، کاغذ جلادو چپ سادھ لو، یہ عشق کا معاملہ ہے معرض تحریر میں نہیں لایا جاسکتا۔

ایک روز مکتوبات شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کے آپ کے جلسہ میں پڑھے جارہے تھے آخر جب اس مقام پر پہنچے ہیں کہ عالم کی دو قسمیں ہیں فرمایا کتاب بند کرو وحدت نقطہ سے زیادہ نہیں ہے کیا خوب کسی شخص نے کہا ہے۔

گفتم بحرم صاحب ایں خانہ کدام است
آہستہ بمن گفت کہ بیگانہ کدام است

ترجمہ: خانہ کعبہ میں جاکر میں نے پوچھا کہ اس گھر کا مالک کون ہے؟ مجھے سرگوشی میں جواب ملا کہ یہاں بیگانہ کون ہے؟

ایک روز آپ کی زبان مبارک پر یہ رباعی تھی:

اے قوم بہ حج رفتہ کجائید کجائید
معشوق ہمیں جاست بیائید بیائید
آنانکہ طلب گار خدائند خدائند
حاجت بطلب نیست شمائید شمائید

ترجمہ: اے حج کو جانے والے لوگو! کہاں ہو کہاں ہو؟ آؤ آؤ! معشوق تو یہیں ہے۔

جو لوگ خدا تعالیٰ کے طلبگار ہیں اس کی تلاش میں ہیں انہیں تلاش کی حاجت نہیں ہے اپنے وجود میں ہی اللہ پاک کا مشاہدہ کرو۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ کلمہ شریف کے لا سے تمام معلومات کے گردو غبار صاف ہو جاتے ہیں۔ (مدار اعظم ص ٦٢)

★ ★ ★ ★ ★

دعائے بشمخ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰهُمَّ یابشمخ بشمخ ذالاھاموثیطیسون ط

اَللّٰهُمَّ یاذانوبلخو شود موثوادائمون ط

اَللّٰهُمَّ یاخیثومیھون ارقش دارعلیون ط

اَللّٰهُمَّ یارحمیشارحُلیلون میتطرون ط

اَللّٰهُمَّ یارخیمواخلاق اخلاقون ط

اَللّٰهُمَّ یارحموث ارخیم ارخیمون ط

اَللّٰهُمَّ یااھیااسراھیااذونی امیاؤالثون ط

اَللّٰهُمَّ یا نوُرارغیش ارغی تتلیثون ط

اَللّٰهُمَّ یااشبر اسماء اسماؤن ط

اَللّٰهُمَّ یاملبعوث املخاملخاملخون ط

اَللّٰهُمَّ یاعلام ارعل ارعی یزنون ط

اَللّٰهُمَّ یامشمخ مشمخامثلامون ط

اَللّٰهُمَّ سبحان من جعل خزائنه شیئا بین الکاف والنون انما امره اذاارادیقول لہ کن فیکون مسبحٰن الذی بیده ملکوت کل شئی والیه ترجعون ط

وصال شریف حضرت قطب المدار

۱۶ / جمادی المدار ۸۳۸ھ صبح پنجشنبہ کو آپ نے اپنے خدام خاص سے ارشاد فرمایا آج تم چند نئے گھڑے خرید لاؤ اور انکو دریائے ایسن سے بھر کر میرے حجرے میں رکھ دو اب وقت وصول از محبوب حقیقی قریب آ گیا ہے حکم کی تعمیل کی گئی یہ سنکر شمع مداریت کے پروانے دیوانے وار جانثار ہونے لگے آپ نے ہر ایک کو تسلی و تشفی دیکر ارشاد فرمایا۔

برادمن دنیا روزے چنداست عاقبت کار بخداونداست بیدار باش نمی گویم از عالم جدا باش بہر کارے کہ باشی از خدا باش اللہ بس باقی ہوس کل من علیھافان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرم۔

جب تم کو ہمارے دیکھنے کی خواہش ہو تم ہمارے مزار پر آنا درود شریف کثرت سے پڑھنا بعد وصال کے بھی مجھ کو اسی طرح دیکھو گے پھر خدام و دیگر مریدان خاص نے عرض کیا کہ آپ کو غسل کون دیگا آپ نے ارشاد فرمایا یہ خدمت تو ازل سے مردان غیب کیلئے مقدر ہو چکی ہے وہی انجام دیں گے پھر خدام نے عرض کیا آپ کی نماز جنازہ کون پڑھائیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا یہ خدمت بھی ازل سے مولانا حسام الدین سلامتی کیلئے مقدر ہو چکی ہے وہی ہمارے جنازے کی نماز پڑھائیں گے آپ کے اس ارشاد سے لوگوں کو تعجب ہوا کہ حسام الدین تو جونپور میں ہیں کیوں کر وہ اس خدمت کو انجام دیں گے پھر جونپور قریب بھی نہیں ہے جو فوراً ان کو خبر دی جائے اور وہ آجائیں یہ خیال سبھوں نے دل میں رکھا اور

خاموش رہے اسکے بعد آپ نے سب کو زہد و تقویٰ کی ہدایت فرمائی اور
سب کو خداوند کریم کے سپرد کئے جب شب وصال آئی آپ سب کو خدا
حافظ کہہ کر حجرے شریف کے اندر تشریف لے گئے اور اندر سے دروازہ
بند کر لئے اور ذکر پاس انفاس میں مشغول ہو گئے جسکی کس قدر آواز
حاضرین در حجرہ سنتے رہے بعد تہجد کے یہ آواز خاموشی میں تبدیل ہو گی
انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جب صبح ہوئی مولانا حسام الدین سلامتی
جونپور سے آنسو بہاتے رنج وغم سے دیوانوں کی صورت بنائے تشریف
لائے اور حاضر آستانہ ہوئے دیکھا جو عالم خواب میں دیکھا تھا وہی نقشہ
یہاں موجود ہے کہ عاشقان آفتاب مداریت زمین صحبت شاہ آخر شد مولانا
سلامتی نے دروازہ حجرہ میں دستک دی دروازہ کھل گیا دیکھا حضرت
نہلائے کفنائے موجود ہیں معلوم ہوا یہ کام مردان غیب کا ہے جنازہ باہر
نکالا گیا آپکے ارشاد کے مطابق جہاں آپ آرام فرما رہے تھے اسی حجرہ
شریف میں آپ کی قبر شریف تیار کی گئی باشندگان قرب وجوار جس نے
بھی آپ کی رحلت کا سنا بے تابانہ دوڑ کر آیا اور گریہ وزاری میں مبتلا ہو گیا
جمعہ کی نماز تک تقریباً دو لاکھ کا مجمع جمع ہو گیا حضرت مولانا حسام الدین
سلامتی نے ایک بار حضرت کے جمال مبارک کو بے نقاب دیکھا تھا اسی
عوض میں آپ کو حضرت کی نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی
بعد نماز جمعہ خلیفہ حضرت قطب المدار مولانا حسام الدین سلامتی نے
دو لاکھ کے مجمع میں حضرت کی نماز جنازہ پڑھائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
پشنگوئی کے مطابق مکن پور شریف میں مدفون کیا گیا آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے بدیع الدین تم نواح قنوج چلے جاؤ اور وہی تبلیغ اسلام کرو اور نواح قنوج جو ملک ہند کا ایک شہر ہے حضور کی بشارت و پشنگوئی کے مطابق نواح قنوج مکن پور شریف جو شہر قنوج سے چند کیلومیٹر دور ہے حضرت قطب المدار سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار الحسنی والحسینی کا مرقد انور مکن پور شریف میں واقع ہیں جو زیارت گاہ عوام وخواص ہے حضرت قطب المدار ۱۷ ر جمادی الاول کی صبح دنیائے فانی سے منتقل ہو کر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے ہر سال ۱۵/۱۶/۱۷ ر جمادی الاول مدار کا مہینہ میں عرس منایا جاتا ہے بے شمار زائرین مکن پور شریف میں آ کر حضرت قطب المدار کے فیضان عام سے مستفید ہو کر سعادت دارین حاصل کرتے ہیں۔

یہ کتاب MadaariMedia.com سے ڈاؤنلوڈ کی گئی

خوشخبری

ایک نظر ادھر بھی

(دار العلوم زندہ شاہ مدار)

ایک جدید مرکزی ادارہ ہے جسکی داغ بیل ۳۲/ ۱۴۳۲ھ شوال المکرم بمطابق ۲۰۱۱ء میں پڑی ہے جسکے بانی وسرپرست پیر طریقت شمشیر سلسلہ مداریت حضرت مولانا الحاج سید محمد فیروز اختر جعفری مداری صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ مداریہ ہیں جس میں مقامی و بیرونی طلباء بکثرت موجود ہیں مختلف صوبے سے آکر دار العلوم ھذا میں اپنی تشنگی بجھا رہے ہیں انکی تعلیم و تربیت کیلئے باصلاحیت اساتذہ سرگرم عمل ہیں دار العلوم ھذا میں تعلیمی شعبہ جات مختلف ہیں مثلاً شعبہ درس نظامی از ابتدا تا درجۂ فضیلت حفظ و قرأت مع تجوید کا مکمل کورس عصری تعلیم، ہندی، انگلش، ٹکنالوجی تعلیم نیز درجہ اول تا درجہ ہشتم اسکولی تعلیم بھی دی جاتی ہے بچوں کے قیام و طعام علاج و معالجہ، بجلی وغیرہ کا خود کفیل بانی ادارہ ہیں آپ تمام اسلامی بھائیوں سے خصوصاً سلسلہ عالیہ مداریہ کے متوسلین مریدین و معتقدین سے مؤدبانہ مخلصانہ اپیل ہے کہ مبارک موقع پر صدقات، عطیات، زکوٰۃ، فطرات، چرم قربانی وغیرہ سے دار العلوم کی امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

واقع: مکن پور شریف مدار روڈ بینک آف بڑودہ پنچایت گھر کے سامنے

(المعلن) مولوی سید محمد تخصیص علی مداری